

# حمد و مناجات



نام کتاب ..... **حمد و مناجات**

## اظہارِ تشکر

کے انتہائی شکر

گزار ہیں جنہوں نے اپنے والدین کی طرف سے صدقہ جاریہ کے طور پر اس کتاب کا خرچ ادا کرنے کے لئے اپنے والد صاحب کی طرف سے تحفہ میں ملنے والی طلائی چوڑیاں لجنہ کے سپرد کر دیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اعلیٰ علیین میں مقامِ قرب عطا فرمائے اور آپ کے خاندان کو نسل در نسل اپنی رضا کی راہیں نصیب فرمائے۔ آمین اللہم آمین۔

”میرے والد محترم محمد بخش میر صاحب

1898ء میں پیدا ہوئے نیک مزاج، سعادتمند اور ذہین تھے میٹرک میں پنجاب بھر میں اول آئے تھے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے وکیل بنے 1922ء میں اپنے ماموں محترم محمد ابراہیم میر صاحب آف ڈسکہ کی تحریک پر احمدیت قبول کی۔ جماعت سے انتہائی گہری وابستگی تھی۔ عملاً دین کو دنیا پر مقدم رکھتے 35 برس تک پہلے گوجرانوالہ اور پھر ضلع گوجرانوالہ کے امیر جماعت رہے لاہور ہائی کورٹ میں پریکٹس کے دوران بھی حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر صدارت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ گوجرانوالہ کی وکلاء بار کے صدر تھے کشمیر کے لئے قابلِ قدر خدمات کا موقع ملا۔ 70 برس کی عمر میں فالج کا حملہ ہوا معذوری کی سی حالت میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح ثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ کوئی جماعتی خدمت کا کام عنایت فرمائیں آپ نے فرمایا کہ آپ جماعت کے لئے دعائیں کریں۔ چنانچہ دل و جان سے احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے ہوئے 1981ء میں انتقال فرمایا بہشتی مقبرے میں مدفون ہیں۔

---

میری والدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ میرے بچپن میں فوت ہو گئی تھیں پیارے  
ابا جان کے سایہ عاطفت میں زندگی گزاری۔ گھر کا ماحول خدمتِ دین سے معمور تھا  
ہماری بھابھی محترمہ صادقہ صاحبہ ضلع گوجرانوالہ کی صدر تھیں خاکسار کو بھی اٹھارہ  
سال لجنہ اماء اللہ کی خدمت کی توفیق ملی ہے۔

دعا ہے  
کی صحت و زندگی میں برکت ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ  
سے راضی رہیں اور اللہ تعالیٰ اُن سے راضی رہے آمین۔

---

## پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کا بے حساب شکر ہے کہ لجزہ اماء اہل  
بشن صد سالہ تشکر کے بابرکت موقعہ پر بنائے ہوئے اپنے منصوبہ پر استقامت سے عمل پیرا ہے۔ زیر  
نظر کتاب اس سلسلہ کی بیاسی 82 ویں پیشکش ہے۔ یہ ایک ایسا خصوصی فضل و احسان  
الہی ہے کہ ہر لمحہ دل حمد و ثنا کے ترانے گاتا ہے۔ ہم نے حمد و مناجات کے موضوع پر  
احمدی شعراء کے کلام میں سے انتخاب یکجا کر دیا ہے تاکہ سب ہمارے ساتھ ایک  
لے میں حمد الہی کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام دین حق کی نشاۃ ثانیہ میں  
زندہ خدا کا تعارف کروانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ احمدی شعراء نے آپ کی  
آواز میں آواز ملا کر بانگِ بالادف بجا کر ہستی باری تعالیٰ کی منادی کی ہے۔ دلوں کا  
گداز اور روحوں کا سرور ایک شعر سے چھلک رہا ہے۔

میری سادگی دیکھ کیا چاہتی ہوں  
تجھی سے تجھے مانگنا چاہتی ہوں  
محبت بھی رحمت بھی بخشش بھی تیری  
میں ہر آن تیری رضا چاہتی ہوں  
مرے خانہ دل میں بس تو ہی تو ہو  
میں رحمت کی تیری ردا چاہتی ہوں



## عرض حال

حمد و مناجات کی اس کاوش کو خاکسار اپنی اور شعبہ اشاعت لجنہ اِماء اللہ کراچی کی جانب سے اپنے اُس محسن، مشفق اور محبوب آقا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے نام کرتی ہے۔ پیارے آقا نے قدم قدم پر ہماری راہنمائی کی۔ پاؤں پاؤں چلنا سکھایا انہی کی دعاؤں کے پھلوں میں سے ایک پھل یہ حمد و مناجات ہے، الحمد للہ۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اللہ کا یہ پاک بندہ بچپن میں بھی ہستی باری تعالیٰ کی تلاش میں تھا۔ جب ایک بزرگ کے فرمانے پر کہ ”میاں کیا انعام لو گے۔ دس گیارہ سالہ بچے کا بے ساختہ جواب تھا ”اللہ“۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ عروج کے زمانہ میں احمدیت کا یہ سپہ سالار مسیح محمدی کا جھنڈا ہاتھوں میں اٹھائے ہر طرح کے مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے آگے سے آگے بڑھ رہا ہے۔ سر جھکایا بھی تو اپنے مولا کے حضور۔

میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے  
میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے  
سارا عالم گواہ ہے۔ آپ سر تا پا عشقِ خدا اور عشقِ رسول میں فنا تھے۔ جب بھی جذب کے اس رنگ میں ڈوبے ہوئے آپ کو سنا اور دیکھا تو بے اختیار ہمارے دل بھی گنگنانے لگتے کہ۔

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک  
جس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا  
آپ کی پیاری بیٹی فائزہ نے آپ کی یاد میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ

آپ کی زندگی کا نچوڑ آپ کی خدا سے محبت تھی جس کا اظہار آپ نے اپنی بیٹی سے یوں فرمایا کہ ”میں نے زندگی میں کچھ نہیں کیا مگر میں نے اپنے اللہ سے بہت محبت کی ہے جب آپ یہ کہہ رہے تھے تو آپ کی آنکھیں اُسی محبت کے آنسوؤں سے نم تھیں بیٹی حیرت سے دیکھ رہی تھی کہ یہ وجود کیسے خدا کی محبت میں پگھل کر بالکل بے نفس ہو چکا ہے۔“ کاش خدا ہمارے دل اور ہماری روح کو بھی اسی محبت کی طرف کھینچ لے جو ہماری زندگی کا اصل مقصد ہے۔ انسان کی تمام خوبیاں اور صفات اسی محبت کے پانے سے زندہ ہوتی ہیں۔ خدا کرے کہ ہم آپ کے نقش قدم پر چل سکیں۔ جنھوں نے اپنی تمام صلاحیتوں کو ہماری بہتری اور خدا کی محبت کو قائم کرنے کے لئے وقف کر دیا تھا۔ آمین

دورِ دَوم میں شعراء کرام کے کلام کو ناموں کے لحاظ سے حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے۔ اُمید ہے ہر شاعر کے دل کی حمد یہ کیفیت کو قارئین بھی اپنے دلی جذبات کی گہرائیوں سے محسوس کریں گے انشاء اللہ۔

آخر میں خاکسار تہہ دل سے شکر گزار ہے آپا سلیمہ میر صاحبہ کی جن کی بھرپور حوصلہ افزا دعائیں ساتھ ساتھ شامل رہیں اور میری عزیز بہن امۃ الباری ناصر صاحبہ جن کی معاونت شعراء کا کلام اکٹھا کرنے نیز پروف ریڈنگ کی محنت طلب مشقت میں ہر وقت شامل رہی۔ جزا ہم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہماری اشاعت کی ساری ٹیم کو اپنی صدر لجنہ امۃ الحفیظ محمود بھٹی صاحبہ کی زیرِ قیادت مقبول خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین



# فہرست مضامین

صفحہ

نام مضمون

نمبر شمار

## تبرکات

- 1- حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود (آپ پر سلامتی ہو)
- ☆ کس قدر ظاہر ہے نور اُس مَبْدَاءِ الْأَنْوَارِ کا ..... 22
- ☆ حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی ..... 23
- ☆ تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے ..... 24
- ☆ اے خدا اے کار ساز و عیب پوش و کردگار ..... 26
- ☆ وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو ..... 27
- 2- حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (خدا آپ سے راضی رہے)
- ☆ ہے دستِ قبلہ نما لا اِلهَ اِلَّا اللهُ ..... 28
- ☆ میرے مولا مری بگڑی کے بنانے والے ..... 29
- ☆ خُدا سے چاہئے ہے لو لگانی ..... 29
- ☆ مری رات دن بس یہی اک صدا ہے ..... 30
- 3- حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث (رحمہ اللہ تعالیٰ)
- ☆ زندہ خدا سے دل جو لگاتے تو خوب تھا ..... 32
- 4- حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ تعالیٰ)
- ☆ تو مرے دل کی شش جہات بنے ..... 33
- ☆ اے مجھے اپنا پرستار بنانے والے ..... 34

- ☆ کیا مونج تھی جب دل نے جیسے نام خدا کے ..... 35
- 5- حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (خدا آپ سے راضی رہے)
- ☆ میری سجدہ گاہ کو لوٹ لو میری جبین کو لوٹ لو ..... 37
- 6- حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب (خدا آپ سے راضی رہے)
- ☆ اے خدا مجھ کو تو دنیا میں مزا آتا نہیں ..... 38
- 7- حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (خدا آپ سے راضی رہے)
- ☆ مرے مولا مرے ولی و نصیر ..... 39
- ☆ مولا مرے قدیر مرے کبریا مرے ..... 39
- ☆ اے محسن و محبوب خدا اے مرے پیارے ..... 40
- ☆ کیا التجا کروں کہ مجھ میں ..... 41
- 8- محترمہ سیدہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ
- ☆ میری سادگی دیکھ کیا چاہتی ہوں ..... 42

## دورِ اوّل

- 9- حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب (خدا آپ سے راضی رہے)
- ☆ اے آنکھ میرے واقفِ اسرار ہو تم ہی ..... 44
- ☆ علاج درد دل تم ہو۔ ہمارے دلِ با تم ہو ..... 45
- ☆ خدائے من، خدائے من، دوائے من، شفا ئے من ..... 46
- 10- حضرت میر ناصر نواب صاحب (خدا آپ سے راضی رہے)
- ☆ میں نہیں مانگتا کہ تو زردے ..... 50
- ☆ خدا کی حمد ہے انساں پہ لازم ..... 51

- ☆ میں مشکلات میں ہوں مشکل کُشا تو ہی ہے ..... 53
- 11 - حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی (خدا آپ سے راضی رہے)
- ☆ اے میرے محسن اے میرے خدا ..... 54
- ☆ کروہ عمل کہ جس کی جزا میں خدا ملے ..... 55
- 12 - حضرت سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی (خدا آپ سے راضی رہے)
- ☆ پناہ درکار ہے مجھ کو خدا کی ..... 56
- 13 - حضرت منشی احمد جان صاحب لدھیانوی
- ☆ بہت جاسر کو پٹکا در غم سے ..... 58
- 14 - حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر
- ☆ خواب میں اک بار پھر اپنی جھلک دکھائیے ..... 59
- 15 - حضرت مولوی محمد نواب خان صاحب ثاقب میرزا خانی
- ☆ اپنا دیوانہ بنالے اے مرے مولا مجھے ..... 60
- ☆ کیا خوب ہے اے خدا خدائی تیری ..... 61
- 16 - جناب سید حسین ذوقی صاحب
- ☆ اے کہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ..... 63
- 17 - جناب ظہور الدین اکمل صاحب
- ☆ بڑھ چلا حد سے مرفیق و فُور اے مولیٰ ..... 64
- ☆ نہ ٹرپ خیال بت میں تو خدا کا یار ہو جا ..... 65
- 18 - جناب چوہدری نعمت اللہ خان صاحب گوہر
- ☆ میں شکر کس زباں سے تیرا کروں خدایا ..... 66

- 19- جناب حسن رہتاسی صاحب  
☆ جس طرح پہلے تھا اُس کا لطف و احسان اب بھی ہے..... 67
- 20- جناب حکیم خلیل احمد مونگری  
☆ تیری ذات پاک ہے اے خدا تیری شان جل جلالہ..... 68
- 21- جناب حافظ سلیم احمد اٹاوی  
☆ اے خدا اے خالق کون و مکاں..... 69
- 22- جناب قیس مینائی نجیب آبادی  
☆ اِنس و جاں آئینہ و کون و مکاں آئینہ..... 70

### دورِ دوم

- 23- احسن : جناب سید احسن اسماعیل صدیقی صاحب  
☆ اے میرے مولا مرے مشکل کشا!..... 72
- 24- اختر : جناب عبدالسلام اختر صاحب  
☆ میری نگاہوں سے چھپنے والے ترا بسیرا ہے کس چمن میں..... 74
- 25- ارشد : جناب ماسٹر ضیا الدین ارشد صاحب شہید  
☆ اے خدا تیرے لئے ہر حمد اور تو صیف ہے..... 75
- 26- اسلام : جناب عبدالسلام اسلام صاحب  
☆ ریگ زاروں، چاند تاروں، لالہ زاروں، میں وہی..... 76
- 27- اسماعیل : جناب محمد اسماعیل صاحب  
☆ بجز و ثنائے خدائے تعالیٰ..... 77

- 28- اشرف : جناب محمد شفیع اشرف صاحب  
☆ رواں ہے تری حمد کا میرے پیارے مرے لب ..... 78
- 29- اصغر : جناب محمود مجیب اصغر صاحب  
☆ اے خدا کیا نہیں دیا تو نے ..... 79
- 30- اعجاز : جناب سعید احمد اعجاز صاحب  
☆ حمد تیرے ہی واسطے ہے ..... 80
- 31- افضل : جناب مرزا محمد افضل صاحب  
☆ آؤ اس دلربا کی بات کریں ..... 81
- 32- امجد : جناب یعقوب امجد صاحب  
☆ تو صاحب مہر و عطا، میں بندہ سہو و خطا ..... 82
- 33- انصاری : جناب مولانا محمد سعید انصاری صاحب  
☆ ترانے حمد کے میں گارہا ہوں ..... 83
- 34- آدم : جناب آدم چغتائی صاحب  
☆ ملتا ہے اسی در سے محبت کا اشارا ..... 84
- 35- بیکل : جناب آفتاب احمد بیکل صاحب  
☆ پڑا تھا ایک دن سجدہ میں میں اپنا جھکائے سر ..... 85
- 36- بشر : جناب خواجہ بشیر احمد صاحب  
☆ میرے اللہ، کبھی اکیلا مجھے مت چھوڑ ..... 86
- 37- تبسم : جناب عبدالرشید تبسم صاحب  
☆ الہی ہر طرف جلووں سے اک محشر پیا کر دے ..... 88

- 38- تنویر : جناب روشن دین تنویر صاحب  
 ☆ گنہ گار ہوں یا اللہ بخش دے ..... 89
- ☆ ہم نے زندہ خدا کو جانا ہے ..... 89
- 39- تسنیم : جناب میر اللہ بخش تسنیم صاحب  
 ☆ بلحا خدا تعالیٰ ماویٰ خدا تعالیٰ ..... 90
- 40- ثاقب : جناب ثاقب زیروی صاحب  
 ☆ راز بقائے زندگی کیا ہے مجھے بتا بھی دے ..... 91
- 41- جمیل : جناب جمیل الرحمان جمیل صاحب  
 ☆ تو نور ارض و سما ہے، وحید و کامل ہے ..... 92
- 42- حمیدی : جناب اکبر حمیدی صاحب  
 ☆ پروردگارا، پروردگارا ..... 93
- 43- خادم : جناب کپتان ملک خادم حسین خان صاحب  
 ☆ الہی ہر جگہ روشن ہے جلوہ تیری قدرت کا ..... 94
- 44- خلیق : جناب خلیق بن فائق صاحب  
 ☆ خداوند نہیں تیرا کوئی ثانی زمانے میں ..... 95
- 45- راشد : جناب عطا المجیب راشد صاحب  
 ☆ تو تو ہر بات پہ قادر ہے شفا کے مالک! ..... 96
- 46- رشید : جناب رشید قیصرانی صاحب  
 ☆ مجھے کیا خبر کہ وہ ذکر تھا، وہ نماز تھی کہ سلام تھا ..... 97
- ☆ تپتے ہوئے صحرا میں کبھی سخن چمن میں ..... 98

- 47- سلیم : جناب سلیم شاہجہاں پوری صاحب  
☆ دل کورنگِ خدا نمائی دوں ..... 99
- 48- سینفی : جناب نور محمد نسیمی سینفی صاحب  
☆ اک چاند ستاروں ہی کے تو چہروں پہ نہیں ہے تیری دک ..... 100
- ☆ ہر شے کی زباں پر تری تحمید و ثنا ہے ..... 101
- 49- شاد : جناب ابراہیم شاد صاحب  
☆ ہے میرا نورِ نظر لَآ اِلَهَ اِلَّا اللّٰہ ..... 102
- ☆ میرے گناہ بخش میرا مہرباں ہے تُو ..... 103
- 50- شاکر : جناب شیخ رحمت اللہ شاکر صاحب  
☆ ہے خدائے ذوالمنن ہی کا رساز و کردگار ..... 104
- 51- شبیر : جناب چوہدری شبیر احمد صاحب  
☆ کون و مکاں سے آتی ہے ہر دم یہی صدا ..... 105
- ☆ اے مالک ہردو سرا ..... 106
- 52- شمس : جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس  
☆ اگر وہ ہمیں اپنا جلوہ دکھائیں ..... 107
- 53- شوق : جناب عبدالحمید خان شوق صاحب  
☆ خدائے دو جہاں کا نام صبح و شام لیتا ہوں ..... 108
- 54- صدیق : جناب محمد صدیق امرتسری صاحب  
☆ الہی بشر سے بشر ذُو بَدُو ہے ..... 109
- 55- صوتی : جناب محمد اسحاق صوتی صاحب  
☆ بڑا مہرباں ہے ہمارا خدا ..... 110

- ☆ کس قدر ظاہر ہے قدرت تیری پروردگار ..... 111
- 56- ظفر: جناب صابر ظفر صاحب
- ☆ میرے خدا کوئی ایسا خیال برتر دے ..... 112
- 57- ظفر: جناب مبارک احمد ظفر صاحب
- ☆ سب دکھ اور سکھ کی گھڑیوں میں تجھ کو ہی پکارا مولیٰ بس ..... 113
- 58- ظفر: جناب مولانا ظفر محمد ظفر صاحب
- ☆ وہ پاک ہستی وہ ذات والا ..... 114
- ☆ دوائے درِ جگر لا الہ الا اللہ ..... 115
- 59- ظفر: جناب راجنذیر احمد ظفر صاحب
- ☆ فریبِ نظر عالم رنگ و بو ہے ..... 117
- 60- عابد: جناب حافظ غلام محمد عبید اللہ عابد صاحب
- ☆ میکدہ حیات ہے حسن کائنات ہے ..... 118
- 61- عاجز: جناب سید ادریس احمد عاجز کرمانی صاحب
- ☆ جب بھی نافذ حکم رہے گن فکاں ہو جائے گا ..... 119
- 62- عبدالرحیم: جناب عبدالرحیم راٹھور صاحب
- ☆ بہت ہی پیارا خدا ہے ہمارا ..... 120
- 63- علیم: جناب عبید اللہ علیم صاحب
- ☆ گزرتی ہے جودل پر دیکھنے والا فقط تو ہے ..... 121
- 64- عنایت: جناب چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی
- ☆ تیرے صدقے تیرے قرباں پیارے مولیٰ ..... 122



- 65- قمر : جناب شمشاد احمد قمر صاحب  
☆ اے خدا اے مالکِ ارض و سما ..... 123
- 66- مبشر : جناب مبشر خورشید صاحب  
☆ کچھ ایسے ابر کرم کا نزول ہو جائے ..... 124
- 67- مبشر : جناب ضیاء اللہ مبشر صاحب  
☆ ہو ادستِ محبت کا اشارا ہم کو ”مولیٰ بس“ ..... 125
- 68- مبشر : جناب مبشر احمد راجیکی صاحب  
☆ کون مشکل کشا ہے تیرے سوا ..... 126
- 69- محشر : جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب محشر  
☆ اے تیرے قلبِ صاف میں کون و مکاں کی وسعتیں ..... 127
- 70- محمود : جناب اکرم محمود صاحب  
☆ اک لحظہ میں حالات کی تصویر بدل جائے ..... 128
- 71- محمود : جناب ڈاکٹر محمود الحسن صاحب  
☆ دل میں جب انکی محبت کا شرر ہوتا ہے ..... 129
- 72- محمود : جناب سید محمود احمد صاحب  
☆ مجھے آزما کے پیارے میرا حوصلہ نہ دیکھو ..... 130
- 73- مصلح : جناب مصلح الدین راجیکی صاحب  
☆ وہ جانِ عالم نہاں بھی ہو کر نگاہِ دل سے نہاں نہیں ہے ..... 131
- ☆ ملتی اس کو زیست تیری بارگاہ میں ..... 132
- 74- مضطر : جناب چوہدری محمد علی صاحب مضطر  
☆ اس کی سمت ہے نہ حد ..... 133

- ☆ روح کے جھروکوں سے اذن خود نمائی دے ..... 134
- 75- مظہر : جناب محمد احمد مظہر صاحب
- ☆ ہرزہ میں نمایاں نور کمال تیرا ..... 135
- 76- منصور : جناب منصور احمد شاہد صاحب اٹاوی ثم لکھنوی
- ☆ پھولوں میں تیری خوشبو تاروں میں نور تیرا ..... 137
- 77- منور : جناب میاں منور احمد درویش صاحب
- ☆ جو کچھ بھی مانگنا ہے وہ خدا سے مانگ ..... 138
- 78- منیب : جناب احمد منیب صاحب
- ☆ دل کے درد نے زکریٰ مولیٰ ..... 139
- 79- نادر : جناب نادر قریشی صاحب
- ☆ در محبوب خدا پر ہور سائی میری ..... 140
- 80- ناصر : جناب سید محمد الیاس ناصر دہلوی صاحب
- ☆ تری حمد و ثنائیں پھر رواں ہے اب قلم میرا ..... 141
- 81- نسیم : جناب افتخار احمد نسیم صاحب
- ☆ آنسوؤں کی پھر کوئی برسات لے کر آ گیا ..... 142
- 82- نصیر : جناب نصیر احمد خان صاحب
- ☆ تازگی جسم کو دے جاں کو تو انائی دے ..... 143
- 83- نصیر : جناب شیخ نصیر الدین صاحب
- ☆ ہاتھ اٹھتے ہیں جب دعا کے لئے ..... 144
- ☆ تجھ کو ہر دم پکاروں گا میرے خدا ..... 146
- 84- ہادی : جناب محمد ہادی صاحب
- ☆ کہیں بھی فضا ایسی پائی نہیں ہے ..... 147

- 85- یوسف : جناب قاضی محمد یوسف صاحب  
☆ تیری درگاہ میں یارب ہے ہر دم التجا میری ..... 148

## شاعرات

- 86- محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ  
☆ ہوئی سجدہ ریز جو میں تو زمین نے دی دُہائی ..... 150
- ☆ کرتے ہیں اسی کی حمد و ثنا ..... 151
- 87- محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ  
☆ وہ نورِ ارض و سلوت قادر و قیوم ..... 153
- ☆ تراش کر زمین کے سارے جنگلات سے قلم ..... 153
- 88- محترمہ ارشاد عرشی صاحبہ  
☆ میں تیری ہو گئی سارے کی ساری ..... 154
- 89- محترمہ اصغری نور الحق صاحبہ  
☆ میرے پیارے خدا میرے پیارے خدا ..... 158
- ☆ اتنا کرم ہو یارب جب جان تن سے نکلے ..... 159
- 90- محترمہ امۃ الرشید بدر صاحبہ  
☆ ہیں حمد سبھی کرتے یاں ارض و سما تیری ..... 160
- ☆ یہ مہر و ماہ اس کے ستارے اسی کے ہیں ..... 160
- 91- محترمہ احمدی بیگم صاحبہ  
☆ اے خدائے ذوالمنن اے شانیء مطلق خدا ..... 161

- 92- محترمہ بشریٰ ربانی ایم۔ اے صاحبہ  
 ☆ دُنیا میں کون شخص ہے جس کا خدا نہیں ..... 162
- 93- محترمہ رفعت شہناز صاحبہ  
 ☆ الہی دعا کا ثمر چاہئے ..... 163
- 94- محترمہ شاہدہ صاحبہ  
 ☆ کیا اور امتحاں ہے ابھی اس جفا کے بعد ..... 164
- 95- محترمہ صائمہ امینہ صاحبہ  
 ☆ آج میرے دل میں ہے بس تیری چاہ اے کردگار ..... 165
- 96- محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ  
 ☆ جہاں جہاں بھی جگہ ملی ہے۔ وہیں پہ سر کو جھکایا یارب ..... 166
- ☆ حمد سے لبریز دل ہیں۔ دل کھنکتے جام ہیں ..... 167
- ☆ دنیا میں کوئی مجھ سا کنگار نہ ہوگا! ..... 167
- 97- محترمہ فریحہ ظہور صاحبہ  
 ☆ یہ درد کا کاٹنا جو میرے دل میں چُجھا ہے ..... 168
- 98- محترمہ سیدہ منصورہ حنا صاحبہ  
 ☆ وہ سب کی دُعاؤں کو سنتا ہے آشنا ہے بہت ..... 169
- 99- محترمہ نصرت تنویر صاحبہ  
 ☆ یا ذا الجلال! ارفع واعلیٰ تہی تو ہو ..... 170
- 100- محترمہ وسیمہ قدسیہ صاحبہ  
 ☆ اے خدائے عظیم اے ستار ..... 171

# تبرکات

---

## حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

### مسح موعود و مہدی معہود (آپ پر سلامتی ہو)

1

کس قدر ظاہر ہے اور اُس مبداء الٰہی نور کا  
چاند کوکل دیکھ کر میں سخت بے گل ہو گیا  
اس بہارِ حُسن کا دل میں ہمارے جوش ہے  
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف  
چشمہ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں  
تُو نے خود رُوحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک  
کیا عجب تُو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص  
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں  
خوبرویوں میں ملاحت ہے تیرے اُس حُسن کی  
چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے  
آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سوجاب  
ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز  
تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں  
ایک دم بھی گل نہیں پڑتی مجھے تیرے ہوا

شور کیسا ہے تیرے کوچہ میں لے جلدی خبر

خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

(درہمیں صفحہ 8)

## 2

حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی، نہ کوئی ثانی  
باقی وہی ہمیشہ، غیر اُس کے سب ہیں فانی غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی  
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی

دل میں مرے یہی ہے سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
ہے پاک، پاک، قدرتِ عظمت ہے اس کی عظمت لرزاں ہیں اہلِ قُربت کڑو بیوں پہ پیت  
ہے عام اس کی رحمت کیونکر ہو شکرِ نعمت ہم سب ہیں اُس کی صنعت اُس سے کرو محبت  
غیروں سے کرنا اُلُفت کب چاہے اُس کی غیرت

یہ روزِ کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
جو کچھ ہمیں ہے راحت سب اس کی جو دو منت اس سے ہے دل کی بیعت دل میں ہے اس کی عظمت  
بہتر ہے اس کی طاعت، طاعت میں ہے سعادت

یہ روزِ کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا ہم کو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا  
اُس بن نہیں گزارا، غیر اُس کے جھوٹ سارا

یہ روزِ کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
یار ہے تیرا احسان میں تیرے در پہ قُرباں تُو نے دیا ہے ایماں تو ہر زماں نگہباں  
تیرا کرم ہے ہر آں تُو ہے رحیم و رحماں

یہ روزِ کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
کیوں کر ہو شکر تیرا، تیرا ہے جو ہے میرا تُو نے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا  
جب تیرا نُور آیا جاتا رہا اندھیرا

یہ روزِ کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي

اے قادر و توانا آفات سے بچانا ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا  
 غیروں سے دل غنی ہے جب سے ہے تجھ کو جانا  
 یہ روزِ کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
 فکروں سے دل خویں ہے جاں درد سے قریں ہے جو صبر کی تھی طاقت اب مجھ میں وہ نہیں ہے  
 ہر غم سے دور رکھنا تو ربِّ عالمیں ہے  
 یہ روزِ کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
 اس دل میں تیرا گھر ہے تیری طرف نظر ہے تجھ سے میں ہوں مٹور میرا تو تو قمر ہے  
 تجھ پر میرا توکل دَر پر تیرے یہ سر ہے  
 یہ روزِ کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
 (درئین صفحہ 37)

## 3

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے کہ تو نے کام سب میرے سنوارے  
 ترے احساں مرے سر پر ہیں بھارے چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے  
 گڑھے میں تو نے سب دشمن اُتارے ہمارے کردئے اونچے منارے  
 مقابل پر میرے یہ لوگ ہارے کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے  
 شریروں پر پڑے اُن کے شرارے نہ اُن سے رُک سکے مقصد ہمارے  
 اُنہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی  
 فسحان الذی اخزی الاعادی  
 ہوئے ہم تیرے اے قادر توانا تیرے در کے ہوئے اور تجھ کو مانا  
 ہمیں بس ہے تیری درگہ پہ آنا مصیبت سے ہمیں ہر دم بچانا



کہ تیرا نام ہے غفار و ہادی  
 فسبحان الذی اخزی الاعادی  
 تجھے دُنیا میں ہے کس نے پکارا کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا  
 تو پھر ہے کس قدر اُس کو سہارا کہ جس کا تو ہی ہے سب سے پیارا  
 ہوا میں تیرے فضلوں کا مُنادی  
 فسبحان الذی اخزی الاعادی  
 تجھے سب زور و قدرت ہے خدایا تجھے پایا ہر اک مطلب کو پایا  
 ہر اک عاشق نے ہے اک بُت بنایا ہمارے دل میں یہ دلبر سما یا  
 وہی آرامِ جاں اور دل کو بھایا وہی جس کو کہیں رَبُّ الہمّ رایا  
 ہوا ظاہر وہ مجھ پر بِالْآیَادِی  
 فسبحان الذی اخزی الاعادی  
 مجھے اُس یار سے پیوند جاں ہے وہی بخت وہی دارالاماں ہے  
 بیاں اُس کا کروں طاقت کہاں ہے محبت کا تو اک دریا رواں ہے  
 یہ کیا احساں ہیں تیرے میرے ہادی  
 فسبحان الذی اخزی الاعادی  
 تری نعمت کی کچھ قلت نہیں ہے تہی اُس سے کوئی ساعت نہیں ہے  
 شُمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے  
 یہ کیا احساں ہیں تیرے میرے ہادی  
 فسبحان الذی اخزی الاعادی  
 تیرے کوچے میں کن راہوں سے آؤں وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھ کو پاؤں

مجت ہے کہ جس سے کھینچا جاؤں      خدائی ہے تُودی جس سے جلاؤں  
 مجت چیز کیا کس کو بتاؤں      وفا کیا راز ہے کس کو سُناؤں  
 میں اس آندھی کو اب کیوں کر چھپاؤں      یہی بہتر کہ خاک اپنی اڑاؤں

کہاں ہم اور کہاں دُنیائے مادی

فسجان الذی      اخزی الاعادی

کوئی اُس پاک سے جو دل لگاوے      کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے  
 جو مرتا ہے وہی زندوں میں جاوے      جو جلتا ہے وہی مُردے جلاوے  
 ثمر ہے دور کا کب غیر کھاوے      چلو اوپر کو وہ نیچے نہ آوے  
 نہاں اندر نہاں ہے کون لاوے      غریقِ عشق وہ موتی اٹھاوے  
 وہ دیکھے نیستی، رحمت دِکھاوے      خودی اور خود روی کب اُس کو بھاوے

مجھے تو نے یہ دولت اے خدا دی

فسجان الذی      اخزی الاعادی

(درہمین صفحہ 60)

4

اے خدا اے کار ساز و عیب پوش و کردگار      اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار  
 کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس      وہ زُباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار  
 بدگمانوں سے بچایا مجھ کو خود بن کر گواہ      کر دیا دشمن کو اک حملہ سے مغلوب اور خوار  
 اے فدا ہو تیری رہ میں میرا جسم و جان و دل      میں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار  
 ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے      گود میں تیری رہا میں مثل طفلِ شیر خوار

نسلِ انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے تیرے دِن دیکھا نہیں کوئی بھی یار غم گسار  
 اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم جن کا مشکل ہے کہ تا روز قیامت ہو ٹھمار  
 آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار  
 تو نے طاعون کو بھی بھیجا میری نصرت کے لئے  
 تا وہ پورے ہوں نشاں جو ہیں سچائی کا مدار

(درئین صفحہ 149)

5

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو  
 جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں  
 سورج پہ غور کر کے نہ پائی وہ روشنی  
 جب چاند کو بھی دیکھا تو اس یار سا نہیں  
 واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے  
 سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں  
 سب خیر ہے اسی میں کہ اُس سے لگاؤ دل  
 ڈھونڈو اُسی کو یارو بتوں میں وفا نہیں  
 اس جائے پُر عذاب سے کیوں دل لگاتے ہو  
 دوزخ ہے یہ مقام یہ بُستاں سرا نہیں

(درئین صفحہ 186)

## حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد

(خدا آپ سے راضی رہے)

### 1

ہے دستِ قبلہ نما لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ  
 کسی کی چشمِ فسوں ساز نے کیا جاؤ  
 جو پھونکا جائے گا کانوں میں دل کے مُردوں کے  
 قریب تھا کہ میں گر جاؤں بارِ عصیاں سے  
 گرہ نہیں رہی باقی کوئی مرے دل کی  
 عقیدہٴ ثنویت ہو یا کہ ہو تثلیث  
 ہے گاتی نغمہٴ توحید نئے نیتاں میں  
 ترا تو دل ہے صنم خانہ پھر تجھے کیا نفع  
 حضورِ حضرتِ دِیّاں شفاعتِ نادم  
 زمیں سے ظلمتِ شرک ایک دم میں ہوگی دُور  
 ہزاروں ہوں گے حسینِ لیکِ قابلِ اُلفت  
 نہ دھوکا کھائیوناداں کہ شش جہات میں بس  
 چھپی نہیں کبھی رہ سکتی وہ نگہ جس نے  
 بروزِ حشر سبھی تیرا ساتھ چھوڑیں گے

ہے دردِ دل کی دوا لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ  
 تو دل سے نکلی صدا لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ  
 کرے گا خُشر پیا لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ  
 بنا ہے لیکِ عصا لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ  
 ہوا ہے عقدہ کُشا لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ  
 ہے کذبِ بحث و خطا لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ  
 ہے کہتی بادِ صبا لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ  
 اگر زباں سے کہا لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ  
 کرے گا روزِ جزا لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ  
 ہوا جو جلوہ نما لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ  
 وہی ہے میرا پیا لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ  
 وہی ہے چہرہ نما لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ  
 ہے مجھ کو قتل کیا لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ  
 کرے گا ایک وفا لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ہزاروں بلکہ ہیں لاکھوں علاجِ رُوحانی

مگر ہے روحِ شفا لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(گلدستہ احمدیہ حصہ دوم 15 فروری 1920ء)

## 2

میرے مولا مری بگڑی کے بنانے والے      جلوه دکھلا مجھے او چہرہ چُھپانے والے!  
 میرے پیارے مجھے فتنوں سے بچانے والے      میں تو بدنام ہوں جس دم سے ہوا ہوں عاشق  
 رحم کر مجھ پہ، او مُنہ پھیر کے جانے والے!  
 کہہ لیں جو دل میں ہو الزام لگانے والے      تشنہ لب ہوں بڑی مدّت سے خدا شاہد ہے  
 بھر دے اک جام تو کوثر کے لُٹانے والے      ڈالتا جا نظر مہر بھی اس غمگین پر  
 نظرِ قہر سے مٹی میں ملانے والے      کبھی تو جلوہ بے پردہ سے ٹھنڈک پہنچا  
 سینہ و دل میں مرے آگ لگانے والے      تجھ کو تیری ہی قسم کیا یہ وفا داری ہے  
 دوستی کر کے مجھے دل سے بھلانے والے      کیا نہیں آنکھوں میں کچھ بھی مَرَوَتْ باقی  
 مجھ مصیبت زدہ کو آنکھیں دکھانے والے      ڈھونڈتی ہیں مگر آنکھیں نہیں پاتیں اُن کو  
 ہیں کہاں وہ مجھے روتے کو ہنسانے والے      ساتھ ہی چھوڑ دیا سب نے شبِ ظلمت میں  
 ایک آنسو ہیں لگی دل کی بھجانے والے      تا قیامت رہے جاری یہ سخاوت تیری  
 او مرے گنجِ معارف کے لُٹانے والے      رہ گئے مُنہ ہی ترا دیکھتے وقتِ رحلت  
 ہم پسینہ کی جگہ خون بہانے والے      ہونہ تجھ کو بھی خوشی دونوں جہانوں میں نصیب  
 کوچہ یار کے رستہ کے بھلانے والے      ہم تو ہیں صُبح و مَساء رنج اُٹھانے والے  
 کوئی ہونگے کہ جو ہیں عیش منانے والے

مجھ سے بڑھ کر ہے مرا فکر تجھے دامن گیر  
 تیرے قربانِ مرا بوجھ اُٹھانے والے

(کلام محمود)

## 3

خُدا سے چاہیے ہے لو لگانی      کہ سب فانی ہیں پر وہ غیر فانی

وہی ہے راحت و آرام دل کا  
وہی ہے چارہ آلام ظاہر  
سہر بنتا ہے وہ ہر ناتواں کی  
بچاتا ہے ہر اک آفت سے ان کو  
جسے اُس پاک سے رشتہ نہیں ہے  
اُسی کو پاکے سب کچھ ہم نے پایا  
خدا نے ہم کو دی ہے کامرانی

فَسُبْحَانَ الَّذِي أَوْفَىٰ الْأَمَانِي

(اخبارالحکم جلد 5، 12 جولائی 1911ء)

#### 4

مری رات دن بس یہی اک صدا ہے  
اُسی نے ہے پیدا کیا اس جہاں کو  
وہ ہے ایک اُس کا نہیں کوئی ہمسر  
نہ ہے باپ اُس کا نہ ہے کوئی بیٹا  
نہیں اُس کو حاجت کوئی بیویوں کی  
ہر اک چیز پر اُس کو قدرت ہے حاصل  
پہاڑوں کو اُس نے ہی اُونچا کیا ہے  
یہ دریا جو چاروں طرف بہ رہے ہیں  
سمندر کی مچھلی ہوا کے پرندے  
سبھی کو وہی رزق پہنچا رہا ہے

کہ اس عالم کون کا اک خدا ہے  
ستاروں کو سورج کو اور آسمان کو  
وہ مالک ہے سب کا وہ حاکم ہے سب پر  
ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا  
ضرورت نہیں اُسکو کچھ ساتھیوں کی  
ہر کام کی اس کو طاقت ہے حاصل  
سمندر کو اُس نے ہی پانی دیا ہے  
اُسی نے تو قدرت سے پیدا کئے ہیں  
گھریلو چرندے بنوں کے درندے  
ہر اک اپنے مطلب کی شے کھا رہا ہے

ہر اک شے کو روزی وہ دیتا ہے ہر دم      خزانے کبھی اسکے ہوتے نہیں کم  
وہ زندہ ہے اور زندگی بخشتا ہے      وہ قائم ہے ہر ایک کا آسرا ہے  
کوئی شے نظر سے نہیں اس کی مخفی      بڑی سے بڑی ہو کہ چھوٹی سے چھوٹی  
دلوں کی چھپی بات بھی جانتا ہے      بدوں اور نیکیوں کو پہچانتا ہے  
وہ دیتا ہے بندوں کو اپنے ہدایت      دکھاتا ہے ہاتھوں پہ اُن کے کرامت  
ہے فریاد مظلوم کی سُننے والا      صداقت کا کرتا ہے وہ بول بالا  
گناہوں کو بخشش سے ہے ڈھانپ دیتا      غریبوں کو رحمت سے ہے تھام لیتا

یہی رات دِن اب تو میری صدا ہے

یہ میرا خُدا ہے یہ میرا خُدا ہے

(اخبار الفضل جلد 29، یکم جنوری 1941ء)

## حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث (رحمہ اللہ تعالیٰ)

زندہ خدا سے دل جو لگاتے تو خوب تھا  
 مردہ بتوں سے جان چھڑاتے تو خوب تھا  
 قصے کہانیاں نہ سناتے تو خوب تھا  
 زندہ نشان کوئی دکھاتے تو خوب تھا  
 اپنے تئیں جو آپ ہی مسلم کہا تو کیا  
 مسلم بنا کے خود کو دکھاتے تو خوب تھا  
 تبلیغ دین میں لگا دیتے زندگی  
 بے فائدہ نہ وقت گنواتے تو خوب تھا  
 دنیا کی کھیل کود میں ناصر پڑے ہو کیوں  
 یاد خدا میں دل جو لگاتے تو خوب تھا



## حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ تعالیٰ)

1

تو مرے دل کی شش جہات بنے  
سب جو تیرا ہے لاکھ ہو میرا  
بچ ہے تجھ سے مُنْقَطِع ہر ذات  
عالمِ رنگ و بو کے گلِ بُوٹے!  
سادہ باتوں کا بھی ملا نہ جواب  
یہ شب و روز و ماہ و سال تمام  
ہوئی میزانِ ہفتہ کب آغاز؟  
عالمِ خیرتی کے مَنْدَر میں  
کبھی مخلوق ہو گئی ہمہ اُوست  
کتنے منصور چڑھ گئے سرِ دار  
کتنے عَزْمی بنے؟ مٹے گئے بار؟  
کتنے محمود آئے، کتنی بار  
جو کھنڈر تھے محلِ بنائے گئے  
عالمِ بے ثبات میں شب و روز  
ترے مُنہ کے سُبُک سہانے بول  
دِن بہت بے قرار گُزرا ہے  
آ مرے چاند میری رات بنے

(المحراب صدسالہ جشنِ تشکر نمبر، مرتبہ لجنہ کراچی 1989ء)

## 2

اے مجھے اپنا پرستار بنانے والے  
سرمندی پریم کی آشاؤں کو دھیرے دھیرے  
اے محبت کے امرِ دیپِ جلائے والے  
غمِ فرقت میں کبھی اتنا رُلانے والے  
دیکھ کر دل کو نکلتا ہوا ہاتھوں سے کبھی  
کیا ادا ہے مرے خالق، مرے مالک، مرے گھر  
راہ گیروں کے بسیروں میں ٹھکانا کر کے  
مجھ سے بڑھ کر مری بخشش کے بہانوں کی تلاش  
تُو تو ایسا نہیں محبوب کوئی اور ہوں گے  
تُو تو ہر بار سر راہ سے پلٹ آتا ہے  
مجھ سے بھی تُو کبھی کہہ راضیئے مَرَضِیِّۃ  
اس طرف بھی ہو کبھی کا شِفِ اسرار، نگاہ  
اے مرے درد کو سینے میں بسانے والے  
خاک آلودہ، پراگندہ، زبوں حالوں کو  
میں کہاں اور کہاں حَرْفِ شِکایت آقا  
ہو اجازت تو ترے پاؤں پہ سر رکھ کے کہوں  
یہ نہ ہو روتے ہی رہ جائیں تیرے در کے فقیر  
ہم نہ ہونگے تو ہمیں کیا؟ کوئی گل کیا دیکھے  
وقت ہے وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت  
چھین لے ان سے زمانے کی عنان، مالکِ وقت

جوت اک پریت کی ہر دے میں جگانے والے  
مدھ بھڑے سر میں مدھ رگیت سنانے والے  
پیار کرنے کی مجھے ریت سکھانے والے  
کبھی دلداری کے جھولوں میں جھلانے والے  
رَس بھری لوریاں دے دے کے سُلانے والے  
چُھپ کے چوروں کی طرح رات کو آنے والے  
بے ٹھکانوں کو بنا ڈالا ٹھکانے والے  
کس نے دیکھے تھے کبھی ایسے بہانے والے  
وہ جو کہلاتے ہیں دل توڑ کے جانے والے  
دل میں ہر رمت سے پل پل مرے آنے والے  
رُوح بے تاب ہے رُوحوں کو بُلانے والے  
ہم بھی ہیں ایک تمنا کے چھپانے والے  
اپنی پیکلوں پہ مرے اشکِ سجانے والے  
کھینچ کر قدموں سے زانو پہ بٹھانے والے  
ہاں یوں ہی ہول سے اُٹھتے ہیں ستانے والے  
کیا ہوئے دن تیری غیرت کے دکھانے والے  
اور ہنس ہنس کے روانہ ہوں رُلانے والے  
آج دکھلا جو دکھانا ہے دکھانے والے  
کون ہیں یہ تری تحریرِ مٹانے والے  
بے پھرتے ہیں، کم اوقات، زمانے والے

پشیم گُردوں نے کبھی پھر نہیں دیکھے وہ لوگ آئے پہلے بھی تو تھے آکے نہ جانے والے  
سن رہا ہوں قدّم مالک تقدیر کی چاپ آرہے ہیں مری بگڑی کے بنانے والے  
کرو ہتّاری! بس اب آئی تمہاری باری یوں ہی ایام پھرا کرتے ہیں باری باری  
ہم نے تو صبر و توکل سے گزاری باری  
ہاں مگر تم پہ بہت ہوگی یہ بھاری باری

(جلسہ سالانہ یوکے 1984ء)

### 3

کیا موج تھی جب دل نے چپے نام خدا کے  
آہیں تھیں کہ تھیں ذکر کی گھنگھور گھٹائیں  
سکھلا دیئے اسلوب بہت صبر و رضا کے  
اُکسانے کی خاطر تیری غیرت تیرے بندے  
رکھ لاج کچھ ان کی مرے ستار کہ یہ زخم  
لاکھوں مرے پیارے تری راہوں کے مسافر  
ہیں کتنے ہی پابند سلاسل وہ گنہگار  
میں اُن سے جدا ہوں مجھے کیوں آئے کہیں چّین  
عُشّاق تڑے جن کا قدّم تھا قدّم صدق  
چھت اُڑگئی سایہ نہ رہا کتنے سروں پہ  
یتنا تو کریں اُن کو بھی جا کر کبھی دیکھیں  
آدابِ محبت کے غلاموں کو سکھا کے  
دیں مجھ کو اجازت کہ کبھی میں بھی تو روٹھوں

اک ذکر کی دھونی مرے سینے میں رما کے  
نالے تھے کہ تھے سیلِ رواں حمد و ثنا کے  
اب اور نہ لہجے کریں دنِ کرب و بلا کے  
کیا تجھ سے دُعا مانگیں ستم گر کو سنا کے  
جو دل میں چھپا رکھے ہیں پتلے ہیں حیا کے  
پھرتے ہیں تڑے پیار کو سینوں میں بسا کے  
نکلے تھے جو سینوں پہ ترانام سجا کے  
دل مُنظر اُس دن کا کہ ناچے اُنہیں پا کے  
جاں دے دی بھاتے ہوئے پیمان وفا کے  
ارمانوں کے دن جاتے رہے پیٹھ دکھا کے  
ایک ایک کو اپنا کہیں سینے سے لگا کے  
کیا چھوڑ دیا کرتے ہیں دیوانہ بنا کے؟  
لطف آپ بھی لیں روٹھے غلاموں کو منا کے

لیکن مجھے زیبا نہیں شکوے میرے مالک یہ مجھ سے خطا ہو گئی اوقات بھلا کے  
دیوانہ ہوں دیوانہ، بُرا مان نہ جانا صدقے مری جاں آپ کی ہر ایک ادا کے  
سنیے تو سہی پگلا ہے دل، پگلے کی باتیں ناراض بھی ہوتا ہے کوئی دل کو لگا کے  
ٹھہریں تو ذرا، دیکھیں، خفا ہی تو نہ ہو جائیں جانا ہے تو کچھ درس تو دیں صبر و رضا کے  
جو چاہیں کریں صرف نگہ ہم سے نہ پھیریں جو کرنا ہے کر گزریں مگر اپنا بتا کے  
فطرت میں نہیں تیری غلامی کے سوا کچھ نوکر ہیں ازل سے تیرے چاکر ہیں سدا کے

اس بار جب آپ آئیں تو پھر جا کے تو دیکھیں  
کر گزروں گا کچھ۔ اب کے ذرا دیکھیں تو جا کے

(1986ء)

## حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو)

میری سجدہ گاہ کو لوٹ لو میری جبین کو لوٹ لو  
 میرے عمل کو لوٹ لو اور میرے دین کو لوٹ لو  
 میری حیات و موت کا مالک ہو کوئی غیر کیوں  
 تُو میری ہاں کو لوٹ لو، میری نہیں کو لوٹ لو  
 رنج و طرب مرا سبھی بس ہو تمہارے واسطے  
 روح سرور لوٹ لو قلبِ حزین کو لوٹ لو  
 نانِ جویں کے ماسوا دل کو مرے ہوس نہیں  
 چاہو تو اے جاں آفریں نانِ جویں کو لوٹ لو  
 جب جاں تمہاری ہو چکی تو جسم کا جھگڑا ہی کیا  
 مرا آسمان تو لٹ چکا اب تم زمیں کو لوٹ لو  
 گھر بار یہ میرا نہیں اور میں بھی کوئی غیر ہوں؟  
 اے مالکِ کون و مکاں آؤ مکیں کو لوٹ لو

(الفضل 13/ اکتوبر 1948ء)

## حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو)

اے خدا مجھ کو تو دُنیا میں مزا آتا نہیں اس جہاں کا کوئی بھی منظر مجھے بھاتا نہیں  
 ہر طرف کُفر و فساد و افترا ہے موجزن ہائے کیوں ..... اپنی شان دکھلاتا نہیں  
 ہو ضلالت کی ترقی اور فنا ..... کی دیکھ کر یہ حال مجھ سے تو رہا نہیں جاتا  
 جس کو دیکھو کُفر پر اور دہریت پہ ہے فدا دین حق کا آج کل کوئی بھی غم کھاتا نہیں  
 جان دیتا ہے زمانہ اب فجور و فسق پر حق کا کوئی چاہنے والا نظر آتا نہیں  
 ہر جگہ ادیانِ باطل ہیں اڑاتے بیرقیں کیا ہوا کیوں پرچم ..... لہراتا نہیں  
 کفر منزلِ اوج کی طے کر رہا ہے راتِ دن تجھ سے اے ..... کیوں آگے بڑھا جاتا نہیں  
 کیا خفا ہم سے ہے یا خود دین سے بیزار ہے اے خُدا تجھ کو بھی کیا ..... اب بھاتا نہیں  
 کیا ارادہ ہے ترا ..... کو کر دے فنا یا کوئی اس دین کے قابل نظر آتا نہیں  
 جان و مال و عزت و جاہ و حشمِ قربان ہیں کیا ہوا گر احمدی ..... بھی کہلاتا نہیں  
 عہد کرتے ہیں کے ہم ہر چیز سے تیار ہیں ظلم اب ..... پر ہم سے سہا جاتا نہیں  
 جان و دل حاضر ہیں تری راہ میں پر اے خدا بے مدد ان نیم جانوں سے لڑا جاتا نہیں

چاہتے ہو تم اگر ..... پھر پھولے پھلے

چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسماں گاتا نہیں

## حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (اللہ آپ سے راضی ہو)

### 1

مرے مولا مرے ولی و نصیر  
اے مجیب الدعا سمیع و بصیر  
دل کی حالت کے جاننے والے  
اے دود و رؤف ربِّ رحیم  
اے غفور، اے میرے عفو و حلیم  
لطف کر بخش دے خطاؤں کو  
ثالث دے، دور کر بلاؤں کو  
شانی و کافی و حفیظ و سلام  
خالق الخلق، ربی الاعلیٰ  
اپنے نامِ کریم کا صدقہ  
واسطہ تجھ کو تیری قدرت کا  
اپنے فضلِ عظیم کا صدقہ  
اپنے فضلِ عظیم کا صدقہ  
تجھ کو تیرا ہی واسطہ پیارے  
میرے پیاروں کو دے شفا پیارے  
(آمین)

(الفضل 24 فروری 1949ء)

### 2

مولا مرے قدیر مرے کبریا مرے  
پیارے مرے حبیب مرے دلربا مرے  
بارگنہ بلا ہے مرے سر سے ٹال دو  
جس راہ سے تم ملو مجھے اس رہ پہ ڈال دو

اک نور خاص میرے دل و جاں کو بخش دو      میرے گناہِ ظاہر و پنہاں کو بخش دو  
بس اک نظر سے عقدہٴ دل کھول جائیے      دل لیجئے مرا مجھے اپنا بنائیے  
ہے قابلِ طلب کوئی دُنیا میں اور چیز؟      تم جانتے ہو تم سے سوا کون ہے عزیز؟

دونوں جہاں میں مایہِ راحت تمہیں تو ہو

جو تم سے مانگتا ہوں وہ دولت تمہیں تو ہو

(الفضل 9/مارچ 1940ء)

### 3

اے محسن و محبوب خُدا اے مرے پیارے      اے قوتِ جاں اے دلِ محزون کے سہارے  
اے شاہِ جہاں نورِ زماں خالقِ باری      ہر نعمتِ کونین تیرے نام پہ واری  
یارا نہیں پاتی ہے زُباں شکر و ثنا کا      احسان سے بندوں کو دیا اذنِ دُعا کا  
کیا کرتے جو حاصل یہ وسیلہ بھی نہ ہوتا      یہ آپ سے دو باتوں کا حیلہ بھی نہ ہوتا  
تسکینِ دل و راحتِ جاں مل ہی نہ سکتی      آلامِ زمانہ سے اماں مل ہی نہ سکتی  
پروا نہیں باقی نہ ہو بے شک کوئی چارا      کافی ہے ترے دامنِ رحمت کا سہارا  
ماپوس کبھی تیرے سوا لی نہیں پھرتے      بندے تری درگاہ سے خالی نہیں پھرتے  
مالک ہے جو تو چاہے تو مُردوں کو جلا دے      اے قادرِ مطلق مرے پیاروں کو شفا دے  
ہر آن ترا حکم تو چل سکتا ہے مولے      وقت آ بھی گیا ہو تو وہ ٹل سکتا ہے مولے

تقدیر یہی ہے تو یہ تقدیر بدل دے

تو مالکِ تحریر ہے ”تحریر“ بدل دے؛

(آمین)

(الفضل 3/مارچ 1949ء)



## 4

کیا التجا کروں کہ مجسّم دُعا ہوں میں  
 سر تا بہ پا سوال ہوں ساکّل نہیں ہوں میں  
 میری خطائیں سب ترے غفراں نے ڈھانپ لیں  
 اب بھی نگاہ لُطف کے قابل نہیں ہوں میں؟  
 وحشت مری نہیں ابھی ہم پایہ جنوں  
 اہل خرد پہ بار ہوں عاقل نہیں ہوں میں  
 میرا کوئی نہیں ہے ٹھکانا تیرے سوا  
 تیرے سوا کسی کے بھی قابل نہیں ہوں میں  
 مٹی ہوئی خودی نے پُکارا کہ اے خُدا!  
 آجا کہ تیری راہ میں حائل نہیں ہوں میں  
 یہ راگِ دل کا راز ہے سن درد آشنا  
 کچھ ہمنوائے شور عنادل نہیں ہوں میں

(دردِ عدن)

## محترمہ سیدہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ

میری سادگی دیکھ کیا چاہتی ہوں  
 تجھی سے تجھے مانگنا چاہتی ہوں  
 چھپاؤں میں کیوں راز اُلفت کا اپنی  
 میں بابِ محبت گھلا چاہتی ہوں  
 میرے سازِ دل کو نہ چھیڑو، نہ چھیڑو  
 میں اکِ نغمہ نو بھرا چاہتی ہوں  
 محبت بھی، رحمت بھی، بخشش بھی تیری  
 میں ہر آن تیری رضا چاہتی ہوں  
 اطاعت میں اس کی سبھی کچھ ہی کھو کر  
 میں مالک کا بس آسرا چاہتی ہوں  
 میرے خانہ دل میں بس تو ہی تو ہو  
 میں رحمت کی تیری رِداء چاہتی ہوں

(مصباح اپریل، مئی 1987ء)

# دویرِ اوّل

---

## حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو)

(1)

دُعا

اے آنکہ میرے واقفِ اسرار ہو تم ہی      دلبر تم ہی نگار تم ہی یار ہو تم ہی  
 کوئی نہیں جو رنج و الم سے کرے رہا      یاں دل شکن بہت ہیں پہ دلدار ہو تم ہی  
 دروازہ اور کوئی بھی آتا نہیں نظر      جاؤں میں کس طرف کو جو بیزار ہو تم ہی  
 تم سا کسی میں حسن گلو سوز ہے کہاں      عالم کی ساری گرمی بازار ہو تم ہی  
 لینے کا اس متاع کے کس کو ہے حوصلہ      لے دے کے میرے دل کے خریدار ہو تم ہی  
 اعمال ہیں نہ مال نہ کوئی شفیق ہے      اب بات تب بنے جو مددگار ہو تم ہی  
 تم سے نہ گر کہوں تو کہوں کس سے جا کے اور      اچھا ہوں یا بُرا مری سرکار ہو تم ہی  
 اب لاج میری آپ کے ہاتھوں میں ہے فقط      ستار ہو تم ہی مرے غفار ہو تم ہی  
 درماندہ رہ گیا ہوں غضب تو یہی ہوا      کیجئے مدد! کہ چارہ آزار ہو تم ہی

یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا

ہم مجھ نالہ جرسِ کارواں رہے

(الفضل 2 فروری 1943ء)

علاج دردِ دلِ تم ہو، ہمارے دلربا تم ہو      تمہارا مدعا ہم ہیں، ہمارا مدعا تم ہو

مری خوشبو، مرانغمہ، مرے دل کی غذا تم ہو      مری لذت، مری راحت، مری جنت، شہا تم ہو

مرے دلبر، مرے دلدار، گنج بے بہا تم ہو      صنم تو سب ہی ناقص ہیں فقط کامل خدا تم ہو

مرے ہر درد کی، دکھ کی، مصیبت کی، دوا تم ہو      رجاء تم ہو، غنا تم ہو، شفا تم ہو، رضا تم ہو

جفا میں ہوں، وفا تم ہو، دعا میں ہوں، عطا تم ہو      طلب میں ہوں، سخا تم ہو، غرض میرے پیغام تم ہو

مرا دل تم سے جگمگ ہے، مرے شب تم سے ہے جھم جھم      مرے شمس الضحیٰ تم ہو، مرے بَدْرُ الدُّجیٰ تم ہو

بھائی کچھ نہیں دیتا، تمہارا گر نہ ہو جلوہ      کہ دل کی روشنی تم ہو، اور آنکھوں کی ضیا تم ہو

”ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرارِ علمی“      وہ عَلَّامُ الْغُیُوبِ اور واقفِ سر و خفا تم ہو

بہت صیقل کیا ہم نے جلا دیتے رہے ہر دم      کہ تا اس دل کے آئینے میں میرے رونما تم ہو

کہاں جائیں؟ کدھر دوڑیں کسے پوچھیں کہاں پہنچیں      بھٹکتوں کو سنبھالو، ہادی راہ ہدیٰ تم ہو

تم ہی مخفی ہو ہر لے میں، تم ہی ظاہر ہو ہر لے میں      ازل کی ابتدا تم ہو، ابد کی انتہا تم ہو

اَلکَسْفُ پُشتِ اَدَمِ میں کہا تھا جس کو وہ میں تھا      سنا قولِ بلی جس نے وہ میرے رَبَّنَا تم ہو

بتابہی سے بچا کر گود میں اپنی مجھے لے لو      کہ فانی ہے یہ سب دنیا، بس اک روح بقا تم ہو

میں شاکر گر ہوں نعمت کا، تو صابر بھی مصیبت پر      کہ اُلفت کی جزا تم ہو، محبت کی سزا تم ہو

ہر اک خوبی مری فیضِ خداوندی کا پرتو ہے      بزر، حکمت، بصیرت، معرفت، ذہن رسا تم ہو

”مرا ہر جا کہ مے پیئم، رُخِ جانانِ نظرِ آید“      حیاتِ جسم، نورِ روح، عالم کی ضیا تم ہو

لگایا عشق ہم سے خود تو پھر ہم بھی لگے مرنے      تمہارے مُنْتِدا ہم تھے، ہمارے مُنْتِہا تم ہو

عنایت کی نظر ہو کچھ کہ اپنی ہے حقیقت کیا تمہاری خاک پا ہم ہیں، ہماری کیمیا تم ہو  
 بھنور میں میری کشتی ہے بچا لو غرق ہونے سے حوالے یہ خدا کے ہے اب اس کے نا خدا تم ہو  
 ”شب تاریک و بیم موج و گردا بے چینیں ہائل“ مصائب خواہ کتنے ہوں ہمارا آسرا تم ہو  
 ہراک ذرے میں جلوہ دیکھ کر کہتی ہیں یہ آنکھیں تم ہی تم ہو، تم ہی تم ہو، خدا جانے کہ کیا تم ہو  
 نہ تم اس ہاتھ کو چھوڑو، نہ ہم چھوڑیں گے یہ دامن غلام میرزا ہم ہیں خدائے میرزا تم ہو  
 الہی بخش دو میری خطائیں میری تقصیریں کہ غفار الذنوب اور ماحی جرم و خطا تم ہو  
 منا جاتیں تو لاکھوں تھیں مگر اک جنبش سر سے  
 پسند اس کو کیا جس نے وہ میرے کبریا تم ہو

### 3

## دُعائے من

خدائے من، خدائے من، دوائے من، شفاۓ من  
 قبائے من، رداۓ من، رجاۓ من، ضیائے من  
 قبول گن، دُعائے من، دُعائے من، دِداۓ من  
 دِداۓ من، نوائے من، نوائے من، صداۓ من

میں بندہ ہوں ترا غریب، تُو ہے مرا خدا عجیب  
 میں دُور ہوں تُو ہے قریب، میں مانگتا ہوں اے بجزیب  
 تو ہی دوا، تو ہی طیب، تُو ہی مُجَبِّ تُو ہی حبیب  
 خدائے من، خدائے من، قبول گن دُعائے من

زمین و آسمان کا نُور، مکان و لامکان سے دُور  
ہمہ صَفَتْ، ہمہ سُور، خدائے ذُو الْجَبَالِ طُور  
قبول کر دُعا ضرور، مرے خدا، مرے غفور  
خدائے من؛ خدائے من، قبول کُن دُعائے من

معاف کر سزا مری، گناہ مرے جفا مری  
قبول کر دُعا مری، صدا و اِنجا مری  
کہ بخشنا نہیں کوئی، ترے سوا خطا مری  
خدائے من؛ خدائے من، قبول کُن دُعائے من

ہماری تو پُکار سُن، صدائے اَنکلبار سُن  
نوائے بیقرار سُن، ندائے اِضطرار سُن  
دُعائے شرمسار سُن، اے میرے غمگسار سُن  
خدائے من؛ خدائے من، قبول کُن دُعائے من

گناہ سے ہم کو دُور رکھ، دِلوں کو پُر زِ نُور رکھ  
نشے میں اپنے پُور رکھ، ہمیشہ پُر سُور رکھ  
نظر کرم کی ہم پہ تُو، ضرور رکھ، ضرور رکھ  
خدائے من؛ خدائے من، قبول کُن دُعائے من

پڑھیں کلامِ حق بشوق، عبادتوں میں آئے ذوق  
اُتار غفلتوں کے طوق، اڑیں فضا میں فوق فوق  
یہ مسجدیں ہیں تیرے گھر، ہم ان میں جائیں جوق جوق  
خدائے من؛ خدائے من، قبول کُن دُعائے من

ترقیات مُدام دے، مسرتوں کا جام دے  
نجات کا پیام دے، کَشُوف دے، کلام دے

حیات دے، دوام دے، فلاح دے، مرام دے

خدائے من، خدائے من، قبول گن دُعاے من

ہدائیں، گرامتیں، حکومتیں، خلافتیں

شہادتیں، صدائیں، نبوتیں، ولایتیں

بصیرتیں، وراثتیں، لیاقتیں، سعادتیں

مبلیں ہمیں خدائے من، قبول گن دُعاے من

بلندیاں خیال کی، ترقیاں کمال کی

تجلیاں جمال کی، فراخیاں نوال کی

بڑھوتیاں عیال کی، شجاعتیں رجال کی

بدہ بہ ما، خدائے من، قبول گن دُعاے من

دوائے دلِ شفاءِ دل، جلائے دل، صفائے دل

وفائے دل، سخائے دل، ہدائے دل، ضیائے دل

مرادہ، خدائے دل، مُراد و مُدعاے دل

خدائے من، خدائے من، قبول گن دُعاے من

فتون دے، علوم دے، فتوح دے، رقوم دے

جونسل بالعموم دے، وہ مہر و مد، نجوم دے

نئے مباحثین کا، ہر ایک جا ہجوم دے

خدائے من، خدائے من، قبول گن دُعاے من

نوا، صدا، دُعا، بکا، حیا، وفا، غنا، سخا

عطا، جوا، ہدی، تقویٰ، فنا، بقا، لقا، رضا

مرے خدا، مرے خدا، بدہ بما، بدہ بما

خدائے من، خدائے من، قبول گن دُعاے من



ترے وہ دیں کی خدمتیں، تری وہ خاص برکتیں  
 تری عجیب نصرتیں، تری لذیذ نعمتیں  
 تری لطیف جنتیں، غرض تری محبتیں  
 نصیب ہوں خدائے من، قبول کُن دُعائے من

الہی عفو و مغفرت، خدایا قرب و معرفت  
 مناسبت، مشابہت، مکالمت، مخاطبت  
 مطابقت، موافقت، ملیں ہمیں بجائیت  
 خدائے من خدائے من، قبول کُن دُعائے من

یہ قلب پُر امید ہے، مسرتیں ہیں، عید ہے  
 بشارت و نوید ہے، کہ خاتمہ سعید ہے  
 نہیں یہ کچھ عجب، کہ تو، حمید ہے، مجید ہے  
 خدائے من خدائے من، قبول کُن دُعائے من

بیا بیا، نگارِ من، نگہ نگہ، بہارِ من  
 پنہ پنہ، حصارِ من، مدد مدد، اے یارِ من  
 بر بہشتی مقبرہ، بنائے کُن مزارِ من  
 خدائے من خدائے من، قبول کُن دُعائے من

دُرود مصطفیٰؐ پہ ہو، صلواتِ مرزاؑ پہ ہو  
 سلام مقتدا (ایدہ) پہ ہو، دُعا ہر آشنا پہ ہو  
 جو اپنا کارساز ہے، توکل اُس خدا پہ ہو  
 خدائے من خدائے من، قبول کُن دُعائے من

آمین

## حضرت میر ناصر نواب صاحب

(اللہ آپ سے راضی ہو)

1

میں نہیں مانگتا کہ تو زر دے  
جس سے باطل خیال ہوں سب دور  
دل وہ دے جس میں ہو تیری اُلفت  
تجھ تلک جن سے اڑ کے میں پہنچوں  
خلق پر مجھ کو اے مرے مولا  
میں فرشتہ بنوں محال ہے یہ  
میرے ناصر تو میری نصرت کر  
تو بھی خارج کرے نہ جس سے کبھی  
دشمنوں کو کرے ہلاک و تباہ  
ایسے نخجر میں یہ بھی ہو تاثیر  
راہ میں تیری جو ہیں سر بسجود  
فضل اپنا تو اے خدا کر دے  
اس قدر اپنا مجھ کو تو ڈر دے  
سرکشی سے بری ہو وہ سر دے  
اس قدر تیز تر مجھے پڑ دے  
رحم و شفقت مثال مادر دے  
مجھ کو انسانیت کے جوہر دے  
نیک تو مجھ کو یار و یاور دے  
عیش و عشرت کا مجھ کو وہ گھر دے  
ایسا اک تیز مجھ کو نخجر دے  
دل کے زخموں کو مندل کر دے  
خاک پا اُن کی مجھ کو تو کر دے

ناصر بے نوا ہے تیرا فقیر

جھولی اس کی تو فضل سے بھر دے

(بدرقادیان 12 اگست 1909ء)

خدا کی حمد ہے انساں پہ لازم  
ادائے حمد ہو کیوں کر زباں سے  
خدا کے فضل سے ہوتے ہیں سب کام  
زمین و آسماں اس نے بنائے  
اُسی نے مہر و ماہ کو روشنی دی  
بنائے آسماں میں اُس نے تارے  
کروڑوں ہیں جہاں میں کارخانے  
اسی کا ہے یہاں سب کو سہارا

ہے اس کا شکر انس و جاں پہ لازم  
زباں ایسی کوئی لائے کہاں سے  
کہ بے گنتی ہیں اسکے ہم پہ انعام  
ملائک اور بشر اُن میں بسائے  
بنائی اُس نے گردش روز و شب کی  
دکھائے خوشنما اُس نے نظارے  
پڑے لٹتے ہیں یاں لاکھوں خزانے  
بغیر اُس کے نہیں دم بھر گُزارا

زمیں میں سیم و زر اُس نے دبایا

پہاڑوں میں جواہر کو چھپایا

ہزاروں جانور اُس نے بنائے  
درختوں سے کیا دنیا کو سرسبز  
وہی دُنیا پہ برساتا ہے بادل  
درختوں میں لگاتا ہے وہ میوے  
لگاتا ہے وہی بالوں میں دانے  
بنایا اُس نے کیسا پاک پانی  
ہوا کیا اُس نے پاکیزہ بنائی  
اُسی نے آگ کو پیدا کیا ہے

پروں والے ، دو پائے ، چار پائے  
پرندوں کو دئے ہیں اُس نے پر سبز  
وہی کرتا ہے پیدا پھول اور پھل  
ہمیں ہر دم کھلاتا ہے وہ میوے  
بجز اسکے یہ حکمت کون جانے  
کہ ہے موقوف جس پر زندگانی  
کہ جس سے زندگی دُنیا نے پائی  
ہمیں سامانِ عشرت سب دیا ہے

سمندر اور پہاڑ اُس نے بنائے

کہ خلقت فائدہ اُن سے اُٹھائے

اُسی نے ہم کو مٹی سے بنایا  
 اُسی نے روح پیدا کی ہماری  
 اُسی نے ہم پہ رحمت کی نظر کی  
 اُسی نے ہم کو عقل و ہوش بخشے  
 کیا اُس نے ہمیں شنوا و بینا  
 بنائے دست و پا موزوں و چالاک  
 اُسی نے یہ لب و دندان بنائے  
 بنائی اُس نے چہرہ پہ عجب ناک  
 عدم سے وہ ہمیں ہستی میں لایا  
 اُسی نے جسم کی حالت سنواری  
 اُسی نے ہم کو اپنی معرفت دی  
 اُسی نے ہم کو چشم و گوش بخشے  
 جڑا آنکھوں کے حلقوں میں نگینہ  
 عطا کی ہم کو اُس نے صورتِ پاک  
 عجب یاقوت اور موتی لگائے  
 نہ ہو اک ناک تو عزت نہیں خاک

دے اُس نے ہمیں کام و دہاں خوب

اسی نے ہم کو بخشی ہے زباں خوب

زباں اپنے کرم سے اُس نے کھولی  
 ہمیں اس نے دیئے ہیں سخت بازو  
 قدرِ رعنا عطا اس نے کیا ہے  
 اسی نے ماں کی چھاتی میں دیا دودھ  
 بلاشک ہے وہی ہم کو جلاتا  
 ہمیشہ ہے خبر گیراں ہمارا  
 وہی ہے جسم اور جاں کا محافظ  
 نگہباں ہے زمین و آسمان کا  
 سکھائی ہے اُسی نے ہم کو بولی  
 بنایا ہے اُسی نے ہم کو خوش رو  
 تناسب اُس نے اعضا کو دیا ہے  
 کرم سے یا عمل سے ہے لیا دودھ؟  
 سدا وہ ہے کھلاتا اور پلاتا  
 مریضوں کا وہی کرتا ہے چارا  
 ہمیشہ ہے وہ انسان کا محافظ  
 بلا شرکت ہے وہ مالک جہاں کا

نہ بیٹا ہے نہ باوا ہے نہ بھائی

اکیلا کر رہا ہے وہ خدائی

## 3

میں مشکلات میں ہوں مشکل کُشا تو ہی ہے محتاج ہوں میں ترا حاجت روا تو ہی ہے  
دُکھ دَرَد ہیں ہزاروں کس کس کا نام لوں میں بندہ ہوں میں تو عاجز میرا خُدا تو ہی ہے  
تپتے رسول تیرے سچے تری کتا ہیں سب گمراہوں کا لیکن اک راہ نما تو ہی ہے  
صد با طیب حاذق لاکھوں ہی ہیں کتا ہیں لیکن مرے پیارے دل کی دوا تو ہی ہے  
کچھ بھی ہمیں تو آتا تجھ بن نظر نہیں ہے پوشیدہ بھی تو ہی ہے اور بر ملا تو ہی ہے  
تیرے سوا نہیں ہے دلدار کوئی ہر گز قربان جس پہ دل ہو وہ دلبر با تو ہی ہے  
ہو باپ یا کہ ماں ہو بیوی ہو یا کہ بیٹا! ہیں چار دن کے ساتھی لیکن سدا تو ہی ہے  
جو تیرے پاس آیا، اُس نے ہی لُطف پایا گل بے وفا ہے دُنیا اک با وفا تو ہی ہے  
جس نے نہ تجھ کو دیکھا بیشک ہے وہ تو اندھا آنکھوں کا نور تو ہی دل کی ضیا تو ہی ہے  
نیکیوں کو نیک رستہ دکھلا رہا ہے تو ہی ہاں فتنہ جو کی خاطر بس فتنہ زا تو ہی ہے  
جس جس ادا پہ ہوتے قُرباں ہیں سب رنگیلے  
میں تیرے منہ کے صدقے وہ خوش ادا تو ہی ہے

## حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجپتی

(اللہ آپ سے راضی ہو)

### 1

اے میرے محسن اے میرے خدا اک ہوں ناکارہ میں بندہ تیرا  
 پُرگناہوں سے ہوں اور غفلت سے سر مرا اٹھ نہ سکے نجلت سے  
 ظلم پر ظلم ہوا مجھ سے سدا تو نے انعام پہ انعام کیا  
 دیکھے عصیاں پہ عصیاں تو نے کئے احساں پہ احساں تو نے  
 پردہ پوشی کی ہمیشہ میری انتہا ہے نہ تری رحمت کی  
 متمتع کیا ہر نعمت سے بار بار گن نہیں سکتا ہوں میں احساں تیرے  
 رحم کر اب بھی تو نالائق پر تیرا بندہ ہوں میں عاجز مضطر  
 جس قدر مجھ سے ہوئی بے باکی ناسپاسی ہوئی مجھ سے جتنی  
 فضل سے کر تو مُعاف اے مولا تیری رحمت کا بڑا ہے دریا  
 دے رہائی مرے اس غم سے مجھے  
 چارہ گر ہے نہ کوئی بُر تیرے

## 2

کر وہ عمل کہ جس کی جزا میں خدا ملے  
 گر مل گیا خدا تجھے سب کچھ ہی مل گیا  
 گر ذوقِ دید و وصلِ خدا چاہیے تجھے  
 جب تک کسی کو بھوک نہ ہو اور پیاس ہو  
 ہر اک مرض کے واسطے خالق ہے خود دوا  
 دُنیا بدل رہی ہے تقیر سے روز و شب  
 جو کچھ بغیر حق کے ہے باطل ہے جانِ من  
 عالم ہے مثلِ آئینہ ربِّ جہان کا  
 ہے واجب الوجود ازل سے ابد تک  
 دُنیا میں یہ نظامِ شریعت بھی راز ہے  
 انسان ہے حُلاصہ سبھی کائنات کا  
 اک دائرہ کی شکل میں ہستی کا دور ہے

ہمت بلند کر کہ یہی مدعا ملے  
 باقی وہ کیا رہے گا جو ربِّ العلیٰ ملے  
 کوشش سے کر دُعا تجھے عشقِ خُدا ملے  
 کھانا لذیذ بھی ہو نہ اُس کو مزا ملے  
 اے کاش اس علاج سے تجھ کو شفا ملے  
 جو بے بدل ہے کاش وہ عینِ البقاء ملے  
 طالب تو حق کا بن کہ تجھے حق نما ملے  
 جب آئینہ ہو صاف تو عکس صفا ملے  
 ممکن بھی ہے وجوب نما گر ہدا ملے  
 قدرت کا ہر نظام بھی اس سے ہی آ ملے  
 ہے سر کائنات جو عقدہ کشا ملے  
 جیسے کہ سرِ قُدس سے قُدوس آ ملے

قُدسی درختِ ہستی اقدس کا ہے ثمر

نقطۂ انتہا سے ہی ہر ابتدا ملے

## حضرت سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی (اللہ آپ سے راضی ہو)

پناہ درکار ہے مجھ کو خدا کی  
بھروسہ ہے فقط نام خدا کا  
بجھ آنکہ نام پاک اللہ  
صفت اک یہ کہ رَبُّ الْعَالَمِينَ ہے  
پھر اک رحمان پیارا نام اُس کا  
رحیم بندگانِ مخلصین ہے  
وہی مالک ہے بس روزِ جزا کا  
تجھے ہے بندگی اللہ ہمارے  
مدد کر تو ہماری رب اعلیٰ  
چلا ہم کو براہِ راست رحمان  
ترے بندے جو ہیں مخلوقِ رحیم  
انہیں کی راہ پر ہم کو چلا تو  
غضب جن پر ترا اے مالک آیا  
ہوئے گمراہ جو بھولے ہڈی کو  
ہمیں اُنکی روش سے تو بچانا  
سکھایا تو نے خود ہے اس دُعا کو

نہ شیطان الزحیم بے حیا کی  
بڑا جو مہرباں ہے رحم والا  
صفات اپنی میں ہے وہ ذات یکتا  
ہر اک مخلوق سے بالا تر ہے  
ہے جاری جس سے فیضِ عام اس کا  
پناہ اس کو سوا اُس کے نہیں ہے  
کرے گا فیصلہ ما و ثنا کا  
ترے مسکین بندے ہم ہیں سارے  
تو خود کردے ہمارا بول بالا  
عطا کر تو ہمیں فضل فراواں  
عطا جن پر ہوئی تیری کریم  
انہیں منعم علیہم میں ملا تو  
ہلاکت اور مصیبت میں پھنسا یا  
جو بیٹھے چھوڑ ہیں راہِ صفا کو  
نہ اُنکی راہ پر ہم کو چلانا  
تو اب منظور کر اس التجا کو



نہیں طاقت سوا تیرے کسی میں  
ہیں بیکس تو ہمارے کام آنا  
ہیں بیچارے تو خود کر چارہ سازی  
ہمارے کام میں تو یار ہو جا  
خدا ہے تو تری ہے سب خدائی  
تری درگاہ ہے درگاہِ عالی  
عمل میں ہم بھلے ہیں یا بُرے ہیں  
بروں کو نیک کرنا کام ترا  
زمین و آسماں کا تو ہے خالق  
ہر اک جاں تجھ سے اے جانِ جہاں ہے  
ہو تجھ سے نیستی کا ہست کرنا  
تری ہر شے ہے اور تجھ سے ہے پیدا  
ہر اک شے تجھ سے پر تجھ سی نہیں ہے

بنانا اس کو اور اس کو گرانا

یوں ہی چلتا ہے ترا کارخانہ

(الحکم نمبر 54، جلد 7، 10 اکتوبر 1908ء)

## حضرت منشی احمد جان صاحب لدھیانوی

بہت جا سر کو پٹکا درد غم سے  
 بہت جا خاک چھانی غم الم سے  
 بہت جا داغ سینوں کے دکھائے  
 بہت جا اشک رو رو کے بہائے  
 مگر تجھ بن نہ پایا کوئی ایسا  
 جو مطلب میرا بر لائے خدایا  
 سو اب محروم ہو کر سب جگہ سے  
 گرا ہوں سرنگوں میں در پہ ترے  
 ترے بن کون پکڑے ہاتھ میرا  
 ترے بن کون دیوے ساتھ میرا  
 مگر مشکل ہے مطلب میرے دل کا  
 کہ روشن تجھ پہ ہے سب حال میرا  
 فقط اک عشق تیرا چاہتا ہوں  
 تجھے تجھ سے خدایا چاہتا ہوں

(الفضل نومبر 2003ء)

## حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر

خواب میں اک بار پھر اپنی جھلک دکھائیے  
 پردہ ظلمتِ خودی دل سے مرے اٹھائیے  
 لب پہ ہیں آہ و زاریاں دل میں ہیں بیقراریاں  
 آئیے آئیے ضرور صبر و قرار لائیے  
 وہ بھی ہے کوئی زندگی جس میں سکونِ دل نہ ہو  
 غم سے نجات دیکھئے آ کے مجھے جلائیے  
 میں ہوں ضعیف و ناتواں بارگنہ سے نیم جاں  
 اے میری جانِ آرزو آ کے مجھے بچائیے  
 آپ نے راہِ عشق میں ہم کو کھڑا تو کر دیا  
 آبلہ پائی کا علاج بہر خدا بتائیے  
 ہائے یہ جانِ خشکی، ہائے یہ دلِ شکستگی  
 جلوہ رُخ دکھا کے آپ آگے ہمیں بڑھائیے  
 موت قدم قدم پہ ہے صبر و رضا کی راہ میں  
 زندگی دوام کی راہ ہمیں دکھائیے  
 دہریت اور شرک میں ہو گئی مبتلا زمیں  
 فسق و فجور و ظلم کو دہر سے اب مٹائیے  
 کذب و دغا و جور ہے، خود غرضی کا دور ہے  
 وضع جہاں کچھ اور ہے درسِ وفا پڑھائیے  
 گوہر خستہ جان و دلِ آتشِ غم سے مضمحل  
 سینہ سے اب لگائیے دل کی لگی بجھائیے

## حضرت مولوی محمد نواب خان صاحب ثاقب

### میرزا خانی مالیر کوٹلوی

#### 1

اپنا دیوانہ بنالے اے مرے مولا مجھے  
 آکھیں جلدی دکھادے چہرہ زیبا مجھے  
 ماسوا کی حسن و خوبی دل میں گھر کرتی نہیں  
 دل سے بھاتا ہے تری خوبی کا بس نقشہ مجھے  
 تری خوبی تری یکتائی تری رنگیں صفات  
 مجھ الفت کر گیا مولا ترا کیا کیا مجھے  
 کھو چکا ہوں میں تیری الفت میں سب عقل و شعور  
 میں بہت خوش ہوں بنالے اپنا دیوانہ مجھے  
 تُو ہی تو ہے تجھ سوا ہے کون پیارے دلربا  
 ہیچ آتی ہے نظر دُنیا و مافیہا مجھے  
 تُو نے دے رکھی ہے جسکو دولتِ ایمان و دیں  
 کیوں رہے باقی بھلا دل میں کوئی شکوہ مجھے  
 تیرے ملنے کے سوا دل میں کوئی حسرت نہیں  
 کیوں ستائے دل کو حسرت کا کوئی کانٹا مجھے  
 تُو نے خود مجھ کو بڑھایا تو نے دی اولاد نیک  
 تُو نے گھر مرا بسایا دے کے اک کنبہ مجھے

تُو ہی اُنکا ہے سہارا تُو ہی اُنکا ہے کفیل  
 مجھ کو کیا غم ہے جو تجھ سا مل گیا آقا مجھے  
 جتنے دنیا میں بنے پھرتے ہیں آقائے جہاں  
 ڈال ان جھوٹے خداؤں سے نہ تو پالا مجھے  
 تیرے در پہ جھک چُکاب تو سِرِ عجز و نیاز  
 اب تری رزائیوں پہ ہے بڑا دعویٰ مجھے  
 میرے مولا میرے مالک تو ہے اک سچا خدا  
 لاج ہے تُو جھ کو خدائی کی نہ کر جھوٹا مجھے  
 میرے سارے کام میرے گھر کے سارے انتظام  
 پورے کر کے کر دے بے فکر اے شہ والا مجھے  
 تیرا ہو کر ہاتھ پھیلاؤں کسی کے سامنے  
 در پہ بیگانے کے بھیجے کر کے تو اپنا مجھے؟  
 دردِ دل کہنے کو آج آیا ہوں میں تیرے حضور  
 بندہ پرور اپنے بندوں کا نہ کر بندہ مجھے

## 2

کیا خوب ہے اے خدا خدائی تیری  
 ہے حسن ہی حسن خود نمائی تیری  
 جس دل میں درد نہیں تیری اُلفت کا  
 وہ دل ہی نہیں خدا دُہائی تیری

دل میں پایا تجھے عشاق نے جو یا ہو کر      جس نے دیکھا ہے تجھے دیکھا ہے تیرا ہو کر  
 روشنی دیدہ یعقوب نے پائی تجھ سے      تو ہے، پایا جسے یوسف نے زلیخا ہو کر  
 تابِ نظارہ کہاں اُن میں سرِ طور رہی      اُرنی کہتے ہوئے پنچے جو موسے ہو کر  
 تیرے غم میں ہے عجب لذت جاوید اُسے      کیا کرے گا یہ دلِ غمزدہ اچھا ہو کر  
 تجھ پہ مرتے ہیں جو ہیں زندہ و جاوید وہی      کیا جلائے گا انہیں کوئی مسیحا ہو کر  
 تجھ پہ خوبانِ جہاں جانِ فدا کرتے ہیں      جان و دل چھینتے ہیں گو ستم آرا ہو کر  
 تو رفیقِ دلِ مضطر تو انیسِ دلِ زار      ہم نے جانا یہ تیرے نام پہ شیدا ہو کر  
 حسن و خوبی میں تو یکتا ہے خدوخال میں ایک      حسن و خوبی میں دکھا دے کوئی تجھ سا ہو کر  
 لا مکاں کہتے ہیں تجھ کو عجب بات ہے یہ      خانہ دل میں تو بیٹھا ہے خود آرا ہو کر  
 اپنے بیگانہ سے بیگانہ و بے مہر ہوں میں      بندہ و بت تیرے کوچہ کا شناسا ہو کر  
 تو ہو اور آئینہ دل وہ ترا حُسنِ تمام      دیدہ شوق رہے محو تماشا ہو کر

آج پھر بزمِ حضوری میں وہی شعر و سخن

ثاقب آئے ہیں یہاں بندہ شیدا ہو کر

## جناب سید حسین ذوقی صاحب (حیدرآباد دکن)

اے کہ رَحْمَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى  
میرے اللہ اے میرے اللہ  
سب کا مالک ہے تو کریم ہے تو  
سب کا رحمان ہے رحیم ہے تو  
سب کا خالق ہے سب کا تو مختار  
سب کا ستار سب کا ہے غفّار  
تو ہے فکروں کو ٹالنے والا  
جان مُردوں میں ڈالنے والا  
کام سب کے نکالنے والا  
اور زندوں کو پالنے والا  
آپ اپنی مثال تیری صفات  
وحدہ لا شریک تیری ذات  
تیری ہی ذات کا سہارا ہے  
تو ہی مشکل گشا ہمارا ہے  
میں ہوں مجبور اور تو مختار  
میرے غفّار اے مرے ستار  
تیری درگاہ میں یہی ہے دُعا  
بہ ہزاراں ادب میرے مولیٰ  
میرے ستار اے مرے داور  
بخش اور میری پردہ پوشی کر  
گر نہ تو مجھ کو غیر کا محتاج  
گر رہوں تو رہوں ترا محتاج

دور ہر دل سے بیر ہو جائے  
عاقبت بھی بنیر ہو جائے

## جناب ظہور الدین اکمل صاحب

### 1

بڑھ چلا حد سے مرافق و فُجور اے مولیٰ      کر رہا ہوں میں قُصور پہ قُصور اے مولیٰ  
تو نے انعام پہ انعام کیئے ہیں مجھ پر      سب سے بڑھ کے تو ہے مہدی کا ظہور اے مولیٰ  
میں پیشیاں ہوں بڑا اپنی غلط کاری پر      بخش دے مجھ سے ہوئے جتنے قصور اے مولیٰ  
اور مرے قلب میں وہ نورِ ہدایت بھر دے      جس سے بن جاؤں میں اک عبدِ شکور اے مولیٰ  
رات دن تیری عبادت میں ہی مشغول رہوں      اور مقبول بنوں تیرے حضور اے مولیٰ  
پھر اسی خاک میں ہو مسکن و مدفن میرا      جس کے ہر ذرہ میں ہے طُور کا نُور اے مولیٰ  
اپنے محمود کی شوکت کو نمایاں کر دے      سلسلہ میں ہو ترقی کا وجود اے مولیٰ  
اک جُوں ہو ہمیں ..... کے پھیلانے کا      پھولیں توحید کا ہر وادی میں صور اے مولیٰ  
خوابِ غفلت کے جو ماتے ہیں وہ جاگیں جلدی      مُردے زندہ ہوں جو ہیں سخت کفور اے مولیٰ

اک نبی پاک مسیحا کے زمانے کے صدقے

سُن لے اکمل کی دُعا میں تو ضرور اے مولیٰ

.....



## 2

نہ تڑپ خیالِ بت میں تو خدا کا یار ہو جا  
 ترا پیار ہو اسی سے، اُسی پہ نثار ہو جا  
 نہ خزاں کی کچھ غمی ہو۔ نہ بہار کی خوشی ہو  
 کسی گل کی یاد میں تو میری جان خار ہو جا  
 درِ یار تک رسائی، ابھی تک نہیں جو پائی  
 تو مٹاکے اپنی ہستی ہمہ تن غبار ہو جا  
 وہ طریق میں بتاؤں کہ ہو دین کی اشاعت  
 تو نمونہ بن کے اچھا، ہمہ اشتہار ہو جا  
 جو کرے گا تو تواضع تو عروج پا ہی لے گا  
 دلِ داغدار لے کر، مہ نور بار ہو جا  
 کسی کام کی نہیں ہے تری ہوشیاری اکمل  
 کسی مصطبہ میں جا کر ابھی بادہ خوار ہو جا

(بدر 19/ اکتوبر 1911ء)

## جناب چوہدری نعمت اللہ خان صاحب گوہر

میں شکر کس زباں سے تیرا کروں خدایا      اپنے کرم سے تو نے ..... مجھے بنایا  
 قرآن مجھ کو بخشا ، ایمان مجھ کو بخشا      عرفان اپنا بخشا نورِ ہدیٰ دکھایا  
 پھیلی ہوئی جہاں میں جب چار سوتھی ظلمت      تیرے نبی نے آ کر پیغامِ حق سنایا  
 انوارِ دیں سے یکسر عالم ہوا منور      مردہ زمیں کو آبِ رحمت سے پھر جگایا  
 دنیا و دیں کے انعام اتنے ملے جہاں کو      جن کا نظیر ڈھونڈے سے بھی نظر نہ آیا

ادنی غلام اس کے کرتے ہیں بادشاہی

کس قدر تخت اس کا اونچا گیا بچھایا

آئے ائمہ دیں سب دور مشکلیں کیں      حملوں سے دشمنوں کے اسلام کو بچایا  
 تادیں کی شان و شوکت آگے سے ہونزوں تر      وعدے کو پورا کرنے تیرا مسیح آیا  
 آوازِ صور گونجی، محشر کا شور اٹھا      سوتے ہوؤں نے خوابِ غفلت سے سر اٹھایا  
 کچھ اس طرح سے چکا وہ چودھویں کا مہتاب      عالم تمام اس کی کرنوں سے جگمگایا  
 اب تک سرور اُسکا باقی ہے میرے دل میں      وحدت کا جام پیارے ساتی نے جو پلایا  
 اے میرے رب اکبر! اے میرے بندہ پرور!      فضل و کرم کا تیرے کس نے ہے انت پایا

گوہر کو بھی بھی عطا ہو درگہ میں باریا نبی

جس نے یہ نغمہ تیری حمد و ثنا میں گایا

## جناب حسن رہتاسی صاحب

جس طرح پہلے تھا اُس کا لُطف و احسان اب بھی ہے  
 جیسا رب العالمین تھا اور رحماں اب بھی ہے  
 جس قدر ظاہر تھا پہلے اتنا ہی ظاہر ہے آج  
 جتنا پنہاں تھا نظر سے اتنا پنہاں اب بھی ہے  
 گو نگاہِ سرسری قاصر ہے اس کی دید سے  
 نَحْنُ أَقْرَبُ کی صدائِ رگِ جاں اب بھی ہے  
 ہم سے پہلے جس قدر انعام اگلوں پر ہوئے  
 تابد جاری ہیں وہ، مومن کا ایماں اب بھی ہے  
 وَالزَّيْنِ جَاهِدُوْنَا ہیں زیرِ موہبت  
 میرے دعوے کی موید نصی قرآن اب بھی ہے  
 لَيْسَ الْإِنْسَانِ إِلَّا مَسْعُومٌ سننے کے بعد  
 تجھ کو ناحق کسی و وہی کا خلجاں اب بھی ہے  
 ہستی بے عیب پر طعنِ تلونِ الحَدُّزْ  
 کیا موحد کچھ حریصِ شرک پنہاں اب بھی ہے  
 بخل کا الزام جس پر تھا پُرانا افتراء  
 اُس سراپا حمد پر ویسا ہی بہتاں اب بھی ہے  
 اُس کی رحمت سے جو تھا نو مید ہر اک عہد میں  
 ابتداء سے تھا وہ شیطاں اور شیطاں اب بھی ہے

(الفضل قادیان 3 جنوری 1931ء)

## جناب حکیم خلیل احمد مونگری

تیری ذات پاک ہے اے خدا تیری شان جل جلالہ  
تیرے فضل کی نہیں انتہا تیری شان جل جلالہ  
تیرا حسن لیس مثلاً، ترا ملک لیس زوالہ  
نہیں تجھ سا کوئی بھی دوسرا تیری شان جل جلالہ  
تیرے قبضہ میں ہے فنا بقا ہے ترے لئے دائمی بقا  
ہے ہر اک شے مورد فنا تیری شان جل جلالہ  
تیرا جلوہ ہر جا ہے چھا رہا جانے کس جگہ تو ہے خود چھپا  
تیرا بھید کوئی نہ پاسکا تیری شان جل جلالہ  
تو ہے خالق ہر انس و جان سب ہیں تیرے بندہ ناتواں  
کہاں ان کا تیرا مقابلہ تیری شان جل جلالہ  
تو ثمر ہے نخل بلند کا میرا ہاتھ کوتہ و نارسا  
ہاں تو خود ہی شاخ لقا جھکا تیری شان جل جلالہ  
تو مرا خدا ہے تو خود ہی آ تو جمال اپنا مجھے دکھا  
تو سکون دل مجھے کر عطا تیری شان جل جلالہ  
تیری حمد میں ہوں غزل سرا تو قبول فرما مرے خدا  
یہ مرا ترانہ شکر یہ تیری شان جل جلالہ  
تو شکور ہے تو غفور ہے تو رحیم ہے تو کریم ہے  
ہے خلیل عاصی و پُر خطا تیری شان جل جلالہ

## جناب حافظ سلیم احمد اٹاوی

اے خدا اے خالقِ کون و مکاں  
 شکر تیرا کر سکوں کیونکر ادا  
 تو نے یہ سارا جہاں پیدا کیا  
 میں ضعیف و عاجز و بے علم ہوں  
 میں سراپا ہوں گنہگار اے خدا  
 تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے کوئی بات  
 کون ہے جس کو نہیں تیری تلاش  
 دردِ دل کس سے کہوں اے کبریا  
 کون ہے تیرے سوا فریاد رس  
 دور ہو کر پھر بھی تو نزدیک ہے  
 حمد کے قابل نہیں میری زباں  
 میں بشر ہوں تو خدائے دو جہاں  
 جن و انسان و زمین و آسماں  
 تو ہے قہار و قدیر و غیب داں  
 تو ہے غفار و رحیم و مہرباں  
 تو ہے علام و خبیر و رازداں  
 سب کو تو مطلوب ہے جانِ جہاں  
 کس کو میں اپنی سناؤں داستاں  
 تیرا در میں چھوڑ کر جاؤں کہاں  
 ذات ہے تیری مکین لامکاں  
 مشکلیں آسان کر مولا مری  
 فضل کر اے چارہ بے چارگاں

## جناب قیس مینائی نجیب آبادی

انس و جاں آئینہ و کون و مکاں آئینہ  
 جوہر آئینہ عقل کو دی لاکھ جلاء  
 نشہ عشق نے دی رزش جنوں کو مہمیز  
 منعکس عالم کُن بھی ہے دورن سینہ  
 واعظِ شعلہ بیاں کیا سر منبر چکا  
 سنگ آئینہ دل پر جو کسی نے مارا  
 پھول اک مارا کسی آئینہ رُونے جو مجھے  
 غرق غیرت نہ ہو کیوں کشمکش موت و حیات  
 آئینہ دیکھ رہا تھا کوئی آئینہ جمال  
 غصہ میں آئینہ دیکھا کسی شعلہ رُونے  
 خاک سمجھیں گے قوانین الہی کے رُموز  
 ہستی ذات کے ہیں دونوں جہاں آئینہ  
 نہ ہوا پر نہ ہوا سر نہاں آئینہ  
 ہو گئے مجھ پہ مرے وہم و گماں آئینہ  
 جڑ دیا اے مرے اللہ کہاں آئینہ  
 ہوا آتشکدہ پارسیاں آئینہ  
 ہو گئی ذہن پہ تصویر بُناں آئینہ  
 ہو گیا دل پہ مرے باغِ جناں آئینہ  
 جبکہ ہو بر سر آشفته سراں آئینہ  
 عشق انگیز ہوا دشمنِ جاں آئینہ  
 بن گیا اک جبل شعلہ نشاں آئینہ  
 ہو سکا جن پہ نہ آئینِ جہاں آئینہ

قیس مینائی کے افکار و تخیل روشن

قیس مینائی کا اندازِ بیاں آئینہ

دوے دووم

---

## جناب سید احسن اسماعیل صدیقی صاحب

اے میرے مولا مرے مشکل گشا!  
 اپنی رحمت کا کوئی جلوہ دکھا  
 حالِ دل اپنا کروں کیسے بیاں  
 اک تری رحمت کا بس ہے آسرا  
 اے خدا میرے وطن کی خیر ہو  
 تنہی بادِ حوادث سے بچا  
 کوندتی ہیں بادلوں میں بجلیاں  
 اپنی قدرت کا کوئی جلوہ دکھا  
 قوم کو نورِ بصیرت بخش دے  
 اُسوۂ حسنہ کو اپنانا سکھا  
 دیکھتا ہوں پھر وطن میں وہ سماں  
 اپنی رحمت کا کوئی جلوہ دکھا  
 دین احمد کے پرستاروں کی خیر  
 نور کی شمعیں رہیں روشن سدا  
 آہِ مظلوماں نگاہ بے کسماں  
 کس قدر دل سوز ہے آہ و بکا  
 صدقہ عالی جنابِ مصطفیٰ  
 اے زمینوں آسمانوں کے خدا  
 میرے مولیٰ تجھ پہ ہے سب کچھ عیاں  
 اے زمینوں آسمانوں کے خدا  
 اس پھلے پھولے چمن کی خیر ہو  
 اے زمینوں آسمانوں کے خدا  
 جن کی زد میں ہے یہ مرا آشیاں  
 اے زمینوں آسمانوں کے خدا  
 پاک دل اور پاک سیرت بخش دے  
 اے زمینوں آسمانوں کے خدا  
 جیسے پھر سر پر ہو کوئی امتحاں  
 اے زمینوں آسمانوں کے خدا  
 ان جیا لوں اور جیداروں کی خیر  
 اے زمین و آسمانوں کے خدا  
 اُٹھ رہی ہیں آج سوئے آسماں  
 اے زمین و آسمانوں کے خدا



زخم و پیہم سے جگر ہیں داغ داغ      پھر بھی روشن ہیں محبت کے چراغ  
 کون دے گا ان وفاؤں کا صلہ      اے زمین و آسمانوں کے خدا  
 یہ وطن یہ مرکزِ عشق و وفا      یہ وطن یہ چشمہ آبِ بقا  
 اس کو استحکام و قوت کر عطا      اے زمین و آسمانوں کے خدا

آنکھ تر ہے لب پہ آہ سرد ہے  
 دل میں ملک و قوم کا اک درد ہے  
 احسن محروں کی اب سن لے دُعا  
 اے زمین و آسمانوں کے خدا

(الفضل ربوہ 4/ اکتوبر 1984ء)

## جناب عبدالسلام اختر صاحب

میری نگاہوں سے چھپنے والے ترا بسیرا ہے کس چمن میں  
 خموش پھولوں کی بزم میں یا خنک ستاروں کی انجمن میں  
 تیری مشیت سے خارِ صحرا گلوں کے انداز پارہا ہے  
 یہ تیری حکمت کہ لٹ کے کوئی سکوں کی بنی بجارہا ہے  
 یہ تیری قدرت کے خشک ذروں میں تیری طلعت سے نور آیا  
 میں کیا کہوں تیرا نام لے لے کے مجھ کو کتنا سرور آیا  
 ملاحتیں حسن کو عطا کیں تو عشق کے دل کو بندگی دی  
 تیرے تبسم نے ماہ و انجم کے زرد چہروں کو روشنی دی  
 تیرے کرشمے ہیں خنک و تر میں تری تجلی ہے بحر و بر میں  
 شرر شرر میں حجر حجر میں، ثمر ثمر میں، نظر نظر میں  
 اگرچہ اپنی حقیقتوں سے نگاہ خود آشنا نہیں ہے  
 مگر میں یہ جانتا ہوں دنیا میں کوئی تیرے سوا نہیں ہے

(مصباح جون 1960ء)

## جناب ماسٹر ضیا الدین ارشد صاحب شہید

اے خدا تیرے لئے ہر حمد اور توصیف ہے  
 وہ زباں لائیں کہاں سے جو کرے تیری ثنا  
 پالنے والا شجر و انس اور ہر جان کا  
 تیری قدرت ہے عیاں ہر برگ ہر گل سے سدا  
 چاند پانی آگ سورج تو نے بے محنت دیا  
 رزق بھی بے حد ملا جب کام ہے ان سے لیا  
 راستہ ایسا بتا تو ہم کو اے پروردگار  
 جس پہ چل کر فضل اور انعام ہو حاصل تیرا  
 مت چلیں ہم ایسی راہ پر جس سے ہو ناراض تو  
 راستہ وہ گم نہ ہو جس سے ملے تیری رضا  
 تا قیامت ارشدِ ناچیز کی ہے یہ دُعا  
 چشمہٴ علم و ہنر سے کر ہمیں بھی کچھ عطا

## جناب عبدالسلام اسلام صاحب

ریگ زاروں، چاند تاروں، لالہ زاروں، میں وہی  
 مرغزاروں، کوساروں، آبتاروں میں وہی  
 رنگارنگ کے بھیس میں ہے حُسنِ قدرت کی نمود  
 موسمِ باراں میں، پت جھڑ میں، بہاروں میں وہی  
 گلگلی باندھے ہوئے ہے چشمِ زرگس میں وہ کون؟  
 کرتا ہے چشمک زنی ہر فجر تاروں میں وہی  
 ہے وہی سیمیں بدنِ مُضمر شبِ مہتاب میں  
 لالہ رخ بن کر شفق کے لالہ زاروں میں وہی  
 شورش و ہنگامہ خیزی ہر دیار و شہر میں  
 اور چپ سادھے کھڑا ہے کوساروں میں وہی  
 دستِ شفقت پھیلتا ہے کون مادر کی طرح  
 صورتِ تسکینِ تپیموں، بے سہاروں میں وہی  
 فاقہ مستی اور محنت بندہ مزدور میں  
 ہاں بشکلِ امتحاں سرمایاداروں میں وہی  
 ہے تخیل میں، تصوّر میں وہ اڑتا گھومتا  
 درد کی تاثیر شاعر کے اشاروں میں وہی  
 خندہ زن ہے پھول میں پہنے ہوئے رنگیں قبا  
 نالہ زن بلبل کی صورت شاخساروں میں وہی  
 ہے وہی اسلام کے نعموں میں مانند سرور  
 سوز کی صورت ہے سازِ دل کے تاروں میں وہی

## جناب محمد اسماعیل صاحب

بھج و ثنائے خدائے تعالیٰ  
 ہمیشہ سے ارض و سماء کر رہے ہیں  
 عبادت کے لائق کہیں بھی جہاں میں  
 ستاروں میں شمس و قمر میں نمایاں  
 طلب پر بھی اور بن طلب بھی ہویدا  
 ہے عالم کے ذرہ ذرہ میں پنہاں  
 ضیا پاش غفلت کی تاریکیوں میں  
 ملائک بھی کرتے ہیں اپنی رضا پر  
 بڑے سے بڑے قہر مانوں کے سر پر  
 عقوبت کے ہوتے بھی سنتے نہیں ہیں  
 عتاب و عقوبت میں بھی کار فرما  
 کبھی تین و زیتون و سینا بنے تھے  
 یہی حشر تک نشر کرتا رہے گا

سدا کارواں اپنی منزل کو پہنچے  
 بیاگِ درائے خدائے تعالیٰ

## جناب محمد شفیع اشرف صاحب

رواں ہے تری حمد کا میرے پیارے مرے لب پہ صاف اور شفاف دھارا  
 تری ذات ہے سب جہانوں کی والی تری ذات ہے بے کسوں کا سہارا  
 تصدق تری شانِ رحمانیت کے بخشا ہے خود تو نے اُلفت کا جذبہ  
 وگرنہ کہاں میں کہاں ذات تری، ترا یہ بھی احساں ہے پرور دگارا  
 جہومِ تجلی سے پُر نور کر دے مرے خانہ دل کی تاریکیوں کو  
 سرِ طورِ عشق و محبت ہمیشہ تجھے خلوتوں میں ہے میں نے پکارا  
 بدل دے مری ظلمتِ شامِ غم کو کبھی نورِ صبحِ مسرت میں مولا  
 میں قُرباں تری جلوہ سامانیوں کے محبت کا کوئی دکھادے نظارا  
 تجھے واسطہ ہے تری احدیت کا مجھے واقفِ رمزِ توحید کر دے  
 مٹادے جو ہے نقشِ باطلِ دوئی کا من و تو کے پردے ہوں سب پارا پارا  
 ضلالت کی تاریکیوں سے بچا کر مجھے راہِ حق پہ چلاتا چلا چل  
 مجھے اپنے عشاق کے ساتھ کر دے چمکتا رہے میری قسمت کا تارا  
 نگاہِ کرم ہو کبھی اس طرف بھی، ادھر بھی کبھی گوشہٴ چشمِ رحمت  
 بڑی دیر سے تیرے در پہ کھڑا ہے اشرفِ ترا بے کس و بے سہارا

## جناب محمود مجیب اصغر صاحب

اے خدا کیا نہیں دیا تو نے  
لاکھ دینوں کا ایک دینا ہے  
قلب میرا سدا ہے حمد سرا  
روشنی کے لئے خداوند  
تیرا محبوب ہے محمد پاک  
سارے عالم کی رہ نمائی کو  
فیض تیرا ہمیشہ جاری ہے  
ہے رہ مستقیم دکھلائی  
ابتلاء میں رہا قدم ثابت

مانگے بن مانگے بھی دیا تو نے  
دل کو درد آشنا دیا تو نے  
مجھ کو نطقِ ثنا دیا تو نے  
شمس کا ہے دیا دیا تو نے  
اس کو صدق و صفا دیا تو نے  
خاتم الانبیاء دیا تو نے  
مہدی آخر زماں دیا تو نے  
ہم کو انعام ہے دیا تو نے  
اس کے ایماں کو دی جلا تو نے

شکر واجب ہر ایک سانس پہ ہے  
ٹھیک بھل یہ ہے کہا تو نے

(جذباتِ دل)

## جناب سعید احمد اعجاز صاحب

حمد تیرے ہی واسطے ہے  
 تو ہے رحمن تو رحیم بھی ہے  
 مالکِ یومِ دیں ہے نام تیرا  
 ہم عبادت تری ہی کرتے ہیں  
 تو رہِ مستقیم ہم کو دکھا!  
 راہ ان خوش نصیب لوگوں کی  
 جن پہ تو نے کیا ہے اپنا فضل  
 زینہار ان کا راستہ نہ دکھا  
 راہ سے ہٹ کے جو ہوئے گمراہ  
 اے جہانوں کے پالنے والے  
 رحم سینوں میں ڈالنے والے  
 میری محنت کا اجر؟ کام تیرا!  
 ہم اعانت تجھی سے مانگتے ہیں  
 ہم ہدایت تجھی سے مانگتے ہیں  
 جن کو بخشش ہیں رحمتیں تو نے  
 جن پہ بھیجیں ہیں رحمتیں تو نے  
 جن پہ نازل ہوا ہے تیرا غضب  
 جن سے ناراض تو ہوا یارب

التجا یہ قبول فرما لے

ہاں! دعا یہ قبول فرمالے

(الفضل لاہور 20 فروری 1952ء)



## جناب مرزا محمد افضل صاحب

مرئی سلسلہ (کینیڈا)

آؤ اس دلربا کی بات کریں  
 بزرگ و برتر خدا کی بات کریں  
 جس کے احساں ہیں سارے عالم پر  
 ایسے اکبر خدا کی بات کریں  
 ہر گھڑی ہم سے پیار کرتا ہے  
 ایسے دلبر خدا کی بات کریں  
 جس کا ہر کام گن سے ہو جائے  
 ایسے برتر خدا کی بات کریں  
 سارے عیبوں سے جو منزہ ہے  
 ایسے اطہر خدا کی بات کریں  
 گفتگوئے عبث کو ترک کریں  
 ہے یہ بہتر خدا کی بات کریں  
 جس نے احمد کی معرفت بخشی  
 ایسے رہبر خدا کی بات کریں

## جناب یعقوب امجد صاحب

تو صاحب مہر و عطا ، میں بندہ سہو و خطا  
لا ریب تو ہے کبریا ، بے شک تو ہے رب الوریٰ

میں کس لئے بے چین ہوں تو جانتا ہے بالیقین  
ارض و سما کی وسعتیں تیرے لیے زیر نگین

جرم و گناہ کے بوجھ سے اٹھتے نہیں میرے قدم  
تو ہادی و رہبر مرا ، مری راہ میں لاکھوں صنم

تیرے نور سے روشن رہیں، میری منزلوں کے فاصلے  
تیری رہ پر چلتے رہیں، میری آرزو کے قافلے

اے خالق ہر دو سرا ، تری شان عمّ نوالہ  
کشکول تو بھر دے مرا ، اے صاحب جود و سخا!

تو بادشاہ بحر و بر ، میں ہوں تیرے در کا گدا  
میری مشکلیں آسان کر ، تیری ذات ہے مشکل کشا

(الفضل 25 جولائی 2003ء)

## جناب مولانا محمد سعید انصاری صاحب

ترانے حمد کے میں گا رہا ہوں  
 اور اپنی روح کو گرما رہا ہوں  
 میں تیری ذات میں کھو کر خدایا  
 بہت کچھ اپنے اندر پا رہا ہوں  
 میری تفسہ لبی کی لاج رکھنا  
 کہ میخانے میں تیرے آ رہا ہوں  
 مرا ساقی بھی میرے ساتھ ہوگا  
 خموں پہ خم لٹھانے جا رہا ہوں  
 سہارا دیجئے، دیکھو گرا میں  
 کہا ”ٹھہرو ذرا، میں آ رہا ہوں“  
 یہ میری ان کی باتیں ہیں تمہیں کیا؟  
 مجھے وہ ، میں انہیں لپٹا رہا ہوں  
 تیری عزت کی خاطر مر مٹوں گا  
 تیرے سر کی قسم میں کھا رہا ہوں

## جناب آدم چغتائی صاحب

ملتا ہے اسی در سے محبت کا اشارا  
 کعبے کی زیارت ہو کہ طیبہ کا نظارا  
 اس باب عطا سے کہ جو دا رہتا ہے ہر آن  
 خالی نہیں جاتا کوئی تقدیر کا مارا  
 اوہام کے بت ہوں کہ ہوں پتھر کے خداوند  
 دیتے نہیں انسان کو اک پل کا سہارا  
 غافل جو کرے دین سے دولت نہیں اچھی  
 ہے ایسی تجارت میں خسارا ہی خسارا  
 کر نیک عمل وقت کی مہلت ہے بہت کم  
 آتا نہیں انسان زمانے میں دوبارا  
 اس شخص کی کشتی کو بھلا خوف ہو کس کا  
 جس شخص کی کشتی کو ملے تیرا سہارا  
 جب تو نے ہی اُلفت کی نظر پھیر لی ہم سے  
 پھر تو ہی بتا کیسے ہو آدم کا گزارا

## جناب آفتاب احمد بسمل صاحب

پڑا تھا ایک دن سجدہ میں میں اپنا جھکائے سر  
 یکا یک یہ کہا دل نے خدا سے یہ دعائیں کر  
 کلی جیسی چنگ یارب فرودہ دل میں پیدا کر  
 تراوت آبِ جنت کی سی میری گل میں پیدا کر  
 نسیمِ خُلد کے جھونکوں سے دلِ مسرور تو کر دے  
 شمیمِ خُلد کی موجوں سے سرِ مخمور تو کر دے  
 مجھے توفیق دے یارب کروں خدمت ترے دیں کی  
 اکھاڑوں جڑ میں تثلیث و گناہ و بغض اور کین کی  
 گناہوں سے سراسر پاک کر دے زندگی میری  
 نخل کر اب نہ۔ ہے حد سے بڑھی شرمندگی میری  
 تمنا ہے کہ جھنڈا گاڑ دوں اسلام کا ہر جا  
 خدایا اس ارادہ کو عمل کا جامہ تو پہنا  
 الہی معنیء لا تُسْرَفُوْا بسمل کے دل میں ڈال  
 کہ وہ دل سے نکالے الفتِ دنیا و جان و مال

## جناب خواجہ بشیر احمد صاحب

میرے اللہ، کبھی اکیلا مجھے مت چھوڑ  
 آفتیں روز زمانے کی ڈراتی ہیں مجھے  
 تجھ سے نزدیک نہ ہو جاؤں ستاتی ہیں مجھے  
 اور رہ رہ کہ تری راہ دکھاتی ہیں مجھے

میرے اللہ، کبھی مجھ کو اکیلا مت چھوڑ  
 چھوڑ مت مجھ کو اکیلا، میرے اللہ کبھی

تو نے خوشیوں میں میرا ساتھ دیا ہے پیارے  
 اور مصیبت میں عطا صبر کیا ہے پیارے  
 چاک داماں کو مرے تو نے سیا ہے پیارے

میرے اللہ، کبھی مجھ کو اکیلا مت چھوڑ  
 چھوڑ مت مجھ کو اکیلا، میرے اللہ کبھی

ہے مری موت جدا ہونا تیری ہستی سے  
 یہی لپستی ہے مجھے دور رکھ اس لپستی سے  
 تیرے میخانے میں رونق ہو میری ہستی سے

میرے اللہ کبھی مجھ کو، اکیلا مت چھوڑ  
 چھوڑ مت مجھ کو اکیلا، میرے اللہ کبھی

میرا ہر عزم و ارادہ تیری قدرت کے نثار  
 میرے سب رنج و محن تیری محبت کے نثار  
 میرے جذبات محبت تیری رحمت کے نثار

میرے اللہ، کبھی مجھ کو اکیلا مت چھوڑ

چھوڑ مت مجھ کو اکیلا، میرے اللہ کبھی

جب تجھے ڈھونڈھوں تو پاؤں میں رگِ جاں کے قریب

جب ملے تو تو ملے سوزشِ پنہاں کے قریب

میرے اللہ، کبھی مجھ کو اکیلا مت چھوڑ

چھوڑ مت مجھ کو اکیلا، میرے اللہ کبھی

## جناب عبدالرشید تبسم صاحب

الہی ہر طرف جلووں سے اک محشر بپا کر دے      میری آوارہ نظروں کو حقیقت آشنا کر دے  
 جہاں کو دے وہ ذوق خود نمائی جس طرف دیکھوں      ہر اک ذرہ و فور شوق سے آغوش وا کر دے  
 نہیں خواہش کہ بحر بے کراں بن کر اُچھل جاؤں      میں دریا ہوں مجھے تو شوکتِ دریا عطا کر دے  
 سکونِ دل پیامِ موت ہے اہلِ محبت کو      مجھے اک اضطرابِ جاوداں یارب عطا کر دے  
 حقیقت میں مراد ل ایک مُشتِ خاک ہے لیکن      جو تو چاہے تو اس کو اک نظر میں کیما کر دے  
 بھٹکتے پھر رہے ہیں اہلِ دل کوئے محبت میں      میرے ہر داغِ دل کو مشعلِ راہ وفا کر دے  
 ترا بندہ ہوں مجھ کو غیر کا سائل نہ بننے دے      مجھے اپنے کرم سے بے نیازِ ماسوا کر دے  
 رہے چارہ گروں کو عمر بھر احساسِ ناکامی      میرے دردِ محبت کو یکسر لا دوا کر دے  
 گراں پر نامِ غیر آئے تو جل جائے زباں میری      خیالِ غیر کو دل کے لئے تیر قضا کر دے  
 بنا بیٹھا ہوں اپنا آشیاں اک شاخِ نازک پر      اسے طوفانِ برق و باد سے نا آشنا کر دے

تری درگاہ میں وہ آیا ہے اک آرزو لے کر

تبسم کو الہی کامیابِ مدعا کر دے



## جناب روشن دین تنویر صاحب

### 1

گنہ گار ہوں یا اللہ بخش دے      مرے جرم مرے گنہ بخش دے  
 نہیں ہے پنہ کوئی تیرے سوا      مجھے دے تو اپنی پنہ بخش دے  
 جو آواز تیری سنیں کان دے      جو دیکھیں تجھے وہ نگاہ بخش دے  
 پینیں رات دن جام پر جام ہم      محمدؐ کا پھر میکدہ بخش دے  
 چلیں جس پر یارب تیرے معممیں      مجھے بھی وہی سیدھی رہ بخش دے

ہے تنویر تیرے گدا کا گدا

کہ ہے تو ہی شاہوں کا شہ بخش دے

(الفضل 2/ مارچ 1942ء)

### 2

ہم نے زندہ خدا کو جانا ہے      جانا پہچانا ہے تو مانا ہے  
 جانتے ہیں کہاں کہاں ہے مکیں      ہم کو معلوم ہر ٹھکانا ہے  
 اس کی بخشش ہے علم و عرفاں بھی      عقل مکڑی کا تانا بانا ہے  
 کہتا ہے آپ وہ انالموجود      جس نے سمجھا وہی تو دانا ہے

دل سے سب بت نکال تو تنویر

کعبۃ اللہ اگر بنانا ہے

## جناب میر اللہ بخش تسنیم صاحب

بلجا خدا تعالیٰ ماویٰ خدا تعالیٰ  
 ہے دیکھنے کے قابل وہ آدمی جہاں میں  
 تیری ہدایتوں سے ہم بے نصیب رہتے  
 بے چون و بے چگلوں ہے بے رنگ و بے نشان تو  
 خالی نہ کوئی لوٹا محتاج تیرے در سے  
 جن و بشر ملائک محتاج ہیں اسی کے  
 ہر حال میں ہمیشہ پوچھیں گے ہم اسی کو  
 مشکل میں دوست اپنے سب کر گئے کنار  
 فریاد رس جہاں میں کوئی نہیں ہے تجھ بن  
 یارب تجھی کو ہر دم ہم مانگتے ہیں تجھ سے  
 ہر ایک ناخدا سے مایوس ہو چکے ہیں  
 ہر شے ہے فی الحقیقت مردہ بدست زندہ  
 ہم خاکِ پابنے ہیں اس مردِ حق نما کے

غیروں سے واسطہ کیا تسنیم بے نوا کو

اس کو تو آسرا ہے تیرا خدا تعالیٰ

(مصباح جون 1960ء)

## جناب ثاقب زیروی صاحب

راز بقائے زندگی کیا ہے مجھے بتا بھی دے جینے کا ولولہ بھی دے مرنے کا حوصلہ بھی دے  
 عرصہ روزگار میں اُلجھا ہوا ہوں ذات سے اے میرے ہادی ازل مجھ کو میرا پتا بھی دے  
 محفلِ ہست و بود ہے کس کے لئے سچی ہوئی محفلِ ہست و بود کا سر نہاں بتا بھی دے  
 تیری نوازشات سے قلب ہے مطمئن مگر مجھ کو تو اپنے عشق کی دولت بے بہا بھی دے  
 طُور بھی ایک امتحان، دار بھی ایک امتحان ختم بھی کر یہ سلسلہ جلوہ رُخ دکھا بھی دے  
 سوئی ہوئی ہے زندگی، کھوئی ہوئی ہے زندگی خواب زدہ حیات کو خواب سے توجگا بھی دے  
 کاسہ شوق لے کے تو آیا ہے ان کے روبرو آنکھوں سے التجا بھی کر دل انھیں صدا بھی دے  
 ظلمتِ غم میں تابہ کے کوئی رہے گا مبتلا تاروں بھری حیات کا راستہ اُسے دکھا بھی دے  
 بخشش و عنفو کا چمن جس سے بہار خیز ہو مجھ سے گناہ گار کو ایسی کوئی سزا بھی دے  
 محفلِ کائنات سے ٹوٹے بھی حلقہٴ جمود برابط صبح و شام کو نعمتِ دل کُشا بھی دے

یوں ہی رہے تمام عمر درد و وفا کا سلسلہ

ثاقبِ خستہ حال کو وہ غم دیر پا بھی دے

## جناب جمیل الرحمان جمیل صاحب (ہالینڈ)

تو نور ارض و سما ہے ، وحید و کامل ہے  
 رہ حیات بھی تو اور تو ہی منزل ہے  
 پناہ مانگ کہ تجھ سے یہ عرض کرتا ہوں  
 میں حمد کرتا ہوں تیری بتوں پہ مرتا ہوں  
 یہ حال ہے تو بلا سے گنینے جڑ جاؤں  
 زمیں پھٹے تو کہیں شرم سے میں گڑ جاؤں  
 بہت ہی شعبہ بازی میں کر کے طاق مجھے  
 ہلاک کر دے نہ اک دن مرا نفاق مجھے  
 عطا ہو حق سے اگر معرفت سنبھل جاؤں  
 میں بے ثمر سہی شاید یوں پھول پھل جاؤں  
 تو خشک پیڑ کو جب چاہے سبز و تازہ کرے  
 وہ ایک ”گن“ پہ ہے موقف جو ارادہ کرے  
 غلام احمد مرسل کو با صفا کر دے  
 تو اپنے نور سے مولیٰ ایغ دل بھر دے

(زمیں جب آنکھ کھولے گی)

## جناب اکبر حمیدی صاحب

پروردگارا ، پروردگارا  
 ڈوبے ہوئے کو ڈوبے ہوئے کو  
 بگڑے ہوئے کو، بگڑے ہوئے کو  
 اُلجھے ہوئے کو، اُلجھے ہوئے کو  
 سجدوں کا مرکز ، سجدوں کا مرکز  
 ہر شے میں دیکھا، ہر شے میں دیکھا  
 خوشیوں کا سورج، خوشیوں کا سورج  
 چمکے ہمیشہ ، چمکے ہمیشہ  
 مشکل گشائی ، مشکل گشائی  
 فضلوں کی بارش، فضلوں کی بارش  
 تیرے ہوئے ہم، تیرے ہوئے ہم  
 تجھ پر فدا ہو ، تجھ پر فدا ہو  
 تو سب سے بڑھ کر، تو سب سے بڑھ کر  
 تجھ بن نہ ہوگا ، تجھ بن نہ ہوگا  
 لطف و کرم ہو ، لطف و کرم ہو  
 پروردگارا ، پروردگارا

(لاہور 20/اکتوبر 1975ء)

## جناب پکتان ملک خادم حسین خان صاحب

الہی ہر جگہ روشن ہے جلوہ تیری قدرت کا  
 رواں ہے چار سو دریا ترے فیضانِ رحمت کا  
 نگاہِ لطف ہے یکساں تری ہر دوست دشمن پر  
 نہیں ملتا کبھی موقع کسی کو بھی شکایت کا  
 تو شاہوں کو گدا کر دے ہے سب کچھ تیری قدرت میں  
 گداؤں کو تو دے رتبہ جہاں کی بادشاہت کا  
 عیاں ہیں شش جہت میں ایک لفظِ کُن کی تاثیریں  
 نمایاں ہر طرف ہے اک کرشمہ تیری قدرت کا  
 فنا اس سعیِ لاحاصل میں لاکھوں ہو گئے لیکن  
 کھلا عقدہ کسی پر بھی نہ اب تک تیری حکمت کا  
 ہے جبکہ ظاہر و باطن کا تو واقف مرے مولا  
 تو خادم کیوں بتائے حال تجھ کو اپنی وحشت کا

## جناب خلیق بن فائق صاحب

خداوندا نہیں تیرا کوئی ثانی زمانے میں  
یہاں ہر چیز ہے تیرے سوا فانی زمانے میں  
تیری تسبیح اور تمجید ہے وردِ زباں سب کی  
بڑا ہی لطف ہے وحدانیت کے گیت گانے میں  
اشارہ کر کے تو نے ”گن“ کا سب کچھ بنا ڈالا  
کی کوئی نہ چھوڑی تو نے اپنے کارخانے میں  
ملائک جن و انساں حور و غلماں سب کئے پیدا  
نہ تھی کوئی بھی دشواری تجھے دُنیا بنانے میں  
زمین و آسماں، سورج، مہ و انجم، سبھی موسم  
کئی انواع کے پھل پھول بخشے دل لبھانے میں  
تیری طاعت میں سب ہی دست بستہ ہو گئے حاضر  
ہوئی نہ ہچکچاہٹ کوئی بھی سر کو جھکانے میں  
ترے منکر تری شانِ کریمی پر ہوئے حاسد  
نگاہِ قلب کے اندھے بھٹکتے ہیں زمانے میں  
زباں اقرار کرتی نہیں دل مانتے تو ہیں  
مزه ملتا ہے ان کو کیا صداقت کے چھپانے میں  
خلیقِ عاصی کی جو بھی ہو خطاب معاف کر دیجو  
کی کیا ہے مرے مولیٰ کے بخشش کے خزانے میں

## جناب عطاء المجیب راشد صاحب

تُو تو ہر بات پہ قادر ہے شفا کے مالک!  
 دست قدرت کا ہے مرہون یہ سارا عالم  
 تیرے اک ”گن“ پہ ہے موقوف جہاں کی تقدیر  
 تیرے اک حکم سے مٹ جاتے ہیں سب کرب و الم  
 تو رگِ جاں سے بھی اَقْرَب، ہے تری ذات سمیع  
 تو تو سن لیتا ہے مضطر کی دعائیں ہر دم  
 تیرا فرماں ہے، پکارو! میں سنوں گا تم کو  
 واسطہ تیری بشارت کا ہے وعدے کی قسم  
 میرا محسن ، میرا محبوب ہے بیمار بہت  
 شافی و کافی مرے اللہ تری نظرِ کرم!  
 بخش دے عمرِ خضر، اور شفا کے کامل  
 سر بسجودہ تری چوکھٹ پہ ہوں اے فیضِ اتم  
 کتنے کشکول دھرے ہیں ترے پیارے کے لئے  
 ہیں ہر اک دلیں میں عشاق کی آنکھیں پرہم  
 تیرے دن کون بھرے گا یہ ہمارے کا سے!  
 تو ہی ہے جس کا درِ فیض کھلا ہے ہر دم

(الفضل 17 اکتوبر 2002ء)



## جناب رشید قیصرانی صاحب

راولپنڈی

1

مجھے کیا خبر کہ وہ ذکر تھا، وہ نماز تھی کہ سلام تھا  
 ہر اشک اشک تھا مُقتدی، ترا حرف حرف امام تھا  
 ترے رُخ کا تھا وہی طنطنہ، مری دید کا وہی بانگین  
 کہ بس ایک عالم کیف تھا، نہ سجد تھا نہ قیام تھا  
 میں ورائے جسم تری تلاش میں تھا لگن، مجھے کیا خبر  
 کہ ہر ایک ریزہ تن میں بھی تری جلو توں کا نظام تھا  
 مجھے رت جگوں کی صلیب پر زِ خواب جس نے عطا کیا  
 وہی سحر، سحر مبین تھا، وہی حرف، حرف دوام تھا  
 مجھے عرش و فرش کی کیا خبر، مجھے تو ملا تھا جہاں جہاں  
 وہی آسمان تھی مری زمیں، وہی فرش عرش مقام تھا  
 مرے دسترس میں جو آ گیا، ترے حُسن کا کوئی زاویہ  
 وہی سلطنت مرے حرف کی، وہی تاجدارِ کلام تھا  
 ترے گنج لب سے رواں دواں، وہ جو ایک سیلِ حروف تھا  
 اُسے لہر لہر سمیٹنا اسی کملی والے کا کام تھا

پتے ہوئے صحرا میں کبھی صحنِ چمن میں  
 ڈھونڈا ہے تجھے ہم نے کبھی کوہ و دمن میں  
 تنہائیء شب میں کبھی غوغائے سحر میں  
 دیکھی ہے تری راہ ہر اک راہ گزر میں  
 خوابوں کے دُھندلوں میں تجھے یاد کیا ہے  
 جب آنکھ کھلی ہے تو ترا نام لیا ہے  
 ہر صبح تڑے فکر کے ہنگام میں پھوٹی  
 ہر شام کی آغوش تری یاد سے بھر دی  
 ہر شاخِ گلستاں کو تڑے گیت سنائے  
 ہر دشت میں ڈھونڈھے ہیں تری زلف کے سائے  
 ہر درد کا اپنے پہ ہی الزام لیا ہے  
 ہر لطف تڑے نام سے منسوب کیا ہے  
 ریت اُن کی عجب، جرم ہمارے بھی عجب تھے  
 اور شہرِ ستم گر کے تقاضے بھی عجب تھے  
 کہتے تھے کہ سر اپنا نہ اٹھا کر نہ چلیں ہم  
 سینوں پہ ترا نام سجا کر نہ چلیں ہم  
 یہ جرم تھا اپنا کہ سر عام کہا ہے  
 تو سب سے بڑا، سب سے بڑا، سب سے بڑا ہے

## جناب سلیم شاہجہاں پوری صاحب

<p>ہر طرف میں ہی میں دکھائی دوں  یہی کہتا ہوا سنائی دوں  دل کو ہر شرک سے رہائی دوں  تیری وحدت کو وہ اکائی دوں  نقد جاں بہرہ رومنائی دوں  خود کو بھی کس طرح دکھائی دوں  کس کو الزامِ نا رسائی دوں  بس تیرے نام کی دہائی دوں</p>	<p>دل کو رنگِ خدا نمائی دوں  تو ہی معبود ہے تو ہی مسجود  تیری توحید کے الاپوں راگ  شائبہ بھی دوئی کا جس میں نہ ہو  دل میں اُبھرے جو تیرا نقشِ جمیل  مجھ کو حاصل ہے اب مقامِ فنا  فکر آزاد ، دل بھی آوارہ  کون مشکل گشا ہے تیرے سوا</p>
<p>فاش کردوں خودی کا راز سلیم  نفس کو اذنِ خود نمائی دوں</p>	

## جناب نور محمد نسیم سیفی صاحب

### ایڈیٹر الفضل

### 1

اک چاند ستاروں ہی کے تو چہروں پہ نہیں ہے تیری دمک  
 اک لالہ و گل کے دامن تک محدود نہیں ہے تیری مہک  
 اک طور پہ جانے والے نے تو پائی نہیں ہے تیری جھلک  
 ہر چیز پہ تیری ہستی کا ہے پرتو حسنِ نورِ بیاں  
 ہر ذرہ عالم تیرے ہی جلووں سے ہے معمور یہاں  
 یہ بھیگی بھیگی برساتیں یہ شوخ بہاروں کی دنیا  
 یہ شام کی خون آلودہ شفق یہ صبح کے تاروں کی دنیا  
 یہ برق تبسم کی لہریں یہ مست نظاروں کی دنیا  
 تیری ہی درخشانی سے ہے رونق ہر بزمِ ہستی پر  
 تیری ہی ضیا ہے نورِ فشاں ہر ایک بلندیِ پستی پر  
 دریا کے مچلتے سینے پر مہتاب کی کرنوں کا منظر  
 یہ مٹی ہوئی تاریکی شب یہ کھلتا ہوا سا نورِ سحر  
 یہ نکھرا نکھرا رنگ چمنِ صدرِ راحتِ دل، تسکینِ نظر  
 تیری ہی تجلی خانہ سے چھن چھن کے یہ کرنیں آتی ہیں  
 ہر ایک دھندلکے کو ارشادِ رنگ و بو، فرماتی ہیں

ہر سمت فضائے رنگیں میں تنویر کا دھارا بہتا ہے  
 ہر شے کی زبان حال پہ تیرا ہی افسانہ رہتا ہے  
 آنکھیں کچھ دل سے کہتی ہیں دل آنکھوں سے کچھ کہتا ہے  
 تیری ہی تمنا کا گویا چپ چاپ سا اک اظہار ہے یہ  
 ہے آنکھ سے پوشیدہ جلوے اُلفت کا تیری اقرار ہے یہ  
 (الفضل 30 اپریل 1950ء)

## 2

ہر شے کی زباں پر تری تمجید و ثنا ہے  
 بھنگی ہوئی روحوں کی نظر محو تجسس  
 ہر بات سے ظاہر ہے کہ تو سب کا خدا ہے  
 ہر قافلہء شوق تیری رہ میں کھڑا ہے  
 ہر شام سے ملتا ہے پتہ نورِ سحر کا  
 ہر صبحِ درخشاں تیرے چہرے کی ضیا ہے  
 ہر غم میں جھلکتا ہے تیرا جوشِ محبت  
 ہر ایک مسرت تیری رحمت کی قبا ہے  
 ہر سیدہء ظلمت میں کئی چاند ہیں پنہاں  
 ہر چاند میں اک نور کا طوفان پچا ہے  
 ہر برگِ گل تر میں تقاضا ہے بقا کا  
 ہر قطرہء شبنم ہے مائل بہ فنا ہے  
 تثلیث کو یہ فکر کہ ہے ”فہم سے بالا“  
 توحید کو یہ فخر کہ فطرت کی صدا ہے  
 تو میری رگ جاں سے بھی نزدیک ہے لیکن  
 گاہے مجھے دوری کا بھی احساس ہوا ہے  
 ہر بات کو ملتی ہے جلا تیری نظر سے  
 یہ رُوحِ سخن تیری ہی اک خاص عطا ہے  
 ہر چیز تری راہ میں قربان ہے مولا  
 جو کچھ بھی میرے پاس ہے تجھ سے ہی ملا ہے

(الفرقان سالنامہ نومبر 1969ء)

## جناب ابراہیم شاد صاحب (شیخوپورہ)

### 1

ہے میرا نورِ نظر لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
خدا کے فضل و کرم کے طفیل کا موجب  
ہیں جتنے نسخے بھی بہرِ مریض روحانی  
جہاں سے کفر کو یکسر مٹا دیا جس نے  
مٹایا شرک کی ظلمت کو جس نے عالم سے  
وہ حسنِ یارِ ازل لوٹ لے گا دل میرا  
دکھایا جس نے محمدؐ کو عرش سے جلوہ  
ہے تیرا دل رہن ہوائے نفسانی  
بچایا وار سے ابلیس کے مجھے جس نے  
تھیں انتظار میں جس کے کھلی ہوئی آنکھیں  
نثار جان ہو تجھ پر ہے آرزو میری  
بڑھے گا دین محمدؐ زمیں کے کونوں تک  
ہے ذکرِ مثبت و منفی میں زندگی اپنی  
سکھایا شاد کو جس نے یہ نغمہ وحدت  
وہی ہے میرا خضر لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(الفضل لاہور 15 جون 1949ء)

## 2

میرے گناہ بخش میرا مہر باں ہے تُو  
 ہر دو جہاں میں ایک میرا آستاں ہے تُو  
 پڑتی نہیں ہے کل مجھے تیرے سوا کہیں  
 مجھ سے نہ منہ چھپا کہ میرا دلستاں ہے تُو  
 جلوہ ہے تیرے حسن کا جب ہر جگہ عیاں  
 پھر پردہ ہائے غیب میں کیونکر نہاں ہے تُو  
 جاؤں میں تیرے در کو بھلا چھوڑ کر کہاں  
 حاجت روا ہے مالکِ ہر دو جہاں ہے تُو  
 تیرے وجود کا ہمیں اتنا ملائشاں  
 لاکھوں نشان ہوتے ہوئے بے نشاں ہے تُو  
 پایا نہ قدرتوں کا تیری ہم نے انتہا  
 دریا ہے قدرتوں کا مگر بے کراں ہے تُو  
 مجھ کو ہے حادثات نے پامال کر دیا  
 جلد آمد کو یادِ بے چارگاں ہے تُو  
 پردہ نہ چاک کیجیو میرے عیوب کا  
 میدانِ حشر میں، کہ میرا رازداں ہے تُو  
 نفسِ دنی کی قید میں آیا ہوا ہوں میں  
 مجھ کو چھڑائیو کہ میرا پاسباں ہے تُو  
 ہے بیقرار شاد تیری دید کے لئے  
 اس جانِ ناتوان کی روحِ رواں ہے تُو

## جناب شیخ رحمت اللہ شاہ صاحب

ہے خدائے ڈولہمن ہی کارساز و کردگار      دَرّ اُسی کا کھٹکھٹا ہر حال میں اُس کو پکار  
 وسعتیں اس کے بیاں الفاظ کر سکتے نہیں      اس کی رحمت کا سمندر تو ہے نا پیدا کنار  
 اس کے آگے رگڑ رگڑا آنسو بہا فریاد کر      یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار  
 ناؤ ہے کمزور اور بادِ مخالف تند و تیز      اس کی رحمت سے مگر ساحل سے ہوگی ہم کنار  
 وہ اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر      آج ہیں دنیا کے ہر گوشے میں اسکے جانثار  
 بن گئی نازک سی کونپل ایک بار آور درخت      اسکی پامالی کو گو طوفان اٹھے بار بار  
 موسم گل کا سماں ہر وقت اس گلشن میں ہے      پھول تازہ اس میں کھلتے ہیں خزاں ہو یا بہار  
 ابتدا سے آج تک زوروں پہ ہے بادِ سموم      باوجود اسکے وہ ہے سرسبز اور بابرگ و بار  
 اس کی شاخیں چار سو عالم میں ہیں سایہ فگن      ڈالی ڈالی دے رہی ہے خوش نما شیریں شمار

جاگزیں اس کی جڑیں ہیں سارے شرق و غرب میں

سوچ، یہ انسان کا ہے یا خدائی کاروبار

(الفضل 9 دسمبر 1997ء)



## جناب چوہدری شبیر احمد صاحب

ہر دم از کاخِ عالم آوا زیت  
کہ یکش بانی و بناسا زیت

(درّ شین فارسی)

ترجمہ: یہ نظام عالم اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ اس جہان کا کوئی بانی اور صانع ہے۔

### 1

کون و مکان سے آتی ہے ہر دم یہی صدا  
صانع کوئی ضرور ہے اس کائنات کا  
معمار کے وجود پر تعمیر ہے دلیل  
بنیاد ہی بتاتی ہے بانی کا مرتبہ  
لیل و نہار اور مہ و سال کا نظام  
کرتا ہے ہم کو قادرِ مطلق سے آشنا  
اک ذرّہ حقیر سے تا تیرِ فلک  
ہوتی ہے ایک ذات پر ہی شئی کی انتہاء  
بادل کی گھن گرج ہو یا نغمہ نسیم کا  
تسبیح کا طریق ہے گویا جدا جدا  
شادابی چمن سے عیاں ہے کسی کا ہاتھ  
اس کا جمال و حسن ہے اک عکس یار کا

کشتی کو پانیوں میں رواں دیکھ کر زباں  
 کہتی ہے اس کو کوئی چلاتا ہے ناخدا  
 کب تک رہے گا ضد و تعصب میں فلسفی  
 ہر سمت ہیں شواہدِ خلاقِ دوسرا  
 شبیر پُر ہے نورِ بصیرت سے جس کا دل  
 حاصل ہے اس کو لذتِ دیدارِ دلربا

## 2

اے مالک ہر دو سرا      اے مہر باں مشکل کشا  
 بے تاب ہو کر ہے اٹھا      تیری طرف دستِ دعا  
 اے شافیٰ مطلق خدا  
 جانِ جہاں کو دے شفا  
 سُن کر یہ غم افزا خبر      بیمار ہے رشکِ قمر  
 ہیں مضطرب قلب و جگر      تیرا ہی ہے بس آسرا  
 اے شافیٰ مطلق خدا  
 جانِ جہاں کو دے شفا  
 اے خالقِ کون و مکاں      بخشش کے بحر بے کراں  
 سن لے دعائے بیسیاں      ہر دل کی ہے یہ التجا  
 اے شافیٰ مطلق خدا  
 جانِ جہاں کو دے شفا

## جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس

اگر وہ ہمیں اپنا جلوہ دکھائیں      خوشی سے نہ جاے میں پھولے سائیں  
 مسرت سے پہلو میں انکو بٹھائیں      کریں ان سے باتیں گلے سے لگائیں  
 بنیں ایک دونوں مقامِ لقا میں      اثرِ دل سے نقشِ دوئی کا مٹائیں  
 محبت کے عالم میں یک رنگ ہو کر      من و تو کے یہ سارے جھگڑے چکائیں  
 محبت کی لو جب لگائی ہے دل میں      تو پھر جلوہء حسن و صورت دکھائیں  
 بہر حال ہم ان سے راضی رہیں گے      ستائیں وہ جتنا بھی چاہیں ستائیں  
 خوشی سے اٹھائیں گے ہم ناز ان کے      اور ان کی ادائوں کی لیں گے بلائیں

روشِ شمس کی کر رہی ہے یہ ایما

رہِ عشق میں تیز گامی دکھائیں

(الفضل لاہور 12 جنوری 1952ء)

## جناب عبدالحمید خان شوق صاحب

خدائے دو جہاں کا نام صبح و شام لیتا ہوں  
 ہر لحظہ زباں سے اور قلم سے کام لیتا ہوں  
 نماز و روزہ و تسبیح سے ہے واسطہ میرا  
 دعاؤں سے خدائی نصرتیں ہر گام لیتا ہوں  
 زمانے کے مصائب جس گھڑی مجھ کو ڈراتے ہیں  
 میں انکے دامنِ حفظ و اماں کو تھام لیتا ہوں  
 میں جلتی آگ میں بھی انکی خاطر کود پڑتا ہوں  
 اسی تن سوز آتش میں دلی آرام لیتا ہوں  
 خدا کی بارگاہ میں مجھ کو سجدہ ریزیاں حاصل  
 خدا کی مغفرت کا بادءِ گلغام لیتا ہوں  
 وقارِ عشق و الفت کیلئے خاموش رہتا ہوں  
 جنوں انگیزیاں اپنے جگر پر تھام لیتا ہوں  
 خوشا یہ دور دورِ ناصر دینِ محمدؐ ہے  
 میں ”ناصر“ سے نشانِ نصرتِ ..... لیتا ہوں  
 نگاہ لطف ساقی نے وہ دولت شوقِ بخشش ہے  
 بہت کچھ التفاتِ چرخِ نیلی فام لیتا ہوں

(الفضل 6 جولائی 1967ء)

## جناب محمد صدیق امرتسری صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ

الہی بشر سے بشر دُو بَدُو ہے نہ جانے وہ کیوں اس قدر جنگجو ہے  
 نگاہ تو ہی کر ہم پہ رحم و کرم کی کہ بندوں پہ رحم و کرم تیری خو ہے  
 نہیں کوئی معبود تجھ بن جہاں میں شہنشاہِ ارض و سماوات تُو ہے  
 ہر اک شے میں رخشندہ ہے تیرا یہ تُو تجھی سے یہ بزمِ جہاں مُشکو ہے  
 ودیعت ہوا ہے جنہیں عشق تیرا شب و روز ان کو تری جستجو ہے  
 ہیں پھر ابتلاؤں کے دن اہل حق پر سپر بے بسوں، بے نواؤں کی تُو ہے  
 تیرے ان گنت جلوے دیکھے ہیں ہم نے عیاں تیری جبروت بھی گُو بگو ہے  
 دل و جان مَجُو شکیب و دعا ہیں لبوں پر تیرا قول لَّا تَقْفُطُوا ہے  
 طلب ہے تیری خاص رحمت کی اب پھر  
 اسی جستجو میں نگاہ چار سو ہے

(الفضل 14 مئی 1984ء)

## جناب محمد اسحاق صوتی صاحب

### 1

وہی حافظ و ناصر و رہنما  
 وہی ہر مصیبت میں غمخوار ہے  
 اور اقوامِ عالم میں تابندہ ہیں  
 بسا اپنے قدموں میں سارا جہاں  
 گئے ساری دنیا میں ہم دور دور  
 نا مانگا کوئی اجر اس کام کا  
 ہے واجب کریں شکر ہم ہر گھڑی  
 بڑھاؤ قدم اس میں تم ذوق سے  
 کہ ہیں یہ ہلاکت کی راہیں سبھی  
 نہ دنیا میں باقی رہے تیرگی  
 ہر اک شخص کا دل سدا صاف ہو

بڑا مہر باں ہے ہمارا خدا  
 وہی ہر گھڑی اپنا دلدار ہے  
 اسی کا کرم ہے جو ہم زندہ ہیں  
 ہوئے ہم غلامِ مسیحِ زماں  
 لئے اپنے سینوں میں قرآن کا نور  
 دیا سب کو پیغام ..... کا  
 کہ خود خدمتِ دیں ہے نعمت بڑی  
 کرو خدمتِ دین تم شوق سے  
 تساہل کرو تم نہ غفلت کبھی  
 دُعا ہے یہ صوتی ناچیز کی  
 یہ سارا جہاں صاف و شفاف ہو

دل و جاں محمد پہ قربان ہو

خدا خود ہمارا نگہبان ہو

.....

## 2

کس قدر ظاہر ہے قدرت تیری اے پروردگار  
 ذرّہ ذرّہ سے عیاں ہیں رازِ حکمت بے شمار  
 مہرِ عالم تاب سے دنیا منور ہوگئی  
 اور اسی خورشید سے پیدا ہوئے لیل و نہار  
 ”خوبرویوں میں ملاحت ہے تیرے ہی حسن کی“  
 ان کی صنعت اور خلقت ہیں تیرا اک شاہکار  
 تو نے بچشا ہے بشر کو خود ہی اک ذوقِ سلیم  
 اس جہانِ آب و گل میں جو ہے اس کا افتخار  
 لذتِ اوراک کا ہے ذوق پر ہی انحصار  
 یہ نہ ہو حاصل جسے وہ ہے سراسر بے وقار  
 تیرے ہی احساں سے ہے صوتی کاسب علم و ہنر  
 گر نہ ہوتا تیرا احساں رکن میں تھا اس کا شمار

## جناب صابر ظفر صاحب

میرے خدا کوئی ایسا خیالِ برتر دے  
جو میری روح کو بے انت درد سے بھر دے

میں تیری یاد کو دل کی گرہ میں باندھ رکھوں  
یہ خوف ہے کہ تغافل کہیں نہ گم کر دے

دکھائی کچھ نہیں دیتا مجھے اندھیرے میں  
جو آنکھیں دی ہیں تو پر نور کوئی منظر دے

نہ آگے کوئی ہے بازار اور نہ باٹ کوئی  
یہ نرم گرم جو سودا ہے طے یہیں کر دے

اٹھائے پھرتے ہیں ڈولی کہار کب سے ظفر  
خدارا روک انھیں اور مجھے مرا گھر دے



## جناب مبارک احمد ظفر صاحب

سب دکھ اور سکھ کی گھڑیوں میں تجھ کو ہی پکارا مولیٰ بس  
 ہم دکھیاروں پر لطف کرو، کوئی درد کا چارا مولیٰ بس  
 سب دید کے خالی جام ہوئے کہیں مار نہ دے ہمیں تشنہ لبی  
 اب ہجر زدوں پہ رحم کرو، دے وصل کا یارا مولیٰ بس  
 ہم ترس گئے اک بوند کو ترے کرم کی ہو برسات وہی  
 پھر موڑ دے اپنے فضلوں کا اسطف کو دھارا مولیٰ بس  
 کشلول ہے اپنے ہاتھوں میں اور اشک بھرے ہیں آنکھوں میں  
 یہ منظر کیسا منظر ہے پُر درد یہ سارا مولیٰ بس  
 تری رحمت کی خیرات اگر مل جائے جو خاک نشینوں کو  
 ناجیز فقیروں کا اس پر ہو جائے گزارا مولیٰ بس  
 کر دور ہر اک بیماری و دکھ، دے عمرِ خضر مرے مرشد کو  
 تقدیر وہ جس سے ٹل جائے ہو ایک اشارہ مولیٰ بس  
 گو دکھ کی رات گھنیری ہے پر تجھ سے آس یہ میری ہے  
 اک بار اتنق پہ پھر چمکے وہی چاند ستارا مولا بس

(خالد فروری 2003ء)

## جناب مولانا ظفر محمد ظفر صاحب

### 1

وہ پاک ہستی وہ ذات والا      عدم سے جس نے ہمیں نکالا  
 حقیر ہم، وہ بزرگ و بالا      ذلیل ہم وہ اجل و اعلیٰ  
 ادب کے لائق ہے ذات اس کی  
 ہے نام اس کا خدا تعالیٰ  
 وہی ہے اول وہی ہے آخر      وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر  
 گمان عاجز ، قیاس قاصر      مقام اس کا خرد سے بالا  
 قریب بھی ہے بعید بھی ہے  
 عجیب ہے وہ خدا تعالیٰ  
 نہاں ہے پردوں میں ذات اس کی      عیاں ہیں لیکن صفات اس کی  
 نہ چھیڑ غافل تو بات اس کی      تجھے تو ہم نے ہے مار ڈالا  
 نگاہ مومن سے پوچھ جا کر  
 کہاں نہیں ہے خدا تعالیٰ  
 وہ گلستاں میں مہک رہا ہے      کلی کلی میں چمک رہا ہے  
 وہ مہر و مہ میں چمک رہا ہے      اسی کے پر تو سے ہے اُجالا  
 نظر ہے اپنی حجاب اپنا  
 عیاں ہے ورنہ خدا تعالیٰ

شریک اسکا نہ کوئی ہمسر      نبی ولی سب اسی کے چاکر  
 جھکائیے سر اسی کے در پر      جو لم یزل ہے ولم یزالا  
 یہ عالم رنگ و بُو ہے فانی  
 ہے جاودانی خدا تعالیٰ  
 وہ جس نے خیرالانام بھیجا      سلام بھیجا پیام بھیجا  
 اسی نے ہم میں امام بھیجا      اسی نے پھر وقت پر سنبھالا  
 رحیم و رحماں ہے ذات اس کی  
 کریم ہے وہ خدا تعالیٰ

## 2

دوائے دردِ جگر لا اِلَهَ اِلَّا اللهُ  
 شفاۓ قلب و نظر لا اِلَهَ اِلَّا اللهُ  
 یہ آب و دانہ تو ہے جسمِ عنصری کے لئے  
 غذائے روحِ بشر لا اِلَهَ اِلَّا اللهُ  
 زبانِ حال سے ہر آن دے رہے ہیں ندا  
 نجوم و شمس و قمر لا اِلَهَ اِلَّا اللهُ  
 کوئی سُنے نہ سُنے کاش تیرا دل تو سُنے  
 صدائے شام و سحر لا اِلَهَ اِلَّا اللهُ  
 زباں سے تو نے کہا بھی تو اس سے کیا حاصل  
 نہیں ہے دل میں اگر لا اِلَهَ اِلَّا اللهُ

زہے نصیب کہ ہے آج ہاتھ میں اپنے  
 لوائے فتح و ظفر لا إله إلا الله  
 نہ زادِ راہ کی ضرورت نہ خطرہ رہزن  
 مرا رفیق سفر لا إله إلا الله  
 سوا خدا کے کسی سے کوئی امید نہ رکھ  
 کبھی کسی سے نہ ڈر لا إله إلا الله  
 کوئی کسی کا زمانے میں کارساز نہیں  
 پدر ہو یا کہ پسر لا إله إلا الله  
 کمالِ ترک سے ملتی ہے یاں مُراد ظفر  
 تو ما و من سے گزر لا إله إلا الله

## جناب راجہ نذیر احمد ظفر صاحب

فریبِ نظرِ عالمِ رنگ و بو ہے      جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے  
 فروزاں تیرا نور ہے مہر و مہ میں      درخشاں ستاروں میں خود تو ہی تو ہے  
 عنادل میں چرچا ترے حسن کا ہے      گلوں میں تیری نگہت و رنگ و بو ہے  
 غضب سے تزلزل پہاڑوں میں بر پا      کرم سے گلستاں میں ذوقِ نمو ہے  
 ترے حسن سے تانا بانا جہاں کا      تیری قدرتوں کا یہ سب تار و پو ہے  
 کیا اپنی فطرت پہ بندوں کو پیدا      صفت ہے وہ تیری جو بندے کی خو ہے  
 تجلّی تری ہر زمان و مکان میں      ظفر جس طرف رُخ کرے قبلہ رو ہے  
 ہیں احباب تیری محبت کے مظہر      تیرے قہر کی اک علامتِ عدو ہے  
 محمدؐ کے صدقے نظر وہ ملی ہے      کہ جلوہ تراشش جہت چار سو ہے  
 تیرے خوف سے میری توبہ ہے قائم      جہاں بھی ہوں میں تو مرے رو برو ہے  
 شہادت یہ دیتی ہے ہر دمِ خدائی      تو قریب بہ قریب ہے اور کو بکو ہے  
 ملی مخلصی دہر کی باو ہو سے      بسا روح میں جب سے باہو کا ہو ہے  
 قرین تر رگِ جاں سے بھی تو ہے لیکن      عجب ہے کہ پھر بھی تری جستجو ہے  
 تو نزدیک ہو کر بھی ہے دور اتنا      کہ پیہم تری دید کی آرزو ہے  
 حقیقت کی مے سے ہوں سرشار ہر دم      مجازی مرا گرچہ جام و سبو ہے  
 مجازی ترانےِ عجم کی زباں میں  
 ظفر گارہا ہے عجب خوش گلو ہے

## جناب حافظ غلام محمد عبید اللہ عابد صاحب

میکدہ حیات ہے      حسنِ کائنات ہے  
 ”ان کی جو بھی بات ہے“      حسنِ معجزات ہے  
 زندگی اداس ہے      رنج و غم برات ہے  
 بزمِ غم سے جو اٹھا      پا گیا نجات ہے  
 بحرِ بے کنار ہیں      کشتیِ حیات ہے  
 امتیازِ رنگ و بو      کیا؟ یہ ذات پات ہے  
 دارِ بے ثبات میں      کون؟ باثبات ہے  
 جو رہے گی تا ابد!      وہ خدا کی ذات ہے  
 دل میں گر خدا نہیں      زندگی ممت ہے  
 فرطِ غم کے باوجود      دل اُسی کے ہات ہے  
 فکر کر جنون کی      عقل کی یہ گھات ہے  
 کس کی جستجو میں آج      گردشِ حیات ہے  
 بھول جا غمِ حیات      مدھ بھری سی رات ہے  
 آرزوئے زندگی      ایک التفات ہے

انقباض و انبساط

تیرے بس کی بات ہے

## جناب سید ادریس احمد عاجز کرمانی صاحب

جب بھی نافذ حکم ربِّ کُن فکاں ہو جائے گا  
 فضل سے اس کے دگر رنگِ جہاں ہو جائے گا  
 رنج و غم کی رات اندھیری سر بسر کٹ جائے گی  
 مہر فرحت چرخ پر جلوہ کناں ہو جائے گا  
 ہے دُعاؤں پر ہی اپنی زندگی کا انحصار  
 بس اسی سے مہرباں ربِّ یگاں ہو جائے گا  
 دردِ دل سے جو دعا مانگیں وہ ہوتی ہے قبول  
 خشک صحرا بھی برنگِ گلستاں ہو جائے گا  
 گریہ پیہم ہمارا رنگ لائے گا ضرور  
 برق سے محفوظ اپنا آشیاں ہو جائے گا  
 قدرتِ حق سے نہیں ہے بات یہ ہرگز بعید  
 قطرہٴ ناچیز بحرِ بے کراں ہو جائے گا  
 آرہا ہے اب دبے پاؤں انوکھا انقلاب  
 جانبِ کعبہ رخِ دورِ زماں ہو جائے گا  
 بالیقین ہو کر رہے گا پرچمِ باطلِ گلوں  
 دورِ دورہ حق کا زیرِ آسماں ہو جائے گا  
 گردشِ دورِ زماں وہ وقت اب لانے کو ہے  
 فاتحِ مکہ جہاں کا حکمراں ہو جائے گا  
 عاجزِ عاصی پہ جب ہوگی نگاہِ لطفِ حق  
 روزِ محشر اُس پہ وا بابِ جنان ہو جائے گا

## جناب عبدالرحیم راٹھور صاحب

بہت ہی پیارا خدا ہے ہمارا  
 اسی نے ہمیں زندگی بخش دی ہے  
 ہمیں نعمتیں اس نے دی ہیں بہت سی  
 یہ شمس و قمر بھی اسی نے بنائے  
 وہی چاند میں رات بھر ہے چمکتا  
 سمندر کی مچھلی ہوا کے پرندے  
 اسی نے یہ سب حکم کُن سے بنائے  
 دُعائیں وہ سنتا ہے بندوں کی ہر دم  
 بھلا کوئی مایوس لوٹا کبھی بھی؟  
 نبیء عربؐ بھی اسی نے ہے بھیجا  
 ہے فیضِ محمدؐ ہمیشہ سے جاری  
 وہ ختم الرسلؑ ہیں خدا کی قسم ہے

وہی ہے ہمیشہ ہمارا سہارا  
 ہے کتنا ہی پیارا وہ خالق ہمارا  
 وہ محسن ہے داتا ہے رازق ہمارا  
 اسی کا نشان ہے وہ روشن ستارا  
 اسی کا ہے سورج میں ہر اک شرارا  
 بنوں کے چرندے جہاں کے درندے  
 زمیں آسماں ہو کہ ہو سنگ و خارا  
 مگر مانگ لینے کا ہے کس کو یارا  
 وہ جس نے اسے پاک دل سے پکارا  
 وہ شاہِ دو عالم محمدؐ ہمارا  
 ہمیشہ ہی جاری رہے گا یہ دھارا  
 بہر جا یہی نعرہ ہم نے ہے مارا

سلام ان پہ لاکھوں بہر جا بہر دم

بصد آرزو خاکِ پا نے پکارا

(تشیخ الاذہان ستمبر 1978ء)



## جناب عبداللہ علیم صاحب

گزرتی ہے جو دل پر دیکھنے والا فقط تُو ہے  
اندھیرے میں اجالا دھوپ میں سایہ فقط تُو ہے  
گدائے دہر کا کیا ہے اگر یہ در نہیں وہ ہے  
تیرے در کے فقیروں کی تو کُل دنیا فقط تُو ہے  
تو ہی دیتا ہے نشہ اپنے مظلوموں کو جینے کا  
ہر اک ظالم کا نشہ توڑنے والا فقط تُو ہے  
وہی دنیا وہی اک سلسلہ ہے تیرے لوگوں کا  
کوئی ہو کر بلا اس دیں کا رکھوالا فقط تُو ہے  
ہواؤں کے مُقابل بچھ ہی جاتے ہیں دیئے آخر  
مگر جس کے دیئے جلتے رہیں ایسا فقط تُو ہے  
عجب ہو جائے یہ دنیا اگر کھل جائے انساں پر  
کہ اس ویراں سرائے کا دیا تنہا فقط تُو ہے  
ہر اک بے چارگی میں بے بسی میں اپنی رحمت کا  
جو دل پر ہاتھ رکھتا ہے خدا وندا فقط تُو ہے  
میرے حرف و بیاں میں آنسوؤں میں آ بگینوں میں  
جو سب چہروں سے روشن تر ہے وہ چہرہ فقط تُو ہے

## جناب چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی

تیرے صدقے تیرے قربان پیارے مولیٰ      تیرے ان گنت ہیں احسان پیارے مولیٰ  
 کہہ کے گن تو نے ہی پیدا کیا اس عالم کو      زندگی اور تناسُب دیا اس عالم کو  
 یہ سمندر، یہ ہوا، ساری زمیں سارے سماء      اپنے محبوب کی خاطر انھیں پیدا ہے کیا  
 چاند سورج کو، ستاروں کو سجایا تو نے      اپنی مخلوق کی خدمت میں لگایا تو نے  
 ابھی پیدا نہ ہوئے تھے کہ غذا تھی موجود      سانس لینے کے لئے تازہ ہوا تھی موجود  
 بادل آتے ہیں ہمیں پانی پلانے کے لئے      فصلیں اُگتی ہے ہمیں کھانا کھلانے کے لئے  
 احمدی کون ہے؟ احسانوں کا کر لے جو شمار      ہے کرم تیرا ہی انسانوں میں ہے اپنا شمار  
 جسمِ خاکی کے لئے تو نے فنا رکھی ہے      روحِ انساں کے لئے تو نے بقاء رکھی ہے  
 انبیاء تو نے ہی بھیجے تھے زمانے کے لئے      روحِ انساں کو تباہی سے بچانے کے لئے

مصطفیٰؐ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت

نور سے جس کے ملی روح کو پوری راحت

(مصباح ستمبر 1993ء)

## جناب شمشاد احمد قمر صاحب

(گلبرگ لاہور)

اے خدا اے مالکِ ارض و سما  
 تو مرا محبوب ہے تو ہی بتا  
 نام سے تیرے جلا پاتا ہوں میں  
 دل مرا بیتاب ہے رہنے لگا  
 کون ہوں کیا ہوں بتا سکتا نہیں  
 دور ہوں آقا سے مدّت ہو گئی  
 نہ رہا وہ آسماں نہ وہ زمیں  
 صبر کی طاقت نہیں مجھ میں رہی  
 دل ہے دیوانہ ہوا جاتا مرا  
 بھیج دے واپس مرے محبوب کو  
 اے مرے پیارے مری جاں کی پناہ  
 یاد تیری دل سے ہو کیسے جدا  
 تو نہ ہو گر ساتھ گھبراتا ہوں میں  
 جانے کس غم میں ہے یہ بہنے لگا  
 بات دل کی لب پہ لاسکتا نہیں  
 جانے کیوں قسمت ہے مری کھو گئی  
 بات اب دل کو کوئی بھاتی نہیں  
 کیسے بیٹے گی جدائی کی گھڑی  
 ہوگا کب دیدار بچھڑے یار کا  
 کچھ تسلی ہو دلِ مجبور کو

امتحان کی ہو چکی اب انتہا

اک نشاں قدرت سے اپنی پھر دکھا

(تسخیر الذہان جون 1985ء)

## جناب مبشر خورشید صاحب

کچھ ایسے ابرِ کرم کا نزول ہو جائے  
 دلوں سے صاف گناہوں کی دھول ہو جائے  
 تیری رضا کا ہمیں گرجھول ہو جائے  
 ہر ایک لذتِ دنیا فضول ہو جائے  
 ہمارے دل کی کلی کھل کے پھول ہو جائے  
 میری دُعا یہ خدایا قبول ہو جائے  
 ہر ایک بات میں دنیا پہ دیں مقدم ہو  
 یہ زندگی کا ہماری اصول ہو جائے  
 یہ اشک آنکھ سے ٹپکیں اگر تیری خاطر  
 تو ان کا بڑھ کے ستاروں سے مول ہو جائے  
 ہر آن جس کو ہو تائید ایزدی کا یقین  
 وہ قلب کیسے ہے ممکن ملول ہو جائے  
 جلاسکے گی چہنم کی آگ کیا خورشید  
 بروزِ حشر جو قربِ رسول ہو جائے

(الفضل 3 ستمبر 1966ء)

## جناب ضیاء اللہ مبشر صاحب

ہوا دستِ محبت کا اشارا ہم کو ” مولیٰ بس“  
 فرشتوں نے فلک سے ہے پکارا ہم کو ” مولیٰ بس“  
 عدو نے پھینک ڈالا تھا ہمیں بحرِ مصائب میں  
 ملا الفت کی لہروں میں کنارا ہم کو مولیٰ بس  
 سفینہ جب کبھی اپنا گھرا طوفانِ ظلمت میں  
 اسی کو ناخدا ہم نے پکارا ہم کو مولیٰ بس  
 سنو اے غیر کی شہ پر عداوت میں فنا لوگو!  
 مبارک تم کو غیروں کا سہارا ہم کو مولیٰ بس  
 ہمیں بے شک بناؤ تم ہدفِ جوہر ستم کا ہی  
 نہ چھینو بس خدا ہم سے خدارا ہم کو مولیٰ بس  
 اسی کی راہ میں ہر شے لٹانا، دین ہے اپنا  
 کہ مال و جان و عزت سے ہے پیارا ہم کو مولا بس  
 ہمیں تاریک رستوں نے ضیاءِ منزل عطا کی ہے  
 رہِ ظلمت میں روشن تر ستارا ہم کو مولیٰ بس  
 ہمارا نورِ یزدانی بجھا پاؤ، بجھا دیکھو  
 تہی پر مکر اٹے گا تمہارا ہم کو مولیٰ بس

(الفضل 21 اگست 2004ء)

## جناب مبشر احمد راہیکی صاحب

کون مشکل کشا ہے تیرے سوا      کون حاجت روا ہے تیرے سوا  
 کون مضطر نواز ہے تجھ بن      کون راحت فزا ہے تیرے سوا  
 کون منزل رساں ہے تیرے بغیر      کون جادہ نما ہے تیرے سوا  
 کس کی عادت ہے لطف فرمائی      کس کا شیوا عطا ہے تیرے سوا  
 کس کے در پر کروں جبین سائی      کس کو سجدہ روا ہے تیرے سوا  
 کون تیرا ہے بندہ ناچیز      کون میرا خدا ہے تیرے سوا  
 جس کے لب پر ”نہیں“ نہیں آتی      کون جانِ حیا ہے تیرے سوا  
 کس نے دامن بھرا ہے تیرے بغیر      کس نے جامہ دیا ہے تیرے سوا  
 روپ میں جو دیا میں یکتا ہو      کون ایسا پیا ہے تیرے سوا  
 جب بھی اٹھا قدم مبشر کا  
 کون بڑھ کر ملا ہے تیرے سوا

(انصار اللہ ستمبر 1985ء)

## جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب محشر

(حیدرآباد)

اے تیرے قلبِ صاف میں کون و مکاں کی وسعتیں  
 اے تیرے فیضِ عام سے شاہ و گدا ہیں شاد کام  
 اے تیرا حسنِ بے مثال، نورِ خدائے لایزال  
 اے تیرا جلوۂ جمال شعلہء طُور کا پیام  
 چارۂ دردِ زندگی تیرا پیامِ سرمدی  
 تیری نوائے لطف سے زخمِ نہاں کا التیام  
 جو تیرے فیض سے ہوئے راہ و فام میں گام زن  
 کارِ گرِ حیات میں ہو گئے فائز المرام  
 جن کے دلوں کو بخش دی علم و یقین کی روشنی  
 ان کی نظر پہ کھل گیا رازِ حقیقتِ دوام  
 محشرِ خستہ جاں بھی ہے تیرے کرم کا منتظر  
 فیضِ عمیم سے ترے قلب و نظر ہو شاد کام

## جناب اکرم محمود صاحب

اک لحظہ میں حالات کی تصویر بدل جائے  
تو چاہے تو مولا تیری تقدیر بدل جائے

تو چاہے تو پانی میں بنا دیتا ہے رستہ  
ہو اذن تو پھر آگ کی تاثیر بدل جائے

اس رات تو ہر خواب پہ دھڑکا سا لگا ہے  
اس رات تو ہر خواب کی تعبیر بدل جائے

دے حکم فرشتوں کو میرے شافی و کافی  
بر عکس اگر ہے تو وہ تحریر بدل جائے

ہر خوف پہ تو امن عطا کرتا رہا ہے  
ممکن نہیں اس دور میں تفسیر بدل جائے

(الفضل 11 نومبر 2000ء)



## جناب ڈاکٹر محمود الحسن صاحب

(ایمن آبادی)

دل میں جب انکی محبت کا شرر ہوتا ہے  
ذرہ خاک بھی صد رشکِ قمر ہوتا ہے

کیا کہوں کتنی بلندی پہ گزر جاتا ہے  
جب تیرے در پہ جھکایا ہوا سر ہوتا ہے

چشمِ عاشق میں جو ہوتا ہے لگن کا آنسو  
نہ ستارہ کوئی ایسا نہ گہر ہوتا ہے

پھول ہو جاتے ہیں سب شرم سے پانی پانی  
صبح جب ان کا گلستاں سے گزر ہوتا ہے

لوگ کرتے ہیں اُسے آہ! جفا سے تعبیر  
جب کرم ان کا بہ اندازِ دگر ہوتا ہے

زندگی کاش وہ بن جائے صدف کہ جس میں  
عشق کا خاص درخشندہ گہر ہوتا ہے

## جناب سید محمود احمد صاحب

مجھے آزما کے پیارے میرا حوصلہ نہ دیکھو  
 مجھے دل میں تم بسالو دیکھو بھلا نہ دیکھو  
 میں فقیر ہوں ازل سے تیری ذات با صفا کا  
 مجھے جام بھر کے دے دو میرا حوصلہ نہ دیکھو  
 جو تیری بقا کی خاطر مجھے جستو لگی ہے  
 اسے تم قبول کرلو ۔ میرا دل جلا نہ دیکھو  
 میں بھٹک رہا ہوں کب سے اسی وادی بُناں میں  
 مجھے آکے خود اٹھالو کم حوصلہ نہ دیکھو  
 یہ حصارِ ناشناساں مجھے ہر طرف سے گھیرے  
 مجھے تم پنہ میں لے لو میرا مسئلہ نہ دیکھو  
 تیرے پیار کی ہی خاطر میرے پیارے مر رہے ہیں  
 تنہی آکے اب صلہ دو دل بتلا نہ دیکھو  
 اس دورِ بے اماں میں ہر ظلم ہو رہا ہے  
 اس ظلم کی سزا دو اب مرحلہ نہ دیکھو  
 تیرے پیار کے سفر میں اک میں ہی پا پیادہ  
 میری دوریاں مٹا دو یہ فاصلہ نہ دیکھو

(الفضل 26 مئی 1999ء)

## جناب مصلح الدین راجیکی صاحب

### 1

وہ جانِ عالم نہاں بھی ہو کر نگاہِ دل سے نہاں نہیں ہے  
 قدم قدم پر عیاں ہے لیکن قدم قدم پر عیاں نہیں ہے  
 وہی ہے اڈل وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن  
 کوئی بھی ہستی نہیں ہے ایسی وہ جس کی روح رواں نہیں ہے  
 یہ اپنی اپنی نظر ہے ورنہ اسی زماں میں اسی مکاں میں  
 کئی ہیں ایسے بھی طُور جن کا کسی کو ہم وگماں نہیں ہے  
 نہ سرفرازی سے کوئی مطلب نہ سرفروشی سے کوئی خطرہ  
 رہِ محبت کے رہروں کو خیال سودوزیاں نہیں ہے  
 کبھی ستانا کبھی رلانا کبھی کسی کا لہو بہانا!  
 ذرا تو سوچو اے چہرہ دستو! کہ کیا غریبوں میں جاں نہیں ہے  
 یہ کس نے تم کو بتا دیا ہے کہ اس ستم کی سزا نہ ہوگی  
 زمیں یہ اب وہ زمیں نہیں ہے کہ آسماں آسماں نہیں ہے

## 2

ملتی ہے اس کو زیست تیری بارگاہ میں  
 دونوں جہاں کو چھوڑ دے جو لا الہ میں  
 یہ بھی ہے میری چشمِ بصیرت کا اک گناہ  
 دیکھا جو میں نے آپ کو خورشید و ماہ میں  
 طور و حرا میں جس کے تقاضوں سے باریاب  
 وہ دل نہیں تو کچھ بھی نہیں جلوہ گاہ میں  
 روزِ بلی میں جب میں اسیرِ الست ہوں  
 پھر کیا مضائقہ ہے تمہیں رسم و راہ میں

(مصباح دسمبر 1950ء)

## جناب چوہدری محمد علی صاحب

### 1

<p>قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُؤَلَدْ اس کی ذات ہے صمد اس کی نفی ہے نہ رَدِّ چھوٹے بڑے نیک و بد معتبر اور مستند زیر و زبر ، مدّ و شد سب جذر اور سارے مدّ ہر عدد اس کا عدد اس کے ازل اور ابد عقل اس کے خال و خد میں ہوں ناداں نابلد</p>	<p>اس کی سمت ہے نہ حد یکہ و تنہا ہے وہ اور سب محتاج ہیں لا کا ہے اثبات وہ اس کے در کے ہیں فقیر کون ہے اس کے سوا حرف صوت و لفظ اس کے سارے انقلاب اس کے ہر حساب اس کا حساب وقت ہے اس کا غلام عشق اس کا معجزہ وہ ہے علیم و نجیر</p>
---	--

اے مری جاں کی پنہ  
الغیث و المہد

## 2

روح کے جھروکوں سے اذن خود نمائی دے  
 مجھ کو بھی تماشا کر، آپ بھی دکھائی دے  
 اشک ہوں تو گرتے ہی ٹوٹ کر بکھر جاؤں  
 شور میرے گرنے کا دور تک سنائی دے  
 تو نے درد دل دے کر میری سرفرازی کی  
 اب اے درد کے داتا درد سے رہائی دے  
 لخت لخت ہو کر میں منتشر نہ ہو جاؤں  
 ایک ذات کے مالک ذات کی اکائی دے  
 پور پور تنہائی، انگ انگ سناٹا  
 جس طرف نظر اٹھے، آئینہ دکھائی دے  
 بولنے کی ہمت دے بے صدا مکانوں کو  
 اب تو بے زبانوں کو اذن لب کشائی دے  
 یا نہ کھٹکھٹانے دے اور کوئی دروازہ  
 یا نہ ہم فقیروں کو کاسہ گدائی دے  
 اپنی بے نگاہی پر عرق عرق ہوں مضطر  
 روح بھی ہے شرمندہ جسم بھی دہائی دے  
 (الفضل 23 جنوری 2003ء)

## جناب محمد احمد مظہر صاحب

ہر ذرہ میں نمایاں نور کمال تیرا  
 ہر قطرے میں ہے پنہاں بحرِ زلال تیرا  
 ہو چاند یا کہ سورج سیارہ ہو کہ ثاقب  
 ہے طُوف و ذکر جاری ہر ماہ و سال تیرا  
 یہ انتظامِ عالم یہ ربط و ضبط باہم  
 رستہ بتا رہا ہے اے ذوالجلال تیرا  
 مستِ است تیرے یوں تجھ سے قول ہارے  
 مشہرِ جواب پر تھا گویا سوال تیرا  
 گردِ گماں میں گم ہے سب عقل کی تگ و دو  
 ہوتا ہے یعنی پیدا اک احتمال تیرا  
 ادراکِ برقِ پا کی تجھ تک نہیں رسائی  
 تڑپا رہا ہے دل کو شوقِ وصال تیرا  
 وحیِ پیہری نے ظاہر کیا وگرنہ  
 پاتے پتا کہاں سے اے بے مثال تیرا  
 ہوتی نہیں معطل تیری صفت کوئی جب  
 کیونکر ہو مہرِ بر لبِ حسنِ مقال تیرا

مہر محمدی میں اور ماہ احمدی میں  
 واں ہے جلال تیرا یاں ہے جمال تیرا  
 رَو دہریت کی ہر سُو دنیا میں چل رہی تھی  
 لیتا تھا نام کوئی بس خال خال تیرا  
 اسلام کی دوبارہ کی تو نے آبیاری  
 پامال ہو رہا تھا یہ نونہال تیرا  
 چمکا وہ برق ہو کر کڑکا وہ رعد بن کر  
 برسا گرج گرج کر ابرنوال تیرا  
 زندہ نشان آیا زندہ خدا دکھایا  
 ہر دل میں پھر بٹھایا نقشِ خیال تیرا  
 وہ نَفخِ صور جس سے جاگ اُٹھے سب مذاہب  
 ہر اک ہو رہا ہے جو یائے حال تیرا  
 پر تو فگن نہ ہووے جب تک وہ بدرِ کامل  
 ہو نا تمام مظہر کسبِ کمال تیرا  
 (افضل 6 اگست 1925ء)



## جناب منصور احمد شاہ صاحب اٹاوی شتم لکھنوی

پھولوں میں تیری خوشبو تاروں میں نور تیرا  
 ہر چیز سے عیاں ہے یا رب ظہور تیرا  
 سجدہ گہ ملائک تو نے مجھے بنایا  
 تجھ کو ہے ناز مجھ پر مجھ کو غرور تیرا  
 اے واحد و یگانہ اے قادر و توانا  
 ثانی کوئی نہیں ہے نزدیک و دور تیرا  
 تیری تجلیوں کے جلوے کہاں نہیں ہیں  
 مہر و مہ و شفق میں رقصاں ہے نور تیرا  
 جوہر کا یہ جگر ہے یا ہے نظامِ شمسی  
 ہر ذرہ دے رہا ہے یارب شعور تیرا  
 مرجع حقیقتوں کا منبع صداقتوں کا  
 قرآن ہے یا الہی منہاج نور تیرا  
 حاضر ہے تیرے در پر منتظر کرم کا  
 شاہد کو بھی عطا ہو یا رب حضور تیرا

(المصلح جولائی 1996ء)

## جناب میاں منور احمد درویش صاحب

جو کچھ بھی مانگنا ہے وہ خدا سے مانگ  
عجز و نیاز اور نفس کشی کی ادا سے مانگ

تو سر تاپا سوال ہے بحرِ عطا سے مانگ  
سوز و جگر سے درد سے آہ رسا سے مانگ

نادان کیا ملے گا تجھے دنیا سے مانگ کر  
گر مانگنا ہے تجھ کو تو حاجت روا سے مانگ

تُو تو طلب طلب ہے اور وہ ہے عطا عطا  
نعم العطا سے منبع جو درد سخا سے مانگ

درویش اس کے فضل کی کچھ انتہا نہیں  
بس انتہائے فضل و کرم ہی خدا سے مانگ

## جناب احمد منیب صاحب

دل کے درد نے کر دی مولیٰ  
پہلی چاند کی وردی مولیٰ

اشک نے سجدوں کی برکھا میں  
دھرتی جل تھل کر دی مولیٰ

ہم نے جب جھولی پھیلائی  
تو نے جھولی بھر دی مولیٰ

کامل، عاجل صحت دے دے  
خیر ہووے دلبر دی مولیٰ

آنکھ مری دیدار کے قابل  
کر دے میرے دردی مولیٰ

(الفضل نومبر 2002ء)

## جناب نادرقریشی صاحب

درِ محبوب خدا پر ہو رسائی میری  
 ہو کسی طور غمِ دل سے رہائی میری  
 جب بھی مشکل کی گھڑی میں ہے پکارا تجھ کو  
 تیری رحمت سے ہوئی عقدہ کشائی میری  
 لوگ کانٹے ہی بچھاتے رہے رستے میں مرے  
 تو نے ہر موڑ پہ کی راہنمائی میری  
 تیرے اندازِ کرم کی کوئی حد ہے نہ حساب  
 بخش دیجے نظر آئے جو برائی میری  
 آستنیوں کے مرے داغِ مٹا دے یارب  
 تو نے ہر گھڑی ہوئی بات بنائی میری  
 فخر ہے مجھ کو ملی فخرِ دو عالم کی جھلک  
 عمر بھر کی ہے یہی ایک کمائی میری  
 تیرے محبوب پہ یارب مرا ہر ذرہ نثار  
 دین و دنیا کی اسی میں ہے بھلائی میری  
 کیا ہے مل جائے مجھے منزلِ مقصودِ حیات  
 ہو قبولِ درِ حقِ ناصیہ سائی میری  
 میرا اندازِ جنوں اور فزوں ہو یارب  
 کام آجائے مرے آبلہ پائی میری

## جناب سید محمد الیاس ناصر دہلوی صاحب

تری حمد و ثنا میں پھر رواں ہے اب قلم میرا  
 کہیں تو اور کہاں یہ خامنہ عاجز رقم میرا  
 ازل سے ہے ابد تک رحمتوں کا سلسلہ جاری  
 کہاں تک اب یہ لکھے گا دل عاجز رقم میرا  
 ترا قرآن کعبہ ہے محبت اور رحمت کا  
 اسی کے گرد گھوموں گا ہے جب تک دم میں دم میرا  
 جہاں ہر جھکنے والے سر کو ملتی ہے سرفرازی  
 اُسی درگاہ میں ہوگا سر تسلیم خم میرا  
 سرموہٹ نہیں سکتا قدم راہ اطاعت سے  
 تیرے دین میں کی آن پر نکلے گا دم میرا  
 مجھے جو کچھ ملا ہے تری رحمت کا کرشمہ ہے  
 ترقی پر ترے ہی لطف سے ہے ہر قدم میرا  
 یقیناً یہ ترے الطاف پیہم کا کرشمہ ہے  
 بہ ایں الائنش دامن بھی قائم ہے بھرم میرا  
 الہی فضل سے اپنے دکھا یثرب کی وہ گلگیاں  
 کہ جن گلیوں میں پھرتا تھا کبھی شاہ امم میرا  
 ملے گی آنکھ کیونکر حشر میں اُس شاہِ خوباں سے  
 یہی ہے فکر میری کرب میرا اور غم میرا

خطاؤں کے سوا دامن میں میرے کچھ نہیں ناصر

رہے گا حشر میں قائم بھلا کیونکر بھرم میرا

(کلام ناصر)

## جناب افتخار احمد نسیم صاحب

آنسوؤں کی پھر کوئی برسات لے کر آ گیا      ہاں ترے کوچے میں آدھی رات لے کر آ گیا  
 آہ وزاری کس قدر ہے آستانے پر ترے      دیکھ کیسی بے بسی ہے اک دوانے پر ترے  
 مانگنے کا وصف تو مجھ میں نہیں میرے خدا      دے رہی ہے تیری رحمت پھر بھی مجھ کو حوصلہ  
 بن تیرے کوئی نہیں ہے دیکھ میرے چارہ ساز      جانتا ہے تو خدایا میرے دل کا راز راز  
 بخش دے میری خطائیں سن لے مری التجا      منتظر رحمت کا ہوں تیری مرے حاجت روا  
 میں ہوں تیرا، تو ہے میرا، جانتا ہے ہر کوئی      تیرے در سے ہی مرادیں مانگتا ہے ہر کوئی  
 کون میرا ہے جہاں میں تجو ترے میرے خدا      کس سے مانگوں میں شفا کی بھیک پھر تیرے سوا  
 مانگنے آیا شفا میں اپنے پیارے کیلئے      تو شفا دے دے اے شافی اپنے پیارے کیلئے

شافی مطلق شفا دے سارے پیاروں کو مرے

اور سکونِ دل عطا کر غم کے ماروں کو مرے

اب نسیم بے نوا کی بس یہی ہے اک دعا

تو شفاؤں کا ہے مالک کر عطا ان کو شفا

(الفضل 16 نومبر 2002ء)

## جناب نصیر احمد خان صاحب

تازگی جسم کو دے جاں کو توانائی دے  
 مضطرب دل کو میرے صبر و شکیبائی دے  
 اے زمیں سے گلِ صد رنگ اُگانے والے  
 تودہٴ خاک ہوں تو صورت و زیبائی دے  
 فکرِ بالیدہ عطا کر مری ہر سوچ بدل  
 گنگ ہے میری زباں طاقتِ گویائی دے  
 گلشنِ دہر میں پامال ہوں سبزہ کی طرح  
 کر سر افراز مجھے سرو کی رعنائی دے  
 صورتِ زخم تیرے در پہ پڑا ہوں کب سے  
 مرہمِ لطف کو تو اذنِ پذیرائی دے

(رودِ چناب)

## جناب شیخ نصیر الدین صاحب

### 1

ہاتھ اُٹھتے ہیں جب دعا کے لئے  
دل سنورتا ہے جب خدا کے لئے

سوچتا ہوں کہ اس سے کیا مانگوں  
عمر مانگوں یا ارتقا مانگوں  
آبرو علم اور جلا مانگوں  
رزق آسودگی غنا مانگوں  
اپنے امراض سے شفا مانگوں  
اپنے دکھ درد کی دوا مانگوں  
وصل مانگوں یا حوصلہ مانگوں  
دل کی تسکین کی فضا مانگوں  
کس کو چھوڑوں میں اور کسے مانگوں؟  
کتنی مدّت کے واسطے مانگوں؟  
ان میں ہر چیز مٹنے والی ہے  
ہر قدم پر بھٹکنے والی ہے



کوئی بھی مرحلہ جو طے ہوگا  
 فائدہ اس کا تا جبے ہوگا  
 جب نہ دل ہوگا اور نہ جاں ہوگی  
 روح کیا جانے پھر کہاں ہوگی  
 جسم ان سب سے جب جدا ہوگا  
 میرا کیا ان سے واسطہ ہوگا  
 ہاں نظر اک شہ پہ پڑتی ہے  
 گوشہ دل میں جو ذکرتی ہے

روح سے برقی طور کا رشتہ  
 اپنے خالق سے نور کا رشتہ  
 چند روزہ قیام کے دوران  
 کاش مل جائے دولتِ ایمان  
 کاش اس پہ ہی اکتفا کر لوں  
 اس سے اُمید کو ہرا کر لوں  
 اس سے احمد بیہی سوال کرو  
 اپنے حاصل کو لازوال کرو  
 ترے در سے سوا محبت کے  
 کچھ نہ مانگوں گا اے خدا تجھ سے

## 2

تجھ کو ہر دم پکاروں گا میرے خدا  
 میرے پیارے خدا میرے پیارے خدا  
 میں پکاروں بتا کس کو تیرے سوا  
 مجھ کو تو نے ہی آخر ہے پیدا کیا  
 تیرے در کے سوا زندگی میں ہے کیا  
 ”میں تو ہر موڑ پہ تجھ کو دوں گا صدا“  
 میری آنکھوں میں آ اپنا جلوہ دکھا

تو کرے خاک میں مجھ کو بے دست و پا  
 تب بھی خوش ہوں کہ ہے اس میں تیری رضا  
 لوگ کہتے رہیں مجھ کو پاگل! بتا!  
 تجھ کو ایسی پکاروں سے ملتا ہے کیا؟  
 کچھ ملے نہ ملے ہے مجھے اس سے کیا  
 ”میں تو ہر موڑ پہ تجھ کو دوں گا صدا“  
 میرے پیارے خدا اپنا رستہ دکھا!

## جناب محمد ہادی صاحب

کہیں بھی فضا ایسی پائی نہیں ہے  
 زمیں سے فلک تک، فلک سے بھی آگے  
 تیرے جیسا جلوہ اُجاگر نہیں ہے  
 تُو اطرافِ عالم میں پھیلا ہوا ہے  
 تُو خالقِ اشیائے ادنیٰ و اعلیٰ  
 تُو ازلی و ابدی یکتا خُدا ہے  
 تُو معبود ہے تیری درگاہ سے ہٹ کر  
 تُو زندہ تھا زندہ ہے زندہ رہے گا  
 مزہ ہے ہر عیب سے تُو۔ نظر نے  
 تیرے بال مقابل جو آیا تو اُس نے  
 اُسے کیا خبر ہو کہ تُو بولتا ہے  
 تُو جامع ہے دُنیا کی سب طاقتوں کا

جہاں تیری قدرت نمائی ہے  
 سوائے خدا کی، خدائی نہیں ہے  
 تیرے جیسی صورتِ سمائی نہیں ہے  
 جہاں تک کسی کی رسائی نہیں ہے  
 کوئی چیز کم تر بنائی نہیں ہے  
 ہمیں اِس سے نا آشنائی نہیں ہے  
 جبیں ہم نے اپنی جھکائی نہیں ہے  
 تیری زندگی انتہائی نہیں ہے  
 کبھی ایسی ہستی دکھائی نہیں ہے  
 کوئی تیری خوبیِ مثالی نہیں ہے  
 کہ جس نے یہ بات آزمائی نہیں ہے  
 کوئی اور طاقت یوں چھائی نہیں ہے

ہادی نگاہِ کرم اس طرف بھی  
 ورنہ مشکل کُشائی نہیں ہے

(مصباح)

## جناب قاضی محمد یوسف صاحب

تیری درگاہ میں یارب ہے ہر دم التجا میری  
 کہ اپنے فضل و احساں سے مجھے بخشیں خطا میری  
 میری روح ہوگئی روگی خطا اور سہو و عصیاں سے  
 تیرے ہاتھوں میں ہے یارب دوا میری شفا میری  
 تیرے فضل و کرم سے بن گیا مٹی سے سونا میں  
 تیری کُن سے ہوئی آغازِ تعمیر بنا میری  
 تیرے فضل و عطا نے میری ہر دم دستگیری کی  
 تیرے احساں سے خوش گزری ہے ہر صبح و مسا میری  
 میرے حسدِ ساعی ہیں کہ میرا تن کریں عُریاں  
 کسی حیلے بہانے سے یہ چھن جائے ردا میری  
 میرا حافظ میرا حامی میرا ناصر تو ہی تو ہے  
 یہ حاسد کیا بگاڑیں گے سبھی مل کہ بھلا میری  
 میں بندہ ہوں تو آقا ہے میں تابع ہوں تو مولا ہے  
 تری مرضی کے تابع ہے خدا وندا رضا میری  
 نہ عالم ہوں نہ شاعر ہوں نہ دعویٰ ہے کسی فن کا  
 مگر دل میں تڑپ ہے یہ وہ سمجھیں مدعا میری  
 تیرے دربار میں یوسف کی یارب آرزو یہ ہے  
 کہ اپنے فضل و احساں سے ہمیشہ سن دُعا میری

(مصباح اگست 1961ء)

# شاعرات

---

## محترمہ صاحبزادی امة القدوس بیگم صاحبہ

### 1

ہوئی سجدہ ریز نہیں جو تو زمیں نے دی دہائی  
مجھے گود میں اٹھایا، مجھے سینے سے لگایا  
تجھے کیا خبر ہے زاہد! اسے کیا پسند آئے؟  
یہ تری صلوة و سجدہ نہ جچی کسی نظر میں  
تری محفلوں کا واعظ! وہی رنگ ہے پرانا  
نہ یہاں ہی پوچھ تیری، نہ وہاں مقام تیرا  
کہ مرا خراب کر دی توبہ سجدہ ریائی  
مرے کام آگئی ہے یہ مری شکستہ پائی  
مری حالتِ ندامت! ترا فخرِ پارسائی  
تجھے کر رہا ہے رسوا ترا شوقِ خود نمائی  
وہی تیری کم نگاہی، وہی تیری کج ادائی  
نہ خدائی معترف ہے، نہ خدا سے آشنائی

یہ حیات و موت کیا ہے، یہی گردشِ زمانہ  
اسے کاش نہ خبر ہو کہ مالِ زیت کیا ہے  
تیری رحمتوں کا مالک! مجھے چاہئے سہارا  
یہ مکیں پستیوں کے بڑا ناز کر رہے ہیں  
تری غیرتوں کا طالب، تری نعمتوں کا عادی  
جو دیا ترا کرم ہے نہیں مجھ میں بات کوئی  
یہی عارضی سی قربت، یہی عارضی جدائی  
بڑے شوق و آرزو سے جو کلی ہے مسکرائی  
ہے یہ وقتِ کسمپرسی ہے یہ دورِ نارسائی  
مرے مہرباں! دکھادے ذرا شانِ کبریائی  
ترے سامنے پڑا ہے مرا کاسہ گدائی  
نہ طریقِ خوش کلامی، نہ ادائے دلربائی

ہیں ترے حضور حاضر یہ ندامتوں کے تحفے

میری زندگی کا حاصل، مری عمر کی کمائی

(مصباح نومبر 1984ء)

کرتے ہیں اسی کی حمد و ثنا  
گلشن، وادی، صحراء، دریا  
جو کچھ بھی ملا اس سے ہی ملا  
ہر چیز سے بڑھ کر اس کی رضا  
یہ شمس و قمر یہ ارض و سما  
ہر ایک اسی کا مدح سرا  
حق اس کا بھلا ہو کیسے ادا  
ہے صبر و رضا کا مطلب کیا  
بس لا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

وہ حُسنِ مجسمِ نُورِ ازل  
ہر شے کی حقیقت پل دو پل  
آیا جو یہاں وہ چل سو چل  
باقی ہے اگر تو نامِ حُدا  
بس لا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

کانوں کی سماعت لب کی نوا  
آنکھوں کی صفاء ذہنوں کی چلا  
یہ حُسنِ طلب یہ ذوقِ ذعا  
ہر شے ہے اُسی کی بُود و عطا  
ہاتھوں کی سکت قدموں کی بنا  
ادراک کی قوت فہم و ذکا  
یہ عرضِ تمنا، طرزِ ادا  
وہ رحمتِ گل میں صرف خطا  
ہر درد کا درماں روحِ شفاء

کیا؟ لا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

پھولوں کی مہک بلبل کی نوا  
قریہ قریہ، کوچہ کوچہ  
سورج کی کرن تاروں کی ضیاء  
جنگل جنگل، صحرا صحرا

وادی وادی ، دریا دریا      ہر شے میں وہی ہے جلوہ نما  
 بس لا الہ الا اللہ  
 طباء بھی وہی ماویٰ بھی وہی      آقا بھی وہی مولیٰ بھی وہی  
 رحمن وہی ارحم بھی وہی      نعمت بھی وہی منعم بھی وہی  
 عادل بھی وہی حاکم بھی وہی      رازق بھی وہی قاسم بھی وہی  
 وارث بھی وہی رافع بھی وہی      باسط بھی وہی واسع بھی وہی  
 اوّل بھی وہی آخر بھی وہی      اندر بھی وہی باہر بھی وہی  
 نیچے بھی وہی اوپر بھی وہی      باطن بھی وہی ظاہر بھی وہی  
 منزل بھی وہی رہبر بھی وہی      مرکز بھی وہی محور بھی وہی  
 غالب بھی وہی قادر بھی وہی      اعلیٰ بھی وہی اکبر بھی وہی  
 قدوس وہی بے عیب وہی      معبود وہی لاریب وہی  
 کثرت بھی وہی واحد بھی وہی      نگران وہی شاہد بھی وہی  
 ربّ ارض و افلاک وہی      معبودِ شہید لولاک وہی  
 تیموم وہی ہشیار وہی      غم آئے تو ہے غمخوار وہی  
 غفار وہی ستار وہی      ہم جیسوں کا پردہ دار وہی

پھر اور کہوں کیا اس کے سوا

بس لا الہ الا اللہ

(مصباح اگست 1987ء)



## محترمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ

1

وہ نورِ ارض و سموات قادر و قیوم وہ کبریاء ہے سزاوار ہے خدائی اُسے  
 وہ میرے حال پریشاں سے خوب واقف ہے ہزار پردوں میں دیتا ہے سب دکھائی اُسے  
 عجیب کیفِ دعا ہے کہ کچھ نہ مانگ سکوں میں چُپ رہوں بھی تو دیتا ہے سب سُنائی اُسے  
 جو اُس کی یاد میں چلیں ہیں گوہرِ نایاب کہ خوب بھاتی ہے اشکوں کی پارسائی اُسے  
 سدا رہی ہوں شرابورِ ابرِ رحمت میں میں آنسوؤں کے سوا کچھ بھی دے نہ پائی اُسے  
 فقط اُسی سے توقع ہے مہربانی کی  
 دکھن کلیجے کی سجدے میں سب بتائی اُسے

(خالد مئی 1990ء)

2

تراش کر زمین کے سارے جنگلات سے قلم میں چاہتی ہوں ربِّ ذوالجلال کی مدح لکھوں  
 سمندروں کے پانیوں کو روشنائی جان کر ہے آرزو خدائے باکمال کی مدح لکھوں  
 اگر یہ کم پڑے تو کر کے بار بار یہ عمل ورقِ ورق پہ حُسن بے مثال کی مدح لکھوں  
 ہزار مرتبہ پلٹ کے عرصہٴ حیات لوں جنم جنم صفاتِ باکمال کی مدح لکھوں  
 وہ دیکھے میری آنکھوں میں تو اپنی ہی طلب ملے میں اس قدر خدائے ذوالجلال کی مدح لکھوں  
 ہے اعترافِ عجز اپنے دا منِ شعور کا سمجھ سکوں تو حُسنِ باکمال کی مدح لکھوں

”خدا کی قدرتوں کا حصر دعویٰ ہے خدائی کا“

جنون ہو تو عالی المتعال کی مدح لکھوں

## محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ

اسلام آباد

بہت بیزار ہوں کارِ جہاں سے، نہیں اس بحر کا کوئی کنارہ  
 تری دنیا بڑی رنگین ہو گی، مگر لگتا نہیں اب دل ہمارا  
 پنا تیرے گزارے ہیں زمانے نہیں دوری تری پر اب گوارا  
 تو مجھ میں نور کی صورت میں اتر جا، وگرنہ زندگی کیا ہے خسارہ  
 تری خاطر فنا ہو جاؤں پہلے پھر اس کے بعد جی اٹھوں دوبارہ  
 میں تیری ہو گئی سارے کی ساری، تُو اب ہو جا مرا سارے کا سارا  
 مجھے خالص اطاعت بخش دے تو، مجھے ذوقِ عبادت بخش دے تو  
 ترے ہر حکم پر میں سر جھکا دوں، کچھ ایسی نرم فطرت بخش دے تو  
 ”نہ“ کیوں نکلے کبھی میرے لبوں سے کہ جی کہنے کی عادت بخش دے تو  
 اگر طائفوت آجائے مقابل مجھے بے مثل ہمت بخش دے تو  
 چراغاں آندھیوں میں بھی کروں میں، اندھیرے ہوں تو بن جاؤں شرارا  
 میں تیری ہو گئی سارے کی ساری، تُو اب ہو جا مرا سارے کا سارا  
 محبت جو مرے دل میں بھری ہے، بہت انمول ہے نایاب ہے یہ  
 یہ چشمِ نم یہ ٹوٹا دل دھرا ہے، مری پونجی مرا اسباب ہے یہ  
 سر تسلیم خم ہر آن کرنا، وفا کا اڈلیں آداب ہے یہ  
 تری راہوں میں اپنی خاک اڑانا، کتابِ عاشقی کا باب ہے یہ  
 لکیر اک روشنی کی چھوڑ جاؤں اگرچہ میں ہوں اک ٹوٹا ستارہ  
 میں تیری ہو گئی سارے کی ساری، تُو اب ہو جا مرا سارے کا سارا

لہو بن کے رگوں میں دوڑتا ہے، تُو مجھ میں سانس کی صورت بسا ہے  
 مری پہچان میرا مان ہے تُو، ترا ہی نام ماتھے پر لکھا ہے  
 سفر بھی تُو مرا عزم سفر بھی تُو میرا دلولہ ہے حوصلہ ہے  
 ترے ہی پیار کی ہے گونج مجھ میں مرے شعروں میں تو خود بولتا ہے

زباں سے کیفیت کیسے بیاں ہو، مرے چہرے سے سب ہے آشکارا  
 میں تیری ہوگئی سارے کی ساری، تُو اب ہو جا مرا سارے کا سارا

مجھے اپنی رفاقت بخش دے تُو، مجھے سجدوں کی دولت بخش دے تُو  
 نہ روکھی ہوں کبھی میری نمازیں، محبت کی حلاوت بخش دے تُو  
 مجھے اتنی کرامت بخش دے تُو، وفا پر استقامت بخش دے تُو  
 تمنا آخری میری یہی ہے، مجھے اپنی محبت بخش دے تُو

ترے ہی فضل پر نظریں لگی ہیں گنا ہوں کا جلا دے گوشوارہ  
 میں تیری ہوگئی سارے کی ساری، تُو اب ہو جا مرا سارے کا سارا

سرور بے کراں میں گھر گئی میں، تری چاہت کا جب پہنا لبادہ  
 تری جانب ہے اب پرواز میری کہ تُو ہے میری منزل میرا جادہ  
 ترے ہوتے جگہ دے غیر کو بھی نہیں ہے دل مرا اتنا کشادہ  
 تجھے جانا تو تجھ میں کھوگئی میں ہمیشہ سے تھی میں شفاف وسادہ

کبھی گزرا نہ تھا اپنی نظر سے کتابِ زندگی کا یہ شمارہ  
 میں تیری ہوگئی سارے کی ساری، تُو اب ہو جا مرا سارے کا سارا

قبا تُو نے محبت کی جو بخشی، ہے مجھ کم ظرف کے قد سے زیادہ  
 ترے در کی گدائی مجھ کو بھائی، شہنشاہی ہی کی مسند سے زیادہ

چھپائے سے نہیں اب عشق چھپتا، اچانک بڑھ گیا حد سے زیادہ  
 مری حالت ہے اب اس شخص جیسی کہ جو بدنام ہو بد سے زیادہ  
 نہ خود بیٹھے نہ مجھ کو بیٹھنے دے کچھ ایسا بھر گیا اس دل میں پارہ  
 میں تیری ہوگئی سارے کی ساری، تُو اب ہو جا مرا سارے کا سارا  
 کبھی فرصت سے آ کر دیکھ لینا کہ کیا حالت ترے بیمار کی ہے  
 نظر کی جوت بجھتی جا رہی ہے مگر اک آرزو دیدار کی ہے  
 میں اپنے حال پر راضی بہت ہوں کہ اب مرضی یہی سرکار کی ہے  
 مرے باطن میں جتنی روشنی ہے یہ سب رونق مرے دلدار کی ہے  
 ہر اک منظر کی تو روح رواں ہے، نظر بھی تُو ہے اور تُو ہی نظارہ  
 میں تیری ہوگئی سارے کی ساری، تُو اب ہو جا مرا سارے کا سارا  
 ترا دیدار ہو دونوں جہاں میں بصیرت اور بصارت بخش دے تُو  
 تری ہی سمت میرا ہر سفر ہو مرے جذبوں کو حدت بخش دے تُو  
 ہو تیرا ذکر تو دل با ادب ہو وہ اُلفت وہ مودت بخش دے تُو  
 اتر جائیں مرے اشعار دل میں مجھے ایسی فصاحت بخش دے تُو  
 ترے ہی منہ کا اب بھوکا ہے ہر دم اداس و غمزدہ یہ دل ہمارا  
 میں تیری ہوگئی سارے کی ساری، تُو اب ہو جا مرا سارے کا سارا  
 مری ہستی کے ہر ذرے میں آ جا، تو مجھ میں روشنی بن کر سما جا  
 بچا لے مجھ کو سفلی لذتوں سے تو نفسانی اسیری سے چھڑا جا  
 ملا دے دفعتاً جو تجھ سے پیارے وہ راہ مختصر مجھ کو بتا جا  
 میں اک مزدور تو اجرت ہے میری پسینہ سوکھنے سے قبل آ جا  
 نہ کرنا صبر کی تلقین مجھ کو نہیں ہے صبر کا اب مجھ میں یارا  
 میں تیری ہوگئی سارے کی ساری، تُو اب ہو جا مرا سارے کا سارا

محبت ہے تری کربِ مسلسل، مگر اس کرب میں بھی لذتیں ہیں  
 تصوّر میں ملاقاتیں ہیں تجھ سے یہی ہم عاشقوں کی لذتیں ہیں  
 دلا سے ہیں تری جانب سے ہر پل گوچُپ رہنے کی تجھ کو عادتیں ہیں  
 مٹا کے اپنی ہستی تجھ کو پالوں سلگتے دل کی بس یہ حسرتیں ہیں  
 تُو میری خاک میں تاثیر رکھ دے، تُو میرا نام رکھ دے خاکسارہ  
 میں تیری ہوگئی سارے کی ساری، تُو اب ہو جا مرا سارے کا سارا  
 ہر اک غم کی بہت آؤ بھگت کی یہی تھا میرا طرزِ میزبانی  
 میں بچپن میں بہت کھیلی ہوں ان سے مجھے ہر درد نے دی ہے نشانی  
 میرے مولا کا یہ بھی اک کرم ہے، مری طاقت بنادی ”نا توانی“  
 سسکتی چیخ ہے یہ شاعری بھی، جسے کہتی ہے دنیا خوش بیانی  
 حسین لفظوں کے پہنا کر لبادے، سسکتی چیخ کو میں نے سنوارا  
 میں تیری ہوگئی سارے کی ساری، تُو اب ہو جا مرا سارے کا سارا  
 سنادی بے جھجک محفل میں میں نے، خود اپنے غم کی تفصیلی کہانی  
 اَلَم جو اپنے دل پہ گُزرا لکھ دیا ہے، نہیں آئیں مجھے باتیں چھپانی  
 اُداسی مجھ پہ اب رنج بس گئی ہے یہی میری سہیلی ہے پرانی  
 کبھی عرشی ملک تھا نام میرا پر اب کہتے ہیں سب جھلی نمائی  
 میری دیوانگی کو معاف کرنا، نہیں دیوانگی بن اب گزارا  
 میں تیری ہوگئی سارے کی ساری، تُو اب ہو جا مرا سارے کا سارا

## محترمہ اصغری نورالحق صاحبہ

### 1

میرے پیارے خدا میرے پیارے خدا  
 میری آنکھوں میں آ میرے دل میں سما  
 میری عاجز کی زاری کو سُن لے ذرا  
 تیرے احسان ہیں مجھ پہ بے انتہا  
 تو عطا ہی عطا میں خطا ہی خطا  
 اپنی رحمت کی وا کر دے اب تو ردا  
 تیرے در سے نہیں کوئی خالی پھرا  
 میں بھی عاجز غریب اور ہوں بے نوا  
 کاسہ دل ہے تیرے ہی در پہ دھرا  
 تو غفور الرحیم اور رَحْمَن ہے  
 تیری ہی ذات پر میرا ایمان ہے  
 میری ہر سانس نے نام تیرا لیا  
 میرے آقا کو عمر خضر کر عطا  
 عمر و صحت بھی دے نظر بد سے بچا  
 ان کے سائے تلے ہو ترقی عطا  
 میرے پیارے خدا میرے پیارے خدا

اتنا کرم ہو یا رب جب جان تن سے نکلے  
 اس دم میری زباں سے تیرا نام من سے نکلے  
 کوئی کٹھن گھڑی جو اس وقت مجھ پہ آئے  
 کر دینا اس کو آساں جب جان تن سے نکلے  
 کر دینا مجھ پہ یارب روح القدس کی چھاؤں  
 جب سانس لب پہ آئے اور جان تن سے نکلے  
 پہنچانا ان لبوں تک اک جام آب کوثر  
 لب سوکھ جائیں جس دم اور جان تن سے نکلے  
 سب اس جہاں کے رشتے جب ساتھ چھوڑ دیں گے  
 ہوں ساتھ پاک روحیں جب جان تن سے نکلے  
 آنکھوں کی پتلیاں جب بے نور ہوں بالآخر  
 دیدار ہو نبیؐ کا جب جان تن سے نکلے  
 چلنے لگیں یکا یک فردوس کی ہوائیں  
 رک جائے بادِ صرصر جب جان تن سے نکلے  
 امید ہے یہ مجھ کو بس تیری رحمتوں سے  
 اولادِ متقی ہو جب جان تن سے نکلے  
 ہونٹوں پہ میرے اس دم دیدار کی خوشی میں  
 بلکی سی اک ہنسی ہو جب جان تن سے نکلے

## محترمہ امة الرشید بدر صاحبہ

1

ہیں حمد سبھی کرتے یاں ارض و سما تیری تو نیتی ملے یارب کریں ہم بھی ثنا تیری  
 محتاج ترے ہر دم ہر سانس ترا احساں ہر جاں کی بقا پر ہے رحمت کی ردا تیری  
 ہیں حُسن ترے بکھرے ہر وادی و گلشن میں پھولوں میں مہک تیری تاروں میں ضیا تیری  
 ہو موسم گل یا کہ ہو زردی خزاؤں کی ہر رنگ نرالا ہے ہر پیاری ادا تیری  
 یہ قوسِ قزح کے رنگ دکھلائیں تری شوخی ہے رعد ہنسی تیری رفتار ہوا تیری  
 ہر نقص سے بالا ہے تو ارفع و اعلیٰ ہے بالا ہے مکاں سے تو پردل میں ہے جا تیری  
 گر ایک قدم چل کے کوئی آئے تجھے ملنے  
 تو سو قدم آتا ہے لاثانی وفا تیری

(مصباح اکتوبر 1996ء)

2

یہ مہر و ماہ اس کے ستارے اسی کے ہیں یہ جھلملاتے نور کے دھارے اسی کے ہیں  
 پھولوں میں حسن، تازگی، خوشبو اسی کی ہے قوسِ قزح میں رنگ یہ سارے اسی کے ہیں  
 کھینچی ہے اسکے ہاتھ نے تصویر کائنات چاروں طرف حسین نظارے اسی کے ہیں  
 آبادیوں کو اس نے ہی بخشا ہے حسن زیست گلیاں، نگر، یہ صحن، چو بارے، اسی کے ہیں  
 ہر آن اپنے ڈھنگ بدلتا رہے ہے دل اس میں یہ سارے عکس اتارے اسی کے ہیں  
 باقی ہے وہ، قیوم ہے اور لازوال ہے ہر شے میں نیستی کے اشارے اسی کے ہیں  
 ہر مضطرب کی حاجت روائی وہی کرے

لاچار بے بسوں کو سہارے اسی کے ہیں

(الفضل 16 جنوری 2004ء)



## محترمہ احمدی بیگم صاحبہ

اے خدائے ذوالمنن اے شافی مطلق خدا  
 آئے ہیں در پر ترے ہے عاجزانہ التجا  
 ہاتھ ہیں اٹھے ہوئے تیری طرف، مولا کریم  
 اور سرسجدوں میں ہیں رکھے ہوئے، مولا کریم  
 آج ہم ہیں مضحل اور دل ہیں مرجھائے ہوئے  
 بھیک ہم ہیں مانگتے در پر ترے آئے ہوئے  
 خدمت دین متیں کا تو نے سونپا جس کو کام  
 مستعد ہو کر بجا لاتا رہا باہتمام  
 ہاتھ میں ہم ہاتھ دے کر اس کے ساتھ آگے بڑھے  
 ہر کٹھن منزل کو طے کرتے ہوئے آگے بڑھے  
 ان دنوں بیمار ہے یہ تیرا عاشق اے خدا  
 تو شفاؤں کا ہے مالک دے اسے کامل شفا  
 دن ہو یا کہ رات ہو ہم مانگتے ہیں یہ دعا  
 اے خدا اب اک نمونہ اپنی قدرت کا دکھا  
 تجھ کو سب قدرت ہے حاصل اے مرے رب الوری  
 اے مرے رب الوری، ہاں اے مرے رب الوری

(مصباح اکتوبر 1996ء)

## محترمہ بشریٰ ربّانی ایم اے صاحبہ

(لاہور)

دُنیا میں کون شخص ہے جس کا خدا نہیں  
 دُنیا میں کوئی شخص بھی بے آسرا نہیں  
 ممکن نہیں تھا اس میں سچائی میں صورتیں  
 ”دل تو خدا کا گھر ہے کوئی بت کدا نہیں“  
 جب سے خفا ہیں وہ ہے خفا ساری کائنات  
 مدت ہوئی کہ زیست میں کوئی مزا نہیں  
 تھک تھک گئی ہوں جھیل کہ غم ہائے روزگار  
 دل کی پکار پھر بھی ہے میں غم زدہ نہیں  
 زادِ سفر دفا ہے فقط راہِ عشق میں  
 کافی اے ہم سفر یہاں ناز و ادا نہیں  
 مڑگاں اٹھاکے اُس نے مجھے عزم نو دیا  
 سب جھوٹ ہے کہ یار میں خوائے عطا نہیں  
 جس پر نگاہ اس نے کی وہ مست ہو گیا  
 پھر کیا اگر آنکھ اس کی میکدہ نہیں  
 موسم بدلتے دیکھ کے یہ آ گیا یقین !  
 حالات جو بھی ہوں انہیں رہنا صدا نہیں  
 آمد ہے انقلاب کی ربّانی حزیں  
 کس کوچے کس دیار میں شورش بپا نہیں

(الفضل 21 مئی 1989ء)

## محترمہ رفعت شہناز صاحبہ

الہی دعا کا ثمر چاہئے  
 اجالا کرے جو دل و جان پر  
 مٹا اپنے فضلوں سے یاس و الم  
 بجز تیری نصرت میں کیسے کہوں  
 حنا رنگ گلشن جو چاہے کوئی  
 گلہ کیوں زمانے کا کرتے پھرو  
 کھلے باب رحمت بلا دور ہو  
 عطا ہو جہاں روز و شب بے حساب  
 میں کمزور بندہ ہوں، پر از خطا  
 دکھا اپنی شان کریمی کا رنگ  
 محبت کی بس اک نظر چاہئے  
 ضیا بار ایسا قمر چاہئے  
 چھٹے رات غم کی، سحر چاہئے  
 بلاؤں سے مجھ کو مفر چاہئے  
 وفاؤں کا پیہم اثر چاہئے  
 خود اپنے عمل کی خبر چاہئے  
 دعاؤں کا ایسا ہنر چاہئے  
 گدا کو تو ایسا ہی در چاہئے  
 عطا ہو غفو، در گزر چاہئے  
 تیری جنت میں اچھا سا گھر چاہئے

محبت کی بس اک نظر چاہئے

الہی دعا کا ثمر چاہئے

(الفضل 24 دسمبر 2003ء)

## محترمہ شاہدہ صاحبہ (لاہور)

کیا اور امتحاں ہے ابھی اس جفا کے بعد  
اب تو ہوا کا موڑ دے رُخ اس گھٹا کے بعد

ہیں عکس تیرے حُسن کا خورشید و ماہتاب  
تجھ کو بھی کاش دیکھ سکوں اس دعا کے بعد

ہر موت ہے قبول مجھے تو اگر ملے  
مانگوں نہ پھر بہشت بھی میں اس فنا کے بعد

یا رب یہی ہے شاہدہ کی ایک التجا  
تیری رضا ملے اسے ہر اک قضا کے بعد

(مصباح اکتوبر 1988ء)

## محترمہ صائمہ امینہ صاحبہ

آج میرے دل میں ہے بس تیری چاہ اے کر دگار  
اے میرے یارِ یگانہ اے میرے پروردگار

تیری ہستی خیر ہے ورنہ یہ دنیا کچھ نہیں  
”نہ عنایاتِ زمانہ، نہ صنم کا اعتبار“

دل میں تیری یاد ہے آنکھوں سے آنسو ہیں رواں  
اور ان جذبات پر میرا نہیں کچھ اختیار

تیرے دم سے آج میں اور دن ترے میں کچھ نہیں  
جان ہے بس تو ہی میری، ہے تو ہی میرا قرار

اے مرے ہادی بتا کہ شکر ہو کیونکر تیرا  
جبکہ تیرے فضل اور احساں ہیں مجھ پر بے شمار

## محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ

### 1

جہاں جہاں بھی جگہ ملی ہے - وہیں پہ سر کو جھکایا یارب  
 رہی عبادت کو تیری حاضر۔ نماز پھر بھی قضاء ہے میری!!  
 سبق جو پاس وفا کا تُو نے مجھے سکھایا تھا روزِ اوّل!  
 اُسی گھڑی تیرے در سے لپٹی نہ چھوڑی چوکھٹ وفا ہے میری!!  
 نہیں مجھے شوقِ خود نمائی مگر میں ہوں تیرے پاس ہر دم!  
 جو تجھ سے چہرہ کبھی چھپایا جفا نہیں ہے حیا ہے میری!  
 اگر میری آنکھ بند دیکھو تو مت سمجھنا کہ سو رہی ہوں  
 میں دل کی آنکھوں سے حمد کہتی ہوں جان لو یہ ادا ہے میری  
 مجھے بُرا لوگ گر سمجھتے ہیں چاہے سمجھیں نہیں ہے پروا  
 میرا خدا مجھ سے خوش ہے گر تو فضول آہ و بکا ہے میری  
 تو میری اُننگی پکڑ کے مجھ کو یہاں تلک لے کے آگیا ہے!  
 اگر زمانے پہ کان دھر کے گروں تو پھر یہ سزا ہے میری  
 اگر میں روؤں تو تیری خاطر اگر ہنسوں تو تیری خوشی کو  
 یہی تو ہے میرے دل کی خواہش یہی تو بس التجا ہے میری

## 2

دل بھی اور جان و جگر بھی بس خدا کے نام ہیں  
 دل کے اندر مسجدیں ہیں منبر و محراب ہیں  
 دل کہ جس میں خواہشیں ہیں رتجگوں کے نور کی!  
 رتجگوں کے ان حوالوں سے یہ دل روتا ہے آج  
 دامن دل گریہ و زاری سے پھر دھوتا ہے آج  
 درد سے خالی نہیں ہے دل کہ ٹھکرائے کوئی  
 عرش کے تارے بنے تو اس طرح کہنے لگے  
 جھانک کر دیکھا بھی ہے شہرِ تمنا میں کبھی!؟  
 تم ذرا اترے بھی ہو بحرِ تمنا میں کبھی؟

فاقہ مستی فقر و درویشی غریبی کا مزہ  
 کیا تمہیں معلوم ہے عشقِ حقیقی کا مزا

(مصباح نومبر 1984ء)

## 3

دنیا میں کوئی مجھ سا گنہگار نہ ہو گا!  
 رحمت کی کوئی آج گھٹا چھائے توجی لوں  
 صحرا ہے کہ وادی کوئی بے آب و گیاہ ہے؟  
 بس ایک فقط میں نے اگر کام کیا ہے!  
 کی ہے تیرے بندوں کی فقط تھوڑی سی خدمت  
 اس سر پہ ہر اک آئی بلا ٹالنے مولا!  
 شرمندہ کوئی مجھ سا خطا کار نہ ہو گا!  
 اک ابرِ کرم مجھ پہ برس جائے توجی لوں!  
 پڑھئے نہ مرا نامۂ اعمال سیاہ ہے  
 ہر سانس میں بس تیرا، فقط نام لیا ہے  
 شائد کہ اسی بات پہ بدلے میری قسمت!  
 اب مجھ پہ بُرا وقت نہ کچھ ڈالئے مولا!

تھوڑا ہی سہی مجھ پہ کرم کیجئے مولا!  
 بخشش کا کوئی جام مجھے دیجئے مولا!

(مصباح نومبر 1984ء)

## محترمہ فریحہ ظہور صاحبہ

یہ درد کا کا ثنا جو میرے دل میں چُھھا ہے  
 مرہم ہے کوئی اس کا تو بس میرا خدا ہے  
 اُس سے کوئی پردہ نہیں کیا اُس سے چھپا ہے  
 وہ روح کے اندر بھی کہیں جھانک رہا ہے  
 آیا ہے زمانہ جو کبھی درد و الم کا  
 مشکل جو پڑی پیار مرا اور بڑھا ہے  
 سر میرا بھی کٹ جائے حسینؑ ابنِ علیؑ سا  
 اب لب پہ فقط ایک شہادت کی دعا ہے  
 خود ہاتھ سے اپنے میرا کردار سنوارا  
 میرا تو وجود اس کے ہی سانچے میں ڈھلا ہے  
 جو راہ لئے جاتی ہے قربت میں خدا کی  
 اس راہ پہ چل کر نہ کوئی پیچھے ہٹا ہے  
 اس خوں میں گھلی جاتی ہے قرآن کی حلاوت  
 فرمان تیرا روح میں یوں گونج رہا ہے  
 یہ زندگی جینا کوئی مشکل نہیں لیکن  
 دوری ہے جو تجھ سے تو بڑی سخت سزا ہے  
 اک بار جو قدموں میں مجھے اپنے جگہ دے  
 سر پھر نہ اٹھاؤں گا یہ تا عمر جھکا ہے



## محترمہ سیدہ منصورہ حنا صاحبہ

(ربوہ)

وہ سب کی دُعاؤں کو سنتا ہے آشنا ہے بہت  
چھپا ہے سینوں میں کیا کچھ یہ جانتا ہے بہت  
ہر ایک پکارنے والے کی وہ ہی سُنتا ہے  
مجھے تو اُس کے کَرَم ہی کا آسرا ہے بہت  
نہیں ہے اس کے سوا کوئی مونس و ہمد  
کہ مہرباں ہے وہی اور جانتا ہے بہت  
جو اُس کے در کے گدا ہیں انہیں یقین ہے کہ  
ملے گا جو بھی اُسی دَر سے اور ملا ہے بہت  
یہ رازِ دل کروں افشائے کسی پہ کیوں جبکہ  
مجھے یقین ہے کہ وہ ذوالجُود و العطا ہے بہت  
کسی بھی غیر کے آگے یہ ہاتھ کیوں پھیلیں  
سبھی تو اُس نے دیا ہے اور دیا ہے بہت  
اُسی کے فضل و کرم پہ مجھے بھروسہ ہے  
مرے لئے تو جتا بس مرا خدا ہے بہت

## محترمہ نصرت تنویر صاحبہ

(ربوہ)

یا ذوالجمال! ارفع و اعلیٰ تہی تو ہو  
یا ذوالجلال! برتر و بالا تہی تو ہو  
تیرہ شی میں کفر و ضلالت کی بالیقین  
نورِ الہ! میرا اُجالا تہی تو ہو  
کیوں پیشِ غیر اپنے مصائب کروں بیاں  
میری مصیبتوں کا مداوا تہی تو ہو  
میرا کوئی نہیں ہے سہارا تیرے سوا  
میرا تو یا الہی! ٹھکانہ تہی تو ہو  
بارِ گنہہ سر پہ مرے آپڑا مگر  
عفو و کرم کا بیکراں دریا تہی تو ہو

## محترمہ وسیمہ قدسیہ صاحبہ (کینیڈا)

اے خدائے عظیم اے ستار  
مالک الملک میرے پالن ہار  
تیرے در پہ ٹھکے ہوئے گنہگار  
بخش دے اے رحیم اے غفار

تو حسین و جمیل ہے لا ریب  
تیری صئاعی بھی تو ہے بے عیب  
تیرے در پر کھڑی ہوں مہر بہ لب  
ایک تو ہی تو جانتا ہے غیب

میرے دل کو تیری ہے آرزو  
مجھے تیرے لطف کی جستجو  
تجھے ڈھونڈتی رہی گُو بہ گُو  
تو ہی ہر لمحہ میرے رُو برو